معراج المومنین
کتاب الصلوٰۃ
مؤلف
فاق الرحمٰن خان

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرَّاكِعِيْنَ

مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِيْنَ

کتاب الصلوۃ

(احادیثِ رسول ﷺ کی روشنی میں)

پنجاب یونیورسٹی لائبریری کیلئے

ایک عطیہ۔

اشفاق الرحمن خان

مؤلف

مؤلف

اشفاق الرحمٰن خاں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکۡرِیۡ

(میری یاد کے لیے نماز قائم کرو)

وَاسۡجُدۡ وَاقۡتَرِبۡ

(سجدے کے ذریعے میرا قرب حاصل کرو)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

صَلُّوۡا کَمَا رَاَیۡتُمُوۡنِیۡ اُصَلِّیۡ

(نماز پڑھو جس طرح تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو)

مسلمان بھائیو اور بہنو!

نماز پڑھو قبل اس کے کہ آپ کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔

اِنتساب

میں اپنی اس کتاب کو اپنے خالق و مالک رب العالمین کی بارگاہ میں پیش کرتا ہوں جو تنہا تمام عبادات کا مستحق ہے۔ جس نے ہمیں نماز پڑھنے کا حکم دے کر اپنی شرف ملاقات کا اعزاز بخشا اور دعا کرتا ہوں کہ وہ اسے شرف قبولیت بخشے اور تمام مسلمانوں کو سنت نبویؐ کے مطابق نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مؤلف

اشفاق الرحمٰن خاں

نام کتاب: کتاب الصلوٰۃ

نام مؤلف: اشفاق الرحمٰن خاں

51-D/II ماڈل ٹاؤن لاہور،فون 5884917

نظر ثانی: ☆ مولانا محمد رمضان سلفی صاحب

مدرس جامعہ لاہور الاسلامیہ،گارڈن ٹاؤن، لاہور

☆ مولانا عبدالجبار سلفی صاحب

فاضل جامعہ سلفیہ فیصل آباد، ایم اے (عربی) پنجاب یونیورسٹی، لاہور

ریسرچ سکالر مجلس التحقیق الاسلامی ماڈل ٹاؤن لاہور

کمپوزنگ: محدث کمپوزرز: ۹۹ جے ماڈل ٹاؤن، لاہور

فون: 5852897, 5866396, 5866476

اشاعت: اکتوبر 2000ء

پرنٹرز: لاہور آرٹ پریس 15۔ نیو انارکلی لاہور

قیمت: 60/= روپے

ملنے کا پتہ: 2-51 ڈی بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
1	انتساب	4
2	فہرست مضامین	5
3	خطبۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم	9
4	رسول کے سوا کوئی مطاع نہیں	10
5	نماز...... پیش لفظ	13
6	قرآن پاک میں نمازوں کا بیان	16
7	پانی کے احکام	20
8	بول و براز کے مسائل	20
9	وضوء کا بیان	25
10	موزوں پر مسح کرنے کا بیان	29
11	جرابوں پر مسح کرنا	31
12	تیمم کا بیان	33
13	غسل کے مواقع	34
14	نماز کی تاکید	35
15	نماز کے اوقات	36
16	اذان کا بیان	39
17	مسجد کے آداب و مسائل	45
18	سترہ کا بیان	48
19	نماز با جماعت کی فضیلت	49
20	نماز کی شرائط	50
21	فرائض نماز	51
22	تعداد رکعات نماز	51

23	رسول اللہ ﷺ کی نماز کا طریق	52
24	مسنون نماز کی مفصل ترکیب	55
25	نماز کی دعائیں	67
26	نماز کے بعد اذکار	70
27	سجدہ سہو کا بیان	73
28	سجدہ تلاوت	76
29	نماز کی سنتوں اور ان کی فضیلت کا بیان	78
30	نماز وتر کا بیان	80
31	دعا قنوت نازلہ	85
32	تہجد کی نماز کا بیان	87
33	نماز تراویح کا بیان	91
34	نماز جمعہ کا بیان	95
35	مسافر کی نماز	101
36	مریض کی نماز	105
37	عورتوں کی نماز	106
38	عیدین کی نماز کا بیان	107
39	صدقہ فطر کا بیان	110
40	سورج اور چاند گرہن کی نماز	112
41	نماز استسقاء (بارش کے لیے نماز)	114
42	خوف کی نماز	118
43	نماز جنازہ کا بیان اور مسائل	120
44	قبروں کی زیارت	125
45	نوافل کا بیان	127
46	توبہ کی نماز	132

47	صلوۃ الحاجات	133
48	حاجات مشکلہ کی نماز	134
49	صلوۃ التسبیح	135
50	نماز استخارہ	137
51	نماز کے متفرق مسائل	139
52	صفوں کی درستگی کا بیان	142
53	چند ضروری اور منتخب احادیث	144
54	ایمان مجمل اور ایمان مفصل	148
55	اسلام کے کلمے	148
56	چند ضروری اصطلاحات	151
57	احادیث کے بارے میں ضروری معلومات	153
58	دعا کی اہمیت	157
59	دعا مانگنے کے آداب	158
60	وہ کلمات جن سے دعا قبول ہوتی ہے	160
61	قبولیتِ دعا کے اوقات	161
62	جامع دعائیں	163
63	قرآنی دعائیں	165
64	مصیبت اور غم کے وقت کی مقبول دعائیں	166
65	مرض اور موت سے متعلق دعائیں	168
66	نظر بد دور کرنے کی دعا	168
67	توبہ واستغفار	170
68	اختتام اور دعا	173
69	خطبہ حجۃ الوداع	174

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره و نومن به و نتوكل عليه و نعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيات أعمالنا من يهده اليه فلا مضل له ومن يضلله فلاهادى له. وأشهد أن لا اله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدا عبده و رسوله ...... أما بعد

فان خير الحديث كتاب الله و خير الهدى هدى محمد ﷺ وشر الأمور محدثاتها وكل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة وكل ضلالة فى النار.

آپ کا یہ جامع اور مبارک خطبہ ہے جو حضور ﷺ اپنے ہر وعظ اور تقریر کے شروع میں پڑھا کرتے تھے۔ (مسلم، ابوداود، ترمذی)

ترجمہ: ''سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں، اس لئے ہم اسی کی حمد کرتے ہیں اور اپنے ہر کام میں اس کی مدد مانگتے ہیں، اسی سے بخشش مانگتے ہیں اور اسی پر ایمان لاتے ہیں اور اسی پر بھروسہ کرتے ہیں اور اللہ ہی سے ہم نفس کی شرارتوں سے پناہ مانگتے ہیں اور اپنے نفس کی برائیوں سے اس کی پناہ میں آتے ہیں۔ پس جس کو اللہ راہ دکھائے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے وہ خود ہی اپنے در سے دھتکار دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ محمد ﷺ اس کے خاص بندے اور رسولؐ ہیں۔ حمد اور صلوٰۃ کے بعد تمام باتوں سے بہتر بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور تمام طریقوں سے بہتر طریقہ محمد ﷺ کا ہے۔ اور تمام کاموں میں بدترین کام وہ ہیں جو خدا کے دین میں اپنی طرف سے نکالیں جائیں۔ یاد رکھو دین میں جو کام نیا نکالا جائے وہ بدعت ہے۔ اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانی والی ہے''

حدیث: اس سلسلے میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے ہمارے دین میں کوئی نئی بات نکالی (ایجاد کی) جس کی اصل اس

دین میں نہ ہو تو وہ مردود ہے" (صحیح بخاری)

ایک اور حدیث میں حضرت عائشہؓ نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جو کوئی ایسا (نیک) کام کرے جسے کرنے کا ہم نے (کسی کو) حکم نہیں دیا یا وہ ہمارے دین اسلام سے مطابقت نہ رکھتا ہو تو اس عمل کو رد کر دیا جائے گا" (مسلم)

رسول اللہ ﷺ کے سوا کوئی مطاع نہیں

آنحضرت ﷺ نے قسم کھا کر فرمایا:

"تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اپنی جان، مال، بچوں، والدین اور دیگر لوگوں سے زیادہ مجھے محبوب نہ رکھے"

اور اللہ تعالیٰ نے بھی قسم کھا کر فرما دیا:

"یعنی کسی مؤمن مرد اور کسی مومن عورت کو حق نہیں کہ جس وقت اللہ اور اس کا رسولؐ کسی بات کا فیصلہ کر دیں تو انہیں کوئی اختیار باقی رہا ہو اور پھر وہ ان کے فیصلے کے خلاف دل میں ذرا سی تنگی بھی محسوس نہ کریں" (سورۃ النساء، آیت ٦٥)

البتہ آپؐ کے علاوہ دوسروں کے اقوال میں اختیار ضرور حاصل ہوگا کیونکہ ان کا معاملہ غیر واضح ہے جیسے آپؐ کے علاوہ قرآن و حدیث جاننے والے اہل علم و دانش۔

پس ان شرائط کے تحت غیر رسول کی اِطاعت واجب نہیں بلکہ اختیاری ہے یعنی آپؐ کے سوا کسی کا اِتباع واجب قرار نہیں پائے گا۔ اب اگر کسی نے غیر رسول کا قول ترک کر دیا تو اللہ اور اس کے رسولؐ کا گنہگار نہیں سمجھا جائے گا۔

پس ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا قول مل جانے کے بعد ہر دوسرے قول کو مسترد کر دے۔ کیونکہ آپؐ کے حکم کے بعد کسی کا حکم قابل قبول نہیں نہ آپؐ کے قول کے بعد کسی کا قول قابل تسلیم ہے اور نہ آپؐ کے طریقے کے علاوہ کوئی طریقہ لائق اختیار ہے۔ (زاد المعاد: حصہ اوّل)

اتباعِ سنت کے بارے میں صحابہ کرامؓ کا طرزِ عمل

صحابہ کرامؓ اپنی تمام عبادات اور معاملات میں رسول اللہ ﷺ کا پورا پورا اِتباع کرتے

تھے جو کام آپؐ کرتے اسے کرتے اور جسے آپؐ نہ کرتے یا چھوڑ دیتے اس سے دور رہتے چاہے انہیں اس کے سبب اور حکمت کا پتہ چلتا یا نہ چلتا۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد بھی صحابہ کرامؓ کا سنت سے یہ لگاؤ برقرار رہا۔ میمون بن مہرانؒ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو جب کوئی مسئلہ درپیش آتا تو آپؓ کتاب اللہ پر غور کرتے۔ اگر اس میں کوئی چیز مل جاتی اس کے مطابق فیصلہ کرتے اور اگر کتاب اللہ میں کوئی چیز نہ ملتی تو رسول اللہ ﷺ کی سنت پر غور کرتے اگر اس سے کوئی چیز مل جاتی تو اس کے مطابق فیصلہ کرتے اور اس میں آپ کو کوئی چیز نہ ملتی تو لوگوں سے دریافت کرتے کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ ایسے کسی مسئلہ میں نبی ﷺ نے کیا فیصلہ دیا تھا تو بعض اوقات کچھ لوگ کھڑے ہو کر بتاتے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ اور یہ فیصلہ دیا تھا تو آپ اس کے مطابق فیصلہ کرتے اور اگر آپ کو نبی اکرم ﷺ کی کوئی سنت نہ ملتی تو آپ لوگوں کو جمع کر کے ان سے مشورہ کرتے۔ یہی حال حضرت عمر فاروقؓ کا تھا۔

اِتباعِ سنت کے بارے میں ائمہ اربعہ کی ہدایات

اس موقعہ پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ائمہ اربعہ کے اَقوال کا بھی تذکرہ کر دیا جائے۔

۱۔ امام ابوحنیفہؒ

آپؒ فرمایا کرتے تھے: ''تم اللہ کے دین کے بارے میں رائے سے کوئی بات کہنے سے پرہیز کرو اور سنت کا اِتباع کرو، اس لئے کہ جو اس سے نکلا گمراہ ہو گیا''

آپ نے یہ بھی فرمایا: ''اگر حدیث صحیح قرار پائے تو وہی میرا مذہب ہے'' نیز آپ نے فرمایا: ''اگر میں کوئی بات (قول) کہوں اور وہ اللہ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی کسی خبر (حدیث) کے خلاف ہو تو میری اس بات کو چھوڑ دو''

۲۔ امام مالکؒ

آپ نے فرمایا: ''میں ایک بشر ہوں، غلطی بھی کرتا ہوں اور صحیح بات بھی کرتا ہوں۔ اسی لئے تم میری رائے پر غور کر لیا کرو۔ اس میں جو چیز کتاب و سنت کے مطابق ہو، اسے لے لیا کرو اور جو کتاب و سنت کے مطابق نہ ہو اسے چھوڑ دیا کرو۔ نیز آپؒ نے فرمایا: نبی ﷺ کے علاوہ ہر شخص کی بات لی جا سکتی ہے اور چھوڑی جا سکتی ہے لیکن آپ ﷺ کی کوئی بات چھوڑی نہیں

جاسکتی"

۳۔امام شافعیؒ

آپ اپنی کتاب "الرسالة" میں فرماتے ہیں: "اگر کوئی چیز رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہو جائے تو وہ اس شخص کے لئے لازم ہے جسے اس کا پتہ چلے۔ اسے کوئی دوسری چیز نہ مضبوط بناتی ہے اور نہ کمزور کرتی ہے بلکہ اس کا اتباع کرنا سب پر فرض ہے اور اللہ نے کوئی ہستی ایسی نہیں رکھی جس کی رسول اللہ ﷺ کے خلاف کوئی بات چل سکتی ہو" آپ یہ بھی فرماتے ہیں "جس چیز کا پتہ سنت سے چلے تو کوئی دوسرا شخص حجت نہیں ہے جس کا قول سنت کے خلاف جاسکتا ہو۔ آپ فرماتے ہیں: "نبی ﷺ کے ساتھ کسی شخص کے لئے کوئی حجت نہیں ہے ایک دوسری روایت میں آپ فرماتے ہیں: "اگر تم دیکھو کہ (کسی مسئلہ میں) میرا کلام رسول اللہ ﷺ کے کلام کے خلاف ہے تو رسول اللہ ﷺ کے کلام پر عمل کرو اور میرے کلام کو دیوار سے دے مارو"

امام احمد بن حنبلؒ

آپ ائمہ اربعہ میں سب سے زیادہ احادیث کو جمع کرنے والے اور ان پر سختی سے عمل کرنے والے تھے۔ آپ کا قول ہے: "میری تقلید کرو نہ مالکؒ کی نہ شافعیؒ کی نہ اوزاعیؒ کی اور نہ ثوریؒ کی بلکہ جہاں سے انہوں نے لیا تم بھی لو" اور یہ کہ "جس نے نبی ﷺ کی حدیث کو رد کیا وہ ہلاکت کے کنارے پر ہے"

نماز ...... پیش لفظ

ایمان لانے کے بعد اسلام کا سب سے اہم اور عظیم الشان رکن نماز ہے۔ جس کی ادائیگی کے بغیر کسی کا مسلمان ہونا بھی مشکوک ہو جاتا ہے۔ قرآن پاک اور احادیث نبویؐ میں اس کی بار بار تاکید کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿أَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ﴾ ''میری یاد کے لئے نماز قائم کرو'' اللہ تعالیٰ کے قرب حاصل کرنے کا یہ سب سے بڑا اور مؤثر ذریعہ ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ

''نماز پروردگار کی خوشنودی، میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور فرشتوں کی دوستی ہے''

پیغمبر کا طریقہ مغفرت کا ذریعہ ہے، ایمان کی اصل اور شرک سے بریت ہے۔ دعا کی اجابت، اعمال کی قبولیت اور روزے کی برکت ہے۔ دشمنوں کے لئے ہتھیار اور شیطان سے بچاؤ کا ذریعہ ہے۔ ملک الموت سے سفارش کرنے والی۔ قبر میں ساتھی اور اندھیرے کا چراغ ہے۔ قیامت کے روز پڑھنے والے کے آگے نور بنے گی اور دوزخ سے آڑ ہوگی۔

حضور ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا ہی حساب لیا جائے گا اگر نماز کا حساب صحیح ہوا تو باقی کا حساب بھی آسان اور سہل ہوگا اور نجات ہو جائے گی'' حضور ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کریم نے تم پر پانچ نمازوں کو فرض کیا ہے اور اس کا عہد ہے کہ جو اِن کو پوری خوبی سے ادا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے جنت الفردوس میں جگہ دے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ترجمہ: ''یعنی ہم نے جن وانس کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ ہماری عبادت کریں''

نماز اس عبادت کا سب سے بڑا اظہار ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص نمازوں کی حفاظت نہیں کرے گا۔ قیامت کے دن اس کی نجات نہ ہوگی اور وہ فرعون، ہامان اور قارون کے ساتھ اٹھایا جائے گا اور ان کے ساتھ جہنم میں دھکیلا جائے گا''

حضور ﷺ نے فرمایا: ''نماز دین کا ستون ہے۔ جس نے اسے قائم رکھا اس کا دین قائم رہا اور جس نے اسے ترک کیا، اس نے دین کے ستون کو گرایا'' نجات پا گئے وہ مومن جو نماز اللہ تعالیٰ کے خوف اور خوشنودی کے لئے پڑھتے ہیں۔

قرآن پاک میں اِرشاد ہے کہ جنت کے لوگ دوزخ کے جلنے والوں سے پوچھیں گے کہ کس چیز نے تمہیں دوزخ کی آگ میں ڈالا تو وہ کہیں گے کہ ایک تو ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔ دوسرے ہم بھوکے مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے''

افسوس صد افسوس کہ ہم نماز کی اہمیت اور اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے اِرشادات کے باوجود نماز سے غفلت برت رہے ہیں۔ اس کی سب سے بڑی وجہ دین سے لاتعلقی اور غفلت ہے۔ گھر کے سربراہ اور بڑے حضرات نہ خود نماز کا اہتمام کرتے ہیں اور نہ بچوں کو اس کی عبادت ڈالتے ہیں۔ اِلا ماشاء اللہ۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا﴾ ''اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ کے عذاب سے بچاؤ'' رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو اسے نماز پڑھاؤ اور دس سال کا ہو جائے اور نماز نہ پڑھے تو اسے مارو۔ (ابوداود)

نماز کی ادائیگی کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اس کے بنیادی مسائل اور طریقہ ادائیگی سے واقفیت ہو تا کہ اس کو نبی اکرم ﷺ کے طریقہ کے مطابق ادا کیا جائے اور بھرپور استفادہ حاصل کیا جائے۔ آپؐ نے فرمایا ہے کہ نماز کو اس طرح ادا کرو جس طرح تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو (جس کا مکمل طریقہ آگے بیان کیا جائے گا) اکثر دیکھا گیا ہے کہ نمازی حضرات بھی اپنے اپنے انداز میں نماز پڑھتے ہیں۔ اس کے آداب کا خیال نہیں رکھتے اور اسے جلدی جلدی ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں جسے کوے کے ٹھونگیں مارنے کے مترادف قرار دیا گیا ہے۔

آپؐ نے فرمایا ہے کہ سب سے بدترین چوری نماز کی چوری ہے۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ نماز کی چوری کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''جو رکوع اور سجود کا خیال نہ کرے جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر ہے:

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ مسجد کے کونے میں تشریف فرما تھے۔ اس شخص نے نماز پڑھی (اور رکوع وسجود، قومے اور جلسے کی رعایت نہ کی) اور جلدی جلدی نماز پڑھ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر آپ کو سلام کیا۔ آپؐ نے اسے فرمایا: ''سلام ہو تجھ پر۔ پھر جا اور نماز پڑھ پس تحقیق تو نے نماز نہیں پڑھی'' وہ پھر گیا۔ پس نماز پڑھی۔ جس طرح پہلے بے قاعدہ نماز پڑھی تھی) پھر آیا اور آپ کو سلام کیا۔ آپؐ نے پھر فرمایا: ''سلام ہو تجھ پر۔ پھر جا اور نماز پڑھ پس تحقیق تو نے نماز نہیں پڑھی'' پس کہا اس شخص نے تیسری یا چوتھی بار بے قاعدہ نماز پڑھنے کے بعد۔ سکھاؤ مجھ کو نماز پڑھنے کا صحیح طریقہ اے اللہ کے رسول ﷺ۔ پس فرمایا آپؐ نے! ''جب تو نماز کے ارادے سے اٹھے تو پہلے اچھی طرح سے وضو کر اور پھر قبلہ رخ کھڑا ہوکر تکبیر تحریمہ کہہ۔ پھر قرآن سے جو تجھے میسر ہو پڑھ۔ پھر رکوع کر اطمینان سے پھر رکوع سے سر اٹھا اور سیدھا کھڑا ہو اور اطمینان سے بیٹھ (جلسہ استراحت میں) پھر اسی طرح کر اپنی تمام نماز میں (بخاری، مسلم)

حضرات گرامی! آپ نے دیکھا کہ بے قاعدہ نماز نماز نہیں ہوتی اور صرف وقت کے ضیاع کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا اور ایسی نماز نمازی کے منہ پر ماردی جاتی ہے۔

چنانچہ اپنے سب مسلمان بھائیوں سے گزارش ہے کہ نماز کا اہتمام کریں اور اسے باقاعدگی سے اور رسول اللہ ﷺ کے طریقہ کے مطابق ادا کرنے کی کوشش کریں تاکہ دنیا اور آخرت میں فلاح اور کامرانی نصیب ہو۔ آمین

اس کتاب کے لکھنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ نماز کی اہمیت کے پیش نظر نماز پڑھنے کا شوق پیدا ہو اور نماز کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر ادا کرنے کے لئے اس کے ضروری آداب اور بنیادی مسائل سے آگاہی حاصل ہو۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجھے اس ارادے میں کامیابی عطا فرمائے اور میری اس سعی کو اپنی بارگاہ الٰہی میں قبول فرما کر نجات کا ذریعہ بنادے۔ آمین!

میں نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہے کہ نماز کو رسول اللہ ﷺ کے طریقہ پر احادیث مبارکہ کی روشنی میں بیان کردوں تاکہ اصل صورت حال واضح ہوجائے اور آپ اپنی نمازوں کو احادیث رسولؐ کی روشنی میں ادا کرسکیں۔

مؤلف (اشفاق الرحمٰن خاں)

قرآن پاک میں نمازوں کا بیان

نمازوں کے فرض ہونے کے باب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ''تم نماز کو قائم کرو۔ زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو'' اور نماز کے اوقات کے متعلق آیتیں اور احادیث موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''جب تم شام کرتے ہو اور صبح کرتے ہو اس وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کرو اور اس کی تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں اور رات کے وقت اور ظہر کے وقت اللہ تعالیٰ کی حمد کرو پس اللہ تعالیٰ پاک ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جب مغرب اور عشاء کا وقت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے لئے نماز پڑھو اور جب صبح ہو کا مطلب یہ ہے کہ فجر کے وقت کی نماز پڑھو۔ عصر کے وقت عصر کی نماز پڑھو اور جب ظہر کرتے ہو کا مطلب یہ ہے کہ ظہر کی نماز ادا کرو اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''مقررہ وقت پر نماز مسلمانوں پر فرض کی گئی ہے''

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے دن کی دونوں طرفوں میں اور تھوڑی رات گزرے تو نماز کو قائم کرو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''آفتاب کے ڈوبنے کے وقت نماز قائم کرو'' اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اسی کو پاکی کے ساتھ یاد کرو اور آفتاب نکلنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے کے بعد اپنے پروردگار کی حمد کرو اور رات کی ساعتوں اور دن کی طرفوں میں پاکی سے خدا کو یاد کرو۔

حضرت قتادہؓ کہتے ہیں اور قبل طلوع الشمس سے مراد فجر کی نماز ہے اور قبل غروب سے مراد نماز عصر ہے۔ اور آناء الیل سے مراد مغرب اور عشاء کی نماز ہے اور طرفی النہار دن کی طرفوں سے مراد ظہر کی نماز ہے۔

نمازوں کے اوقات کا تعین

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ خدا کے رسول مقبول ﷺ نے فرمایا کہ حضرت جبریلؑ نے خانہ کعبہ کے نزدیک میری اِمامت کی۔ جب آفتاب ڈھلا اور جوتی کے تسمہ کے برابر اس کا سایہ ہوا تو اس وقت آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی اور پھر جس وقت ہر ایک چیز کا سایہ اس چیز کے برابر ہو گیا تو اس وقت آپ نے مجھے نماز عصر پڑھائی۔ اور روزوں کے افطار کرنے کے وقت آپ نے مجھے مغرب کی نماز پڑھائی اور شفق کے غائب ہو جانے کے بعد عشاء کی نماز پڑھائی۔ فجر کی نماز اس وقت پڑھائی جب کہ روزہ داروں پر کھانا پینا حرام کیا گیا

ہے۔(یہ اول وقت نمازوں کے اوقات ہیں)

پھر دوسرے دن حضرت جبریلؑ آئے اور آ کر اس وقت ظہر کی نماز پڑھائی جب کہ ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا اور جب ہر چیز کا سایہ اس سے دو چند ہو گیا تو اس وقت آپ نے عصر کی نماز پڑھائی اور روزہ افطار کرنے کے وقت مغرب کی نماز پڑھائی۔ اور عشاء کی نماز اس وقت پڑھائی جبکہ رات کا تیسرا حصہ گزر گیا اور صبح کے روشن ہونے کے وقت فجر کی نماز پڑھائی اور اس کے بعد میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا! اے محمد ﷺ جو انبیاء تم سے پہلے گزرے یہ ان کا وقت ہے اور ان وقتوں کے درمیان نمازوں کا وقت ہے۔ لیکن نمازوں کو اول وقت پڑھنے پر احادیث مبارکہ میں زیادہ فضیلت بیان کی گئی ہے اور اعمال میں سب سے بہتر عمل قرار دیا گیا ہے۔

نماز کے فضائل و برکات

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نمازیں پانچ مٹا دیتی ہیں گناہوں کو جو کہ درمیان ان کے کیے ہوں جب تک کبیرہ گناہ نہ کیا ہو'' (رواہ مسلم)

اس طرح پانچ نمازوں کی مداومت مسلمانوں کے نامہ اعمال کو ہر وقت صاف اور سفید رکھتی ہے اور انسان نماز کی برکت سے آہستہ آہستہ صغائر سے بچتے ہوئے کبیرہ گناہوں سے بچ جاتا ہے۔

ایک اور حدیث میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے جس میں اللہ کے رسول ﷺ نے صحابہؓ کو فرمایا: ''بھلا مجھے بتاؤ! اگر تمہارے دروازے کے باہر نہر ہو اور تم ہر روز پانچ بار نہاؤ۔ کیا میل باقی رہے گا'' صحابہؓ نے عرض کیا۔ نہیں۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا: ''یہ مثال ہے۔ پانچوں نمازوں کی۔ اللہ ان کے سبب سے گناہوں کو معاف کرتا ہے'' (متفق علیہ)

نماز کے بارے میں دیگر احادیث مبارکہ درج ذیل ہیں:

۱۔ اللہ تعالیٰ نے سب چیزوں سے پہلے میری امت پر نماز فرض کی اور قیامت میں سب سے پہلے نماز کا ہی حساب ہوگا۔

۲۔ نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو! نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو!۔ نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو!۔

۳۔ آدمی اور شرک کے درمیان نماز ہی حائل ہے۔

۴۔ نماز دین کا ستون ہے۔

۵۔ نماز افضل جہاد ہے۔

۶۔ نماز مومن کا نور ہے۔

۷۔ نماز شیطان کا منہ کالا کرتی ہے۔

۸۔ جب کوئی آفت آسمان سے اترتی ہے تو مسجد کو آباد کرنے والوں سے ہٹالی جاتی ہے۔

۹۔ اللہ تعالیٰ نے سجدہ کی جگہ کو آگ پر حرام کردیا ہے۔

۱۰۔ اللہ تعالیٰ کو سب حالتوں میں سب سے زیادہ یہ پسند ہے کہ وہ اسے اپنے بندے کو

سجدے میں پڑا ہوا دیکھے۔ قرآن پاک میں ہے: ﴿وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ﴾ ''سجدہ کرو اور میرا قرب حاصل کرو''

۱۱۔ جب آدمی نماز میں داخل ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس نمازی کے درمیان کے پردے دور ہو جاتے ہیں۔

۱۲۔ نمازی شہنشاہ کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ جو دروازہ کھٹکھٹاتا رہے۔ اس کے لئے دروازہ کھول ہی دیا جاتا ہے۔

۱۳۔ نماز جنت کی چابی ہے۔

۱۴۔ نماز کا مرتبہ دین میں ایسا ہے جیسا کہ سر کا مرتبہ بدن پر۔

۱۵۔ زمین کے جس حصہ پر نماز ادا کی جاتی ہے وہ حصہ زمین کے دوسرے حصوں پر فخر کرتا ہے

۱۶۔ جو شخص تنہائی میں دو رکعت نماز پڑھے۔ جس کو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کے سوا کوئی نہ دیکھے تو اس کو جہنم کی آگ سے نجات کا پروانہ مل جاتا ہے۔

۱۷۔ جو پانچوں نمازوں کا اہتمام کرتا رہے اور ان کے رکوع، سجود اور وضو وغیرہ کو اچھی طرح ادا کرے تو جنت اس کے لئے واجب ہو جاتی ہے اور دوزخ اس پر حرام۔

۱۸۔ سب سے افضل عمل اول وقت پر نماز پڑھنا ہے۔

یہ چند فضائل ہیں جن کا ذکر کیا گیا ہے ورنہ ان سب کا احاطہ کرنا مشکل ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خالق کی خوشنودی کا ذریعہ ہے جو سب سے بڑا نجات کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود حضور ﷺ کو قرآن پاک میں فرمایا ہے:

﴿وَامُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا﴾ (پ۱۶، ع۱۷)

''اے پیغمبر! اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیجئے اور خود بھی اس کے پابند رہیے!''

پانی کے احکام

نمازوں کی ادائیگی کے لئے ہر نجاست سے طہارت حاصل کرنا ضروری ہے۔ اس کے لئے پانی کا پاک ہونا ضروری ہے۔ نماز کے لئے وضوء شرط ہے جس کے لئے پانی کا پاک ہونا ضروری ہے۔

احادیث مبارکہ

۱۔ رسول اللہ ﷺ نے پاک پانی کی یہ پہچان بتائی ہے کہ اگر (نجاست کے گرنے سے) پانی سے بدبو آنے لگے یا اس کا مزا بگڑ جائے یا رنگ تبدیل ہو جائے تو وہ پانی ناپاک ہو جاتا ہے۔ (بلوغ المرام، بروایت ابن ماجہ)

۲۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ دریا اور سمندر کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مردہ یعنی مچھلی حلال ہے۔ (ابوداود، ترمذی)

۳۔ حضور ﷺ نے جنبی کے متعلق فرمایا کہ وہ ٹھہرے ہوئے پانی میں بیٹھ کر نہ نہائے۔ (یعنی اس سے پانی لے کر دوسری جگہ نہائے تاکہ مستعمل پانی دوبارہ اس میں نہ آئے) (مسلم)

۴۔ بخاری شریف میں منقول ہے تم میں سے کوئی انسان کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے بھلا (ایسا کرنے کے بعد) وہ اس میں غسل کرے گا؟۔ (بلوغ المرام)

بول و براز کے آداب و مسائل

بیت الخلاء میں جاتے وقت کی دعا

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہونے کا ارادہ کرتے تو فرماتے: "اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِكَ مِنَ الۡخُبُثِ وَالۡخَبَآئِثِ"

"اے اللہ میں پناہ پکڑتا ہوں ناپاک جنوں اور ناپاک جنیوں سے" (بخاری، مسلم)

بیت الخلاء سے نکلتے وقت کی دعا

"غُفْرَانَکَ" پروردگار تیری بخشش چاہتا ہوں۔(ترمذی، ابن ماجہ)

دوسری دعا: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ" (ابن ماجہ)

ترجمہ: "سب تعریف اللہ کیلئے ہے جس نے دور کیا مجھ سے پلیدی کو اور عافیت دی مجھے"

حضورؐ نے فرمایا: جب تم بیت الخلاء میں جاؤ تو قبلہ کی طرف نہ تو منہ کرو اور نہ پیٹھ (بخاری)

حضورﷺ نے گوبر، ہڈی اور کوئلے سے استنجا کرنا منع فرمایا ہے۔(دارقطنی)

حضورﷺ نے لوگوں کے راستے میں یا سایہ دار درختوں کے نیچے بول و براز (پاخانہ کرنے) سے منع فرمایا ہے۔(مسلم)

آپؐ نے دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا منع فرمایا ہے۔(بخاری)

حضورﷺ نے تین پتھروں (ڈھیلوں) سے استنجا کرنے کا حکم دیا (دارمی)

حضورﷺ نے فرمایا جو دو آدمی پاخانہ کرنے جائیں اور ستر کھول لیں (ایک دوسرے کے سامنے) اور باتیں کرنے لگ جائیں تو یہ بات اللہ تعالیٰ کو غضب میں لے آتی ہے۔(ابوداود)

پیشاب کرتے وقت شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے پکڑنے اور دائیں ہاتھ سے ڈھیلے پونچھنے کو حضورﷺ نے منع فرمایا ہے۔(ابوداود)

جس شخص کو پاخانہ یا پیشاب آیا ہو تو پہلے وہ حاجت سے فراغت پائے اور پھر نماز پڑھے۔(ابوداود)

پیشاب سے بچنے کی سخت تاکید

حضورﷺ نے پیشاب کے چھینٹوں سے بچنے کی سخت تاکید فرمائی ہے۔ کیونکہ اکثر عذاب قبر اسی سے ہوتا ہے۔

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور اس کی اور کوئی بڑی وجہ نہیں سوائے اس کے کہ ان دونوں میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔(بخاری)

آپؐ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے پیشاب کا ارادہ کرے تو وہ اس کے لئے نرم زمین تلاش کرے۔ (ابوداود)

شیر خوار (دودھ پینے والا بچہ) بچے کا پیشاب

اُمّ قیسؓ اپنے چھوٹے (شیر خوار) بچے کو جس نے کھانا شروع نہیں کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس لائی اور حضور ﷺ نے اس کو اپنی گود میں بٹھا لیا۔ بچے نے آپؐ کے کپڑے پر پیشاب کردیا تو حضور ﷺ نے پانی منگوا کر کپڑے پر چھینٹے دیئے اور نہیں دھویا۔ (بخاری، مسلم)

حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ لڑکی کا پیشاب دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے پیشاب پر چھینٹا دیا جاتا ہے۔ (ابوداود، ابن ماجہ)

نجاست آلود جوتی

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تمہاری جوتی کو گندگی یا نجاست لگ جائے تو مٹی اس کو پاک کردیتی ہے۔ یعنی زمین پر رگڑنے سے پاک ہوجاتی ہے۔ (ابوداود)

نیند سے جاگ کر ہاتھ دھونا

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص نیند سے جاگے وہ اپنے ہاتھ تین بار دھوئے اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ کہاں لگ چکا ہے۔'' (بلوغ المرام)

کتے اور بلی کا جوٹھا

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کتا کسی برتن میں پانی پی لے تو ایک بار مٹی سے مانجے پھر چھ بار پانی سے دھوڈالے۔ (مسلم) البتہ بلی کا جوٹھا پاک ہے۔ (بلوغ المرام)

مردار کا چمڑا

حضرت میمونہؓ روایت کرتی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ''مردار کا چمڑا دباغت دینے

سے پاک ہوجاتا ہے'' (ابوداود)

سونے چاندی کے برتن میں کھانا

حضرت اُمّ سلمہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو سونے چاندی کے برتنوں میں کھاتا پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ جمع کرتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

غسل جنابت کے احکام

مندرجہ ذیل حالتوں میں مسلمان مرد اور عورت پر غسل کرنا فرض ہوجاتا ہے۔ وجوب غسل کی حالت کو حالت جنابت کہتے ہیں۔ مجامعت کے بعد، حیض کے بعد، نفاس (وہ خون جو بچے کی پیدائش کے بعد جاری ہوتا ہے) مرد اور عورت کی منی کے خارج ہونے کے بعد جس میں احتلام بھی شامل ہے۔ البتہ مذی کے اخراج سے غسل واجب نہیں ہوتا بلکہ صرف وضو کر کے نماز پڑھ لینے چاہئے۔

مذی

اس چپکتے ہوئے لیسدار پانی کو کہتے ہیں جو شہوت کے وقت سرِ ذکر پر نمودار ہوتا ہے۔ عام طور پر نوجوانوں اور قوی حضرات کو مذی نکل آتی ہے۔ جو سکون کے بعد ختم ہوجاتی ہے جبکہ منی وہ عضو مخصوص سے اچھلتا ہوا مادہ ہوتا ہے جو انسان کی پیدائش کا ذریعہ بنتا ہے۔ اس کے اِخراج سے آدمی اور عورت پر غسل فرض ہوجاتا ہے۔ جن عورتوں کو سفید رطوبت یعنی لیکوریا کی شکایت ہوتی ہے۔ اس سے بھی غسل لازم نہیں ہوتا۔ حسبِ معمول وضو کر کے نمازیں ادا کر لینی چاہئیں۔

دیگر مسائل:

۱۔ جنبی مرد اور عورت مسجد میں داخل نہیں ہوسکتے۔

۲۔ جنبی مرد اور عورت کو قرآن پڑھنے کی ممانعت ہے۔ ہاں قرآن سن سکتے ہیں۔

۳۔ غسل کے وضو کے بعد دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں۔

۴۔ جنبی مرد اور عورت سے میل جول اور مصافحہ جائز ہے۔

۵۔ حائضہ عورت سے صحبت کرنے کی سخت ممانعت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے کہ عورتوں سے حیض کے دنوں میں پرہیز کرو یعنی صحبت نہ کرو۔ اگر کوئی اس گناہ کا مرتکب ہوجائے تو اسے توبہ کرنی چاہیے۔ حضور علیہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بحالت حیض اپنی عورت سے صحبت کرے تو اسے چاہیے کہ نصف دینار خیرات کرے۔ (ترمذی)

۶۔ حائضہ عورت کو بحالتِ حیض نماز اور روزہ کی ممانعت ہے۔ لیکن طہارت کے بعد روزہ کی قضا کرے البتہ نماز معاف ہے۔

نفاس کا حکم

بچے کی پیدائش پر جو خون آتا ہے۔ اسے نفاس کہتے ہیں۔ اس کی اکثر مدت چالیس روز ہے۔ (بلوغ المرام) اگر چالیس روز جاری رہے تو اس کا حکم بھی خون حیض کی طرح ہی ہے۔ یعنی اس مدت میں نفاس والی عورت کو نماز پڑھنا۔ روزہ رکھنا، جماع کرنا، مسجد کے اندر جانا، کعبہ کا طواف کرنا، قرآن پڑھنا اور چھونا حرام ہے، پاک ہوکر روزہ کی قضا کرے۔ البتہ نماز معاف ہے۔ اگر چالیس روز سے خون زیادہ جاری رہے تو وہ استحاضہ ہوگا جو مانع نماز، روزہ، جماع وغیرہ نہیں ہے۔

غسل جنابت کا طریقہ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنابت کا غسل فرمایا کرتے تو اس کا طریقہ یہ تھا کہ پہلے دونوں ہاتھ (پہنچوں تک) دھوتے پھر استنجا فرماتے۔ پھر وضو کرتے جس طرح نماز کے لئے وضو کرتے ہیں۔ پھر اپنی انگلیاں پانی میں تر کرکے اپنے بالوں کی جڑوں کو خلال کرتے پھر اپنے ہاتھوں سے تین چلو پانی اپنے سر پر ڈالتے۔ اس کے بعد اپنے تمام بدن پر پانی بہاتے۔ (بخاری، مسلم)

وضو کا بیان

نماز کے لئے وضو شرط ہے۔ اس لئے وضو کو بڑی احتیاط سے سنوار کر پورا کرنا چاہئے۔ اعضاء کو مل مل کر دھونا اور تین تین بار دھونا چاہئے تا کہ ذرا برابر جگہ بھی خشک نہ رہے۔

فضائل وضو

۱۔ آپؐ نے فرمایا کہ کامل اور سنوار کر وضو کرنے سے اعضاء وضو سے کئے ہوئے گناہ دُھل جاتے ہیں اور وہ پاک ہو جاتا ہے۔ پھر اس کا گھر سے وضو کر کے مسجد کو جانا اس کے درجات کو بلند کرتا ہے۔ (موطا امام مالک، نسائی)

۲۔ آپؐ نے فرمایا وہ (میری امت کے لوگ) وضو کے اثر سے سفید نورانی چہرے اور سفید نورانی ہاتھ پاؤں والے ہوں گے۔ اس طرح نورانی چہرے اور روشن ہاتھ پاؤں والا سوائے ان کے اور کوئی نہیں ہوگا۔ (رواہ احمد، بخاری، مسلم)

۳۔ مسواک کی اہمیت: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو دن کو سو کر اٹھنے کے بعد وضو سے پہلے مسواک کرتے تھے۔ (ابوداود)

۴۔ حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو نماز مسواک کر کے پڑھی جائے وہ بغیر مسواک والی نماز سے ستر درجے فضیلت رکھتی ہے۔ (شعب الایمان)

۵۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں مشکل نہ جانتا اپنی اُمت پر تو میں انہیں ہر نماز کے لئے مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ (رواہ ترمذی، مالک، احمد، نسائی)

مسنون وضو کا طریقہ

۱۔ وضو کے شروع میں بسم اللہ ضرور پڑھنی چاہئے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اللہ کا نام نہیں لیتا اس کا وضو پورا نہیں ہوتا۔ (ترمذی)

۲۔ پہلے دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھوئیں۔ (بخاری)

۳۔ پھر ایک چلو پانی لے کر آدھے سے کلی کریں اور آدھا ناک میں ڈالیں اور ناک کو

بائیں ہاتھ سے جھاڑیں۔ اس طرح تین مرتبہ کریں۔ (بخاری) پورے تین چلوؤں سے تین بار کلی کرنا پھر تین چلوؤں سے ناک میں پانی ڈالنا بھی درست ہے (ترمذی)

۴۔ پھر تین مرتبہ پورا منہ دھویں۔ اس کی حد طول میں سر کے بالوں کے اُگنے کی جگہ سے لے کر داڑھی اور ٹھوڑی کے نیچے تک ہے اور عرض میں ایک کنپٹی سے دوسری کنپٹی تک ہے۔

۵۔ پھر ایک چلو پانی لے کر اسے ٹھوڑی کے نیچے داخل کر کے داڑھی کا خلال کریں۔ (ابوداود، ترمذی)

۶۔ پھر اپنا دایاں ہاتھ کہنی تک دھوئیں۔ پھر بایاں ہاتھ کہنی تک دھوئیں تین مرتبہ ایسا کریں۔ (ترمذی)

۷۔ پھر ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال کریں اور اگر انگوٹھی پہنی ہو تو اس کو ہلا لیں۔ (ابوداود، ترمذی)

۸۔ پھر سر کا مسح کریں اس طرح کہ دونوں ہاتھ تر کر کے سر کے اگلے حصہ سے شروع کر کے پیچھے کو گدی تک لے جائیں۔ پھر پیچھے سے اسی جگہ لے آئیں جہاں سے مسح شروع کیا تھا۔ (بخاری، مسلم)

۹۔ پھر کانوں کا مسح اس طرح کریں کہ شہادت کی انگلیاں دونوں ہاتھوں دونوں کانوں کے سوراخوں میں ڈال کر کانوں کی پیٹھ (باہر کی سطح) پر انگوٹھوں کے ساتھ مسح کریں۔ (مشکوٰۃ) کانوں کے مسح کے لئے نیا پانی لیں۔ (بلوغ المرام)

پھر اپنا دایاں پاؤں ٹخنوں تک تین مرتبہ دھوئیں اور بایاں پاؤں بھی ٹخنے تک تین بار دھوئیں۔ (بخاری) اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کریں۔ (مشکوٰۃ)

۱۱۔ وضو میں ہاتھ کی کہنیوں اور پاؤں کی ایڑیوں کا خاص خیال رکھیں کہ یہ خشک نہ رہ جائیں۔

وضو کے بعد یہ دعا پڑھیں

"أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه وحده لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ"

(میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسولؐ ہیں) (صحیح مسلم)

امام ترمذی نے شہادتین کے ساتھ اس دعا کا پڑھنا بھی روایت کیا ہے۔

"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَ اجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ"

"اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں اور طہارت کرنے والوں میں شامل کر دے"

(ترمذی)

ایک وضو سے کئی نمازیں

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے کئی نمازیں ایک وضو سے پڑھیں اور موزوں پر مسح کیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا حضور ﷺ! آج کے دن آپؐ نے وہ چیز کی جسے آپؐ نہ کرتے تھے۔ فرمایا: آپؐ نے! اے عمرؓ! میں نے قصداً ایسا کیا۔ (تا کہ لوگوں کو ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھنے کا جواز معلوم ہو جائے) (مسلم)

نواقض وضو (جن چیزوں سے وضوٹوٹ جاتا ہے)

احادیث مبارکہ

ا۔ مذی سے وضو

حضرت علیؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مقدادؓ کے واسطہ سے رسول اللہ ﷺ سے مذی کا حال دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ مذی نکلنے سے وضو لازم آتا ہے اور منی نکلنے سے غسل لازم آتا ہے۔ (ترمذی)

نیند سے وضو

حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دونوں آنکھیں سرین کی سربند ہیں۔ پس جو شخص سو گیا اسے چاہئے کہ (از سرنو) وضو کرے۔ (ابوداود)

۳۔ ہوا خارج ہونے سے وضو

حضرت علی بن طلقؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس وقت حدث کرے (یعنی ہوا خارج ہو) تم میں سے کسی کو تو اسے چاہئے کہ وضو کرے'' (رواہ ترمذی وابوداود)

۴۔ قۓ، نکسیر وغیرہ سے وضو

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس کو قے آئے یا نکسیر پھوٹے یا حلق سے کوئی چیز خارج ہو یا دھات نکل آئے اسے وضو کرنا چاہئے۔ (بلوغ المرام)

۵۔ اونٹ کے گوشت سے وضو

حضرت جابر ابن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ! کیا بکری کا گوشت کھا کر وضوء کرنا چاہئے۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا: اگر دل چاہے تو کرلو پھر اس شخص نے اونٹ کے گوشت کے بارے میں پوچھا تو آپؐ نے فرمایا: ''ہاں اس کے گوشت کے استعمال سے بعد وضو کرنا چاہئے'' (بلوغ المرام)

۶۔ استحاضہ سے وضو

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک مستحاضہ عورت فاطمہؓ بنت جیش کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر نماز کے لئے وضو کر" (اس لئے کہ تجھے خون استحاضہ آتا ہے)

(جو خون ایام ماہواری کے بعد بھی جاری رہے اس کو استحاضہ کہتے ہیں)

۷۔ بیٹھے بیٹھے سو جانے یا اونگھنے سے وضوء نہیں ٹوٹتا البتہ اگر وضوء کرنے والا دیوار وغیرہ یا تکیہ لگا کر یا کروٹ پر سو گیا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

جس شخص نے وضو کرنے کے بعد موزے یا جرابیں پہن رکھی ہوئی ہوں۔ وہ اپنے موزوں یا جرابوں پر مسح کر سکتا ہے۔ حضور ﷺ نے فتح مکہ کے دن ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھیں اور موزوں پر مسح کیا۔ (مسلم)

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں، میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھا۔ آپؐ نے وضوء فرمایا۔ میں نے ارادہ کیا کہ آپؐ کے پائے مبارک سے موزے اتار لوں۔ (تاکہ آپؐ دھوئیں) آپؐ نے فرمایا: "انہیں رہنے دو میں نے طہارت کے ساتھ ان دونوں کو پہنا ہے چنانچہ آپؐ نے ان دونوں پر مسح فرمالیا۔ (بخاری و مسلم)

مسح کا طریقہ

پانچوں انگلیاں دائیں اور بائیں ہاتھ کی تر کر کے دونوں پاؤں کے پنجوں سے شروع کر کے ٹخنوں کے اوپر تک لے جائیں مقیم آدمی کے لئے مسح کی مدت ایک دن اور ایک رات تک ہے۔ یعنی ایک دن اور ایک رات وضو میں بغیر پاؤں دھوئے مسح ہی سے نمازیں پڑھ سکتا ہے اور مسافر تین دن اور تین راتوں تک اپنی نمازوں کے وضو میں پاؤں دھونے کی بجائے مسح کر سکتا ہے۔ مسح کی مدت اس وقت شروع ہوتی ہے جب وضو ٹوٹے۔ مثلاً ایک شخص نے فجر کے وقت وضو کیا اور وضو کر کے موزے یا جرابیں پہن لیں۔ اگر اس کا وضو ظہر کے وقت ٹوٹ گیا تو وہ ظہر کی نماز سے لے کر اگلی فجر تک مسح کر سکتا ہے۔

نقض مسح

جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

جنبی ہونے سے مسح کی مدت ختم ہو جاتی ہے۔ اس لئے غسل جنابت کے لئے موزے اتارنے چاہئیں اور اس کے برعکس بول و براز اور نیند کے بعد موزے نہیں اتارنے چاہئیں اور مدت معین تک مسح کر سکتے ہیں۔

جرابوں پر مسح کرنے کا بیان

احادیث مبارکہ

۱۔ حضرت بلالؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"كان رسول الله ﷺ يمسح على الخفين والجوربين" (معجم طبرانی)

''رسول اللہ ﷺ چمڑے کے موزوں اور جرابوں پر مسح کیا کرتے''

اس حدیث کو امام طبرانیؒ نے دوسندوں سے روایت کیا ہے جن میں سے ایک کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

۲۔ "وعن مغيرة بن شعبة قال توضا النبی ﷺ و مسح على الجوربين و النعلين" (رواہ احمد، ترمذی، ابوداود، ابن ماجہ۔ بحوالہ مشکوٰۃ، کتاب الطهارة)

''حضرت مغیرہؓ بن شعبہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کرتے وقت اپنی جرابوں پر مسح کیا اور جوتیوں پر بھی''

۳۔ حضرت ابی موسیٰ اشعریؓ روایت کرتے ہیں۔

"أن رسول الله ﷺ توضا و مسح على الجوربين والنعلين"

''رسول اللہ ﷺ نے وضو کرتے ہوئے جرابوں اور جوتیوں پر مسح کیا'' (ابن ماجہ، بیہقی)

۴۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ ایک روایت میں کہتے ہیں۔

"أتيت النبی ﷺ فمسح على الجوربين والنعلين والعمامة" (معجم طبرانی)

''میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے اپنی دونوں جرابوں پر مع جوتیوں کے مسح کیا اور عمامے پر (بھی)''

تشریح: ان حدیثوں میں جوتیوں پر مسح کا ذکر آیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ عرب کی جوتی میں صرف تسمہ ہی لگا ہوا ہوتا تھا اور وہ جرابوں پر مسح کرنے میں مانع نہ تھا اور حضور ﷺ نے

دونوں ہاتھ پاک مٹی پر مارنے چاہئیں۔ پھر پھونک مار کر منہ پر ملے اور پھر دونوں ہاتھوں پر ملے۔ اس طرح تیمم ہو گیا۔ بعض احادیث میں ہاتھوں پر کہنیوں تک ملنا بھی آیا ہے۔

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیمم میں دو ضربیں ہیں۔ ایک دونوں ہاتھوں کے لئے کہنیوں تک اور ایک چہرے کے لئے۔ (بروایت دار قطنی)

کپڑے۔ پتھر۔ لکڑی۔ لوہے اور کوئلے وغیرہ پر تیمم جائز نہیں۔ ایک تیمم سے وضو کی طرح کئی نمازیں پڑھی جا سکتی ہیں۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

غسل کے مواقع

۱۔ حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی تم میں نماز جمعہ کو آئے پس اسے غسل کرنا چاہئے“ (بخاری، مسلم)

۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو مردے کو غسل دے پھر اسے چاہئے کہ آپ بھی نہائے“ (ابن ماجہ)

۳۔ قیس بن عاصمؓ سے روایت ہے کہ جب وہ مسلمان ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ غسل کریں ساتھ پانی اور بیری کے پتوں سے“ (ترمذی)

۴۔ عیدین کے روز عید گاہ جانے سے قبل نہانا سنت ہے۔ (موطا امام مالک)

۵۔ زید بن ثابتؓ کی روایت کے مطابق حج کا احرام باندھنے سے پہلے غسل سنت ہے۔ (ترمذی)

۶۔ حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ مکہ معظمہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا مشروع ہے۔ (بلوغ المرام)

۷۔ جنبی ہونے پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔ اس کا ذکر اور طریقہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

نماز کی تاکید

۱۔ حضرت عمرو بن شعیبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حکم کرو اپنی اولاد کو ساتھ نماز کے جب وہ سات برس کے اور مارو ان کو ترک نماز پر جب وہ ہوں دس برس کے اور جدا کردو ان کو خواب گاہوں میں'' (ابوداود)

۲۔ حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''درمیان بندہ (مومن) کے اور درمیان کفر کے چھوڑ دینا نماز کا ہے'' (مسلم)

۳۔ حضرت ابی درداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں! "فمن ترکھا متعمدا فقد برئت منه الذمة" "یعنی جو کوئی چھوڑ دے نماز کو عمداً پس بری ہوا اس سے ذمہ" یعنی تارک نماز سے اسلام کا عہد ختم ہو جاتا ہے اور وہ قتل اور تعزیر وغیرہ سے مامون نہیں رہتا۔

۴۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی نماز پر محافظت نہیں کرتا، نہ ہوگا واسطے اس کے نور اور ایمان کی دلیل اور نجات اور قیامت کے دن ہوگا وہ (عذاب میں) ساتھ قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے'' (رواہ احمد، دارمی، بیہقی)

۵۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نمازیں پانچ مٹا دیتی ہیں گناہوں کو جو کہ ان کے درمیان کئے ہوں جبکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا ہو'' (رواہ مسلم)

نماز کی اہمیت اور تاکید کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے مسلمان بھائیوں سے گزارش ہے کہ خود بھی نماز کی پابندی کریں اور اپنے اہل وعیال کو بھی اس کا پابند بنائیں۔ غور کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور انور ﷺ کو قرآن میں نماز کے متعلق حکم دیتے ہیں۔

"وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا" (سورہ طٰہٰ: ۱۳۲)

''اے پیغمبر ﷺ! اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کیجئے اور خود بھی اس کے پابند رہیئے''

نماز کے اوقات کا بیان

"اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَّوْقُوْتًا"

''بے شک نماز اہل ایمان پر مقررہ اوقات میں فرض ہے''

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور ان کے اُوقات بھی مقرر کردیئے ہیں جس کا ذکر پہلے بھی گزر چکا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے قول اور عمل سے ان کی تفصیل بھی بیان کردی ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہے کہ سب سے افضل عبادت نماز کا اول وقت ادا کرنا ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل احادیث میں نمازوں کے اوقات کا بیان ہے۔

نماز فجر

نمازِ فجر کا وقت صبح صادق سے سورج نکلنے تک ہے۔ مگر حضور ﷺ اندھیرے میں اول وقت نماز پڑھا کرتے تھے۔

۱۔ حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ جب نماز فجر پڑھتے تھے پس تین عورتیں (اپنی نماز آپؐ کے ساتھ ادا کرنے کے بعد) اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی نہیں پہچانی جاتی تھیں بسبب اندھیرے کے۔ (بخاری، مسلم)

احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ نے اپنی ساری زندگی میں سب نمازیں اول وقت میں ہی ادا کی ہیں سوائے ایک بار اور وہ جواز کے لئے۔ (ترمذی بروایت حضرت عائشہؓ)

۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے آفتاب طلوع ہونے سے قبل فجر کی ایک رکعت حاصل کرلی تو اس نے پوری صبح کی نماز حاصل کرلی۔ اور جس نے عصر کی نماز کی ایک رکعت غروب آفتاب سے پہلے ادا کرلی اس نے پوری عصر کی نماز ادا کی۔ (بخاری، مسلم)

ظہر کی نماز

۱۔ آپؐ نے فرمایا: وقت ظہر کا ہے۔ جب آفتاب ڈھلے اور رہتا ہے اس وقت تک کہ ہو

سایہ آدمی کا اس کے قد کے برابر جب تک نہ آئے وقت عصر کا۔ (مسلم)

۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب گرمی سخت ہو تو نماز ظہر ٹھنڈے وقت میں پڑھو'' (بخاری، مسلم)

یعنی سورج ڈھلتے ہی فوراً نہ پڑھو تھوڑی دیر کر لو۔

۳۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب سردی ہوتی تو حضور ﷺ ظہر پڑھنے میں جلدی کرتے۔ (نسائی)

عصر کی نماز کا وقت

جب کسی چیز کا سایہ اس کے سائے سے بڑھ جائے تو عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔
آپؐ نے فرمایا کہ وقت عصر کا وہ ہے کہ نہ ہو آفتاب زرد۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھتے اور سورج ابھی صاف اونچا ہوتا تھا۔ (بلند اور روشن) اور جانے والا مدینہ کی ملحقہ بستیوں میں پہنچ جاتا اور سورج ابھی اونچا ہوتا اور بعض بستیاں مدینہ سے چار میل کے فاصلہ پر ہوتیں۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کی عصر کی نماز ضائع ہو گئی یوں سمجھو کہ اس کا گھر بار سب لٹ گیا۔ (بخاری، مسلم)

مغرب کی نماز کا وقت

جب سورج غروب ہو جائے تو مغرب کا وقت شروع ہو جاتا اور رہتا ہے شفق کے غائب ہونے تک۔

حضرت رافع بن خدیجؓ فرماتے ہیں۔ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کرتے پھر ہم واپس جاتے تو اپنا تیر گرنے کی جگہ دیکھ لیتے۔ (بخاری، مسلم)

اس حدیث کو ابن ماجہ نے بھی روایت کیا ہے۔ مغرب کی نماز سورج غروب ہوتے ہی پڑھ لینی چاہئے اور سرخی تک کا جو ذکر آیا ہے وہ آخری وقت تک کے لئے ہے۔

عشاء کی نماز کا وقت

۱۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے فرمایا۔عشاء کی نماز سرخی غائب ہونے سے لے کر پہلی رات کی تہائی کے درمیان تک پڑھا کرتے تھے۔(بخاری و مسلم)

مطلب یہ ہے کہ عشاء کا وقت شفق غائب ہونے سے لے کر تہائی رات یا آدھی رات تک ہے۔

۲۔ حضرت معاذ بن جبلؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتﷺ نے فرمایا:"عشاء کی نماز دیر سے پڑھو،تم کو اس کی وجہ سے فضیلت دی گئی ہے اور کسی امت نے تم سے پہلے یہ نماز (اس وقت) نہیں پڑھی۔(ابوداود)

نمازوں کو اول وقت پڑھنے کی تاکید

۱۔ حضرت ابی ذرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا:"تیرا کیا حال ہوگا جب ہوں گے تجھ پر امام جو دیر کریں گے،نماز کو یا دیر کریں گے اس کے مقررہ وقت سے۔ میں نے کہا آپؐ مجھے کیا حکم کرتے ہیں۔فرمایا! نماز پڑھ تو اس کے (اول) وقت پر پھر اگر پائے اس نماز کو ان کے ساتھ۔ پس پڑھ تو نماز۔ پس تحقیق یہ نماز تیرے لئے نفل ہوگی۔(مسلم)

۲۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا:"اے علیؓ تین چیزیں (ایسی) ہیں کہ نہ دیر کرنا ان میں۔(پہلی) نماز جب آئے وقت اس کا (دوسری) جنازہ جب کہ تیار ہو۔(تیسری) عورت بن خاوند کے جب کہ پائے تو اس کے لئے کفو"(ترمذی)

۳۔ حضرت ابن مسعودؓ کی روایت میں رسول اللہﷺ فرماتے ہیں: کہ افضل عمل نماز کو اس کے اول وقت میں پڑھنا ہے۔(ترمذی۔حاکم)

اذان کا بیان

ہر نماز کے وقت اذان دینی چاہیے۔ فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے، ''جب نماز کا وقت آئے تو اذان کہے تمہارے لئے تم میں سے کوئی (بلوغ المرام) اذان ٹھہر ٹھہر کر اور اقامت جلدی کہنی چاہیے۔ اذان باوضو کہنی چاہیے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "لَا یُؤَذِّنُ إِلَّا مُتَوَضِّئٌ" ''نہ اذان دے مگر وضو والا'' (بلوغ المرام)

اذان کہتے وقت اپنی شہادت کی دونوں انگلیاں دونوں کانوں کے سوراخوں میں دے (ابن ماجہ)

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہتے وقت اپنی گردن کو دائیں طرف پھیریں اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہتے وقت بائیں طرف پھیریں۔ اور گھومیں نہیں۔ (بخاری، مسلم)

اذان کے فضائل

۱۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اذان دے سات برس ثواب کی نیت سے (بلامعاوضہ) لکھی جاتی ہے اس کے لئے بریت آگ سے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

۲۔ حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''موذن کی آواز کی انتہا کو جو کوئی جن۔ آدمی اور ہر چیز سنتے ہیں قیامت کو اس کے لئے گواہی دیں گے'' اس لئے مؤذنوں کو چاہیے کہ اونچی آواز میں اذان دیں۔

۳۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ فرمایا: رسولؐ اللہ نے۔ موذن کے لئے ثواب ہے مانند ثواب اس شخص کے جس نے (اذان سن کر) نماز پڑھی۔ (نسائی)

اذان کے کلمات

اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ...... اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَر

(اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ...... أَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه

(میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں)

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ...... أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

(میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں)

حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ

(آؤ نماز کے لئے ۔ آؤ نماز کے لئے)

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

(آؤ نجات کے لئے ۔ آؤ نجات کے لئے)

اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه

(اللہ بہت بڑا ہے ۔ اللہ بہت بڑا ہے ۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) (بخاری، مسلم)

فجر کی اذان میں

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ...... کے بعد دو بار یہ کلمات کہیں:

اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ

(نماز بہتر ہے نیند سے ...... نماز بہتر ہے نیند سے) (ابوداود)

اذان میں ترجیع

صحیح مسلم میں حضرت ابی محذورہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اذان میں شہادت کے کلمات کو پہلے دو مرتبہ دھیمی آواز میں کہنے اور پھر دو بار شہادتین کے کلمات کو بلند آواز میں کہنے کا حکم دیا

اذان میں شہادت کے کلمات کو پہلے دھیمی آواز سے کہنا اور پھر دوبارہ اونچی آواز سے کہنے میں اختلاف ہے ۔ جمہور علماء اس کے قائل ہیں اور امام شافعی اور امام احمد کا یہی مذہب

ہے۔اہل حدیث کے نزدیک اگر اذان ترجیع کے ساتھ دی جائے تو اقامت (تکبیر) دوہری ہونی چاہیے اور اذان بغیر ترجیع کے ہو تو اقامت (تکبیر) کے کلمات ایک ایک بار ہونے چاہئیں۔سوائے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کے۔امام ابوحنیفہ ترجیع کے قائل نہیں۔

تکبیر کے طاق کلمات

۱۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ کلمات اذان کے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں دو بار تھے اور کلمات تکبیر کے ایک ایک بار تھے۔سوائے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کے جو دو بار (کہے جاتے تھے) (ابوداود، نسائی، دارمی)

۲۔ حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ ذکر کیا صحابہؓ نے آگ کا اور ناقوس کا (اوقات نماز کے اعلان کیلئے) پھر ذکر کیا یہود اور نصاریٰ کا (کہ یہ اعلان ان کے ساتھ مشابہت ہوگی) پھر حکم کئے گئے حضرت بلالؓ (رسول اللہ ﷺ کی طرف سے) کہ یہ جفت کہیں اذان کے کلمات اور طاق کہیں تکبیر کے کلمات۔سوائے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کے۔(بخاری، مسلم)

تکبیر کے کلمات

- اَللّٰهُ أَكْبَرُ...... اَللّٰهُ أَكْبَرُ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حَيَّ عَلَى الصَّلٰوۃ

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ ...... قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ

أَللّٰهُ أَكْبَرُ...... أَللّٰهُ أَكْبَرُ

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ (بخاری، مسلم)

اذان کا جواب

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس وقت موذن کہے أَللّٰهُ أَكْبَرُ أَللّٰهُ أَكْبَر . پس کہے ہر ایک تمہارا۔ أَللّٰهُ أَكْبَرُ أَللّٰهُ أَكْبَرُ پھر جب مؤذن کہے۔ أَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ پس کہے ہر ایک تمہارا أَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. پھر جب موذن کہے۔ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ. پس کہے ہر ایک تمہارا۔ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ . پھر جب موذن کہے حَيَّ عَلَى الصَّلٰوة پس کہے ہر ایک تمہارا۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ پھر جب موذن کہے حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ۔ پس کہے ہر ایک تمہارا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ۔ پھر جب موذن کہے اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ. پس کہے ہر ایک تمہارا الله أَكْبَرُ ۔ الله أَكْبَر . پھر جب موذن کہے لَا اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔ پس کہے ہر ایک تمہارا لَا اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. اپنے صدق دل سے داخل ہوگا بہشت میں (رواہ مسلم)

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اذان کو سننا چاہئے اور اذان کے کلمات کا جواب دینا چاہئے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ صدق دل سے اذان کا جواب دینے والا بہشت میں جائے گا۔ چنانچہ جب اذان سنو تو گھر کے تمام افراد کو خاموش کرا دیں۔ عورتیں، مرد، بوڑھے، بچے سب اذان کا جواب دیں۔ محدث، جنبی، حائض اور مستحاضہ بھی اذان کا جواب دیں۔

فجر کی اذان میں الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں یہی کلمہ یعنی الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہنا چاہئے۔

تکبیر کا جواب

روایت ہے حضرت ابوامامہؓ سے فرمایا: حضرت بلالؓ نے اقامت شروع کی۔ جب قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوة (بے شک نماز تیار ہے) کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "أَقَامَهَا اللّٰه وَأَدَامَهَا" (اللہ اسے قائم اور دائم رکھے) اور باقی اقامت میں وہی کلمات فرماتے رہے۔ (ابوداود)

اذان کے بعد کی دعائیں

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص سنے اذان (جواب دے) اور پھر اذان ختم ہونے پر پڑھے یہ دعا واجب ہو جاتی ہے اس کے لئے قیامت کے دن شفاعت میری'' (رواہ البخاری)

۱: "اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ" (بخاری، ابوداود، نسائی، ترمذی)

ترجمہ: ''اے اللہ پروردگار اس دعوت (اذان) کے اور نماز قائم رہنے والی کے عطا کر محمد کو وسیلہ (بلند درجہ بہشت کا) اور فضیلت اور پہنچا ان کو مقام محمود میں جس کا وعدہ تو نے کیا ہے ان سے''

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے جو شخص موذن کی اذان سن کر یہ دعا پڑھے تو بخشے جاتے ہیں گناہ اس کے۔ (رواہ مسلم)

۱: "أَشْھَدُ أَنْ لَّا اِلٰـہَ إِلَّا اللّٰـہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَـہٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا" (رواہ مسلم)

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور تحقیق محمدؐ اس کا بندہ اور رسول ہے۔ میں راضی ہوں اللہ کے رب ہونے پر اور محمدؐ کے رسول ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر'' (رواہ مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب سنو تم موذن کی آواز کو پس کہو جیسے وہ کہتا ہے (یعنی اذان کا جواب دو) اور جب اذان ختم ہو جائے پھر درود بھیجو مجھ پر۔ پس تحقیق جس نے مجھ پر ایک ...... بھیجا خدا اس کے سبب اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہے'' (رواہ مسلم)

پس سب مسلمانوں (مردوں اور عورتوں) کو چاہئے کہ اذان سننے کے بعد درود ایک بار پڑھیں

قبولیتِ دعا

۱۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی'' (ابوداود، ترمذی)

۲۔ حضرت سہیل بن سعدؓ کہتے ہیں، آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''دو دعائیں رد نہیں کی جاتیں یا کم رد کی جاتی ہیں، اذان کے وقت دعا اور لڑائی کے وقت جب دونوں لشکر مل رہے ہوں اور ایک روایت میں ہے اور بارش کے وقت'' (ابوداود، دارمی، لیکن دارمی نے بارش کا ذکر نہیں کیا)

اذان کے مسائل

۱۔ حضرت عثمان بن ابی العاصؓ کی ایک روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے ان کو انکی قوم کا امام مقرر کیا اور فرمایا: ''مقرر کرو موذن جو نہ لے اپنی اذان پر اجرت'' (احمد، ابوداود)

۲۔ ''سفر میں انسان کو چاہئے کہ وہ اذان اور تکبیر کہہ کر نماز پڑھے'' (بخاری)

۳۔ ''موذن وہ مقرر کرنا چاہئے جو بلند آواز والا ہو اور اذان بلند جگہ پر کھڑے ہو کر کہنی چاہئے'' (ابوداود)

۴۔ ''جو شخص اذان دے وہی تکبیر کہے'' (بلوغ المرام)

۵۔ ''اذان اور تکبیر کے درمیان اللہ تعالیٰ دعا قبول فرماتا ہے'' (ترمذی)

۶۔ ''اذان اور اقامت کے درمیان اتنا فاصلہ رکھو کہ کھانے والا کھانے سے فارغ ہو جائے'' (ترمذی)

مسجد کے آداب

مسجد اسلام کے نشانات میں سے ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے مخصوص ہے۔ عبادت اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہے جو جگہ عبادت کے لئے مقرر کی جائے وہ یقیناً افضل ہوگی۔ وہ بھی قرب الٰہی کا ذریعہ ہوگی۔ آنحضرت ﷺ نے مساجد کو جنت کے باغوں سے تعبیر فرمایا ہے۔ مسجد کو پاک صاف رکھنا چاہئے اور اس میں کوڑا کرکٹ اور گندگی وغیرہ نہیں ڈالنی چاہئے۔ بدبودار چیز استعمال کرنے کے بعد مسجد میں نہیں داخل ہونا چاہئے جیسے پیاز، لہسن اور مولی وغیرہ۔ اسی طرح مسجد میں شور کرنا، بلا ضرورت دنیا کی باتیں کرنا، سودا سلف کی باتیں کرنا، گندے اشعار پڑھنا سب منع ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ یہ مساجد اللہ کے ذکر اور نماز کے لئے بنائی گئی ہیں۔ جب مسجد میں آؤ تو اللہ کا ذکر کرو۔ مسجد کی آبادی عمارت کی خوبصورتی سے نہیں بلکہ نمازیوں کی کثرت اور مسجد کو صاف ستھرا رکھنے سے ہوتی ہے۔

مقیم حضرات کے لئے افضل ہے کہ وہ گھر سے وضو کر کے مسجد میں تشریف لائیں۔ اس کا ثواب حج کرنے والے کے برابر ہے۔ (رواہ ابوداود)

۔ حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کے لئے مسجد بنائے، اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا'' (بخاری، مسلم)

۱۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''شہروں میں سب سے محبوب جگہیں اللہ کے نزدیک مسجدیں ہیں اور سب سے ناپسندیدہ ان کے بازار ہیں'' (مسلم)

۲۔ حضرت ابی قتادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی تمہارا مسجد میں داخل ہو پس چاہئے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت (تحیۃ المسجد) پڑھ لے'' (بخاری، مسلم)

۴۔ حضرت بریدہؓ کہتے ہیں، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے خوشخبری دے اندھیروں میں نماز کے لئے مسجد کی طرف چلنے والوں کو ساتھ نور کے قیامت کے دن'' (ترمذی)

۵۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین مساجد کے سوا

زیارت کے لئے سفر نہ کیا جائے۔ مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور میری مسجد (مسجد نبویؐ)
(بخاری، مسلم)

۶۔ مسجد حرام میں ایک نماز پڑھنے کا ثواب ایک لاکھ کے برابر، مسجد اقصیٰ میں پانچ
نمازوں کے برابر اور مسجد نبویؐ میں ایک ہزار نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔(یہ اجر
حساب سے ہے)

۷۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جو شخص صبح اور شام مسجد میں جائے۔ اللہ تعالیٰ ا
کی مہمانی کا سامان جنت میں تیار فرماتے ہیں۔ (بخاری، مسلم)

۸۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں سات مقام پر نبی ﷺ نے نماز ادا کرنے سے منع فرمایا۔
(۱) کوڑے کی جگہ (۲) جانور ذبح ہونے کی جگہ (۳) قبرستان (۴) وسط راستہ (
حمام (۶) اونٹ باندھنے کی جگہ (۷) بیت اللہ کی چھت پر (ترمذی)

۹۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ کو
کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا ہے" (بخاری، مسلم)

۱۰۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو مسلمان یہ سن پا
کہ کوئی شخص مسجد میں اپنی گم شدہ چیز تلاش کر رہا تھا تو یہ کہہ دے کہ اللہ تجھے یہ واپس
کرے، مسجدیں اس لئے نہیں بنائی گئیں" (مسلم)

۱۱۔ حضرت ابوہریرہؓ نقل کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: "جس شخص کو مسجد
خرید و فروخت کرتے دیکھو تو کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ تیری تجارت میں نفع نہ دے" (نسا
ترمذی)

۱۲۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مسجد میں تھوکنا گناہ ہے، اس کا ک
یہ ہے کہ تھوک کو دفن کر دے" (بخاری، مسلم)

۱۳۔ حضرت حکیم بن حزامؓ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مسجدوں میں نہ حدود
کئے جائیں اور نہ ان میں قصاص لیا جائے" (ابوداود، احمد)

۱۴۔ حضرت ابو اسیدؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی تمہارا مسجد میں داخل ہو تو یہ پڑھے: "أَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ" (رواہ مسلم)

ترجمہ: ''یا الٰہی میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے''

۱۵۔ حضرت ابو اسیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی تمہارا نکلے مسجد سے تو یہ کلمات پڑھے: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ" (رواہ مسلم)

ترجمہ: ''یا الٰہی تحقیق میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں''

نمازی کے سامنے سترہ قائم کرنا

۱۔ حضرت ابوجہیم بن حارثؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نمازی کے سامنے گزرنے والے کو اگر یہ معلوم ہو جائے کہ نماز کے سامنے سے گزرنے سے کتنا گناہ ہے تو اس کو چالیس سال کھڑا رہنا پسند ہو'' (بخاری، مسلم)

۲۔ حضرت سبرہ ابن معبد جہنیؓ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نماز میں سترہ (ضرور قائم) کرو (اور کچھ نہ ملے) تو تیر ہی سہی۔ (بروایت حاکم)

۳۔ حضرت ابوذر غفاریؓ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کی نماز کو جب اس کے سامنے سترہ نہ ہو (اونٹ کے کجاوے کے پچھلے حصے کے برابر) عورت، گدھا اور سیاہ کتا خراب کر دیتے ہیں'' (رواہ مسلم)

۴۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جب کوئی شخص نماز ادا کرنے لگے تو اپنے سامنے کوئی چیز رکھ لے، اگر کچھ نہ ملے تو لاٹھی ہی کھڑی کر لے اگر لاٹھی بھی نہ ہو تو خط کھینچ لے، اس کے بعد گزرنے والا اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا'' (احمد و ابن ماجہ)

نماز باجماعت کی فضیلت

۱۔ ﴿وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ﴾ ''رکوع کرو ساتھ رکوع کرنیوالوں کے'' (قرآن پاک)

۲۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''باجماعت نماز کا ثواب گھر کی نماز اور بازار کی نماز سے پچیس گنا زیادہ ہوتا ہے اور یہ اس طرح کہ جب انسان وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے اور مسجد میں صرف نماز کی نیت سے جائے وہ جو قدم اٹھائے گا۔ اس کے عوض اس کا ایک درجہ اور گناہ معاف ہوگا اور جب نماز پڑھے تو جب تک نماز کی جگہ بیٹھا رہے۔ فرشتے اس پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں کہ اے اللہ! اس پر رحمت کر۔ اس کو معاف فرما دے اور جب تک تم نماز کا انتظار کرتے ہو تو تم نماز میں ہی ہوتے ہو'' (بخاری، مسلم)

۳۔ اس حدیث کو ابوداود، ترمذی اور ابن ماجہ نے بھی روایت کیا ہے، اس مضمون کی ایک

حدیث امام مالکؒ نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ جماعت کی نماز دوسری نماز پر ستائیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ (جہری نمازوں میں ستائیس درجے اور سری نمازوں میں پچیس درجے)

۴۔ نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا واجب ہے۔ بلاعذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گنہگار ہے اور ترک کا عادی سخت گنہگار اور سزا کا مستحق ہے۔ جمعہ اور عیدین میں جماعت شرط ہے۔ اور تراویح میں سنت کفایہ۔

ترک جماعت کے عذر

''سخت سردی، سخت تاریکی، سخت بارش ہو۔ راستہ میں شدید کیچڑ، آندھی ہو، چوری ہونے کا خوف، کسی دشمن یا ظالم کا خوف، پاخانہ پیشاب کی شدید حاجت، بھوک کی حالت میں کھانا سامنے ہو، تیمارداری۔ ان سب صورتوں میں تندرست لوگوں کو بھی ترک جماعت کی اجازت ہے۔''

نماز باجماعت کی اہمیت

۵۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میں نے یہ سوچا کہ میں لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں جب وہ جمع ہوجائیں تو نماز کے لئے اذان کا حکم دوں اس کے بعد کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں خود ان لکڑیوں کے ذریعہ ان لوگوں کے گھروں کو آگ لگا دوں جو جماعت میں شامل نہ ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر کسی کو یہ علم ہوجائے کہ اس کو گوشت لگی ہوئی ہڈی مل جائے گی یا ایک بازو گوشت کا مل جائے گا تو عشاء کی نماز میں (فوراً) شریک ہوجائے گا‘‘ (بروایت بخاری، مسلم)

۶۔ حضرت ابوہریرہؓ سے منقول ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ’’عشاء اور فجر کی نماز منافقین پر بہت بھاری ہوتی ہیں۔ اگر ان لوگوں کو یہ معلوم ہوجائے کہ ان نمازوں کا کیا اجر ہے تو گھٹنوں کے ذریعہ گھسٹتے ہوئے آئیں‘‘ (بروایت بخاری، مسلم)

۷۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ’’جو شخص اذان سنے پھر نماز کو نہ آئے۔ اس کی نماز (گھر میں) نہیں ہوتی مگر یہ کہ کوئی عذر ہو‘‘ (بروایت ابن ماجہ و دارقطنی و ابن حبان و حاکم)

نماز کی شرائط

۱۔ طہارت یعنی نمازی کا بدن اور کپڑے پاک ہونا۔

۲۔ نماز کی جگہ کا پاک ہونا۔

۳۔ ستر یعنی جسم کا وہ حصہ جس کا چھپانا فرض ہے۔ مرد کے لئے ناف سے لے کر گھٹنے تک اور عورت کے لئے ہاتھوں، پاؤں اور چہرہ کے سوا سارا بدن ڈھانپنا۔

۴۔ استقبالِ قبلہ یعنی منہ اور سینہ قبلہ کی طرف ہو۔

۵۔ نماز کا وقت ہونا۔

۶۔ نیت کرنا، دل سے نیت کرنا کافی ہے۔

فرائض نماز

۱۔ تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہنا۔

۲۔ قیام۔یعنی کھڑے ہو کر نماز پڑھنا۔ بلا عذر بیٹھ کر نماز پڑھنا منع ہے۔

۳۔ قرأت یعنی قرآن سے تلاوت کم از کم ایک آیت پڑھنا فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں، وتر اور نفل کی ہر رکعت میں فرض ہے۔

۴۔ رکوع کرنا۔

۵۔ سجدہ کرنا۔

۶۔ قعدہ آخیرہ یعنی نماز پوری کر کے التحیات میں بیٹھنا۔

۷۔ خروج نماز یعنی دونوں طرف سلام پھیرنا۔

تشریح: اگر ان فرضوں میں ایک بھی رہ جائے تو نماز نہیں ہوتی اگرچہ سجدہ سہو بھی کر لے۔

تعداد رکعات نماز

نمازِ فجر: ۲ سنت مؤکدہ۔۲ فرض =کل ۴ رکعات

نماز ظہر: ۴ سنت مؤکدہ۔۴ فرض۔۲ سنت =کل ۱۰ رکعات

نماز عصر: ۴ فرض =کل ۴ رکعات

نماز مغرب: ۳ فرض۔۲ سنت مؤکدہ =کل ۵ رکعات

نماز عشاء: ۴ فرض۔۲ سنت مؤکدہ۔۳ وتر =کل ۹ رکعات

نوٹ: نوافل اضافی عبادت ہے۔ یہ کسی نماز کا باقاعدہ حصہ نہیں ہیں۔نوافل کی بڑی فضیلت ہے اور قرب خداوندی کا بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ انہیں جب چاہیں اور جتنی تعداد میں چاہیں ادا کریں۔

اسی طرح وتر نماز عشاء کا حصہ نہیں بلکہ نماز تہجد کا حصہ ہیں ۔رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کی سہولت کے لئے ان کو عشاء کی نماز کے ساتھ پڑھنے کی اجازت فرما دی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی نماز کا طریق

۱۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ تکبیر اور سورۃ فاتحہ سے نماز شروع فرماتے تھے اور جب رکوع میں جاتے تو نہ سر کھڑا رکھتے اور نہ ہی نیچا کر دیتے بلکہ اس کے درمیان رکھتے، اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو جب تک سیدھے کھڑا نہ ہو جاتے سجدہ نہ فرماتے اور جب سجدہ سے اٹھتے تو جب تک اطمینان سے بیٹھ نہ جاتے دوسرا سجدہ نہ کرتے اور ہر دو رکعتوں کے بعد بیٹھتے اور التحیات کہتے اور بایاں پاؤں بچھا دیتے اور دایاں کھڑا رکھتے اور شیطان کے عقبہ سے منع فرماتے اور درندوں کی طرح بازو پھیلانے سے منع فرماتے اور سلام کہہ کر نماز ختم فرما دیتے۔ (مسلم)

عقبہ شیطان کا مطلب ہے کہ آدمی اپنی پیٹھ پر بیٹھ جائے اور اپنی پنڈلیاں کھڑی کرے اور ہاتھوں کو زمین پر پھیلا دے۔

۲۔ حضرت ابوحمید ساعدیؓ نے دس صحابہؓ میں فرمایا: ''میں آنحضرت ﷺ کی نماز کو آپ حضراتؓ سے زیادہ جانتا ہوں۔ انہوں نے کہا اسے بیان کرو۔ آپؓ نے فرمایا: جب آپؐ نماز کے لئے قیام فرماتے تو کندھوں کے برابر اٹھاتے تکبیر کہتے، قرات پڑھتے پھر تکبیر کہہ کر کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے۔ پھر رکوع کرتے اور ہاتھ گھٹنوں پر رکھ دیتے پھر پشت ہموار کر لیتے، نہ سر نیچے کرتے نہ اونچا کرتے پھر سر اٹھاتے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے اور کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے اور سیدھے کھڑے ہو جاتے پھر اللہ اکبر کہہ کر زمین کی طرف جھکتے اور سجدہ فرماتے اور ہاتھوں کو اپنے دونوں پہلوؤں سے الگ رکھتے اور پاؤں کی انگلیاں کھول دیتے، پھر سر اٹھاتے اور بایاں پاؤں دوہرا کر کے اس پر بیٹھ جاتے پھر سیدھے ہو جاتے ہر ہڈی اپنی جگہ پر آجاتی پھر سجدہ کرتے پھر اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھاتے اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جاتے پھر سیدھے ہو جاتے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آجاتی، پھر اٹھ کر دوسری رکعت اسی طرح ادا فرماتے پھر جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے جس طرح شروع نماز میں کیا تھا پھر باقی نماز بھی اسی طرح ادا فرماتے۔ یہاں

تک کہ جب آخری سجدہ فرماتے تو بایاں پاؤں دوہرا کر لیتے اور دائیں جانب پیٹھ کے بل بیٹھ جاتے پھر سلام کہتے۔ تمام صحابہؓ نے فرمایا تم نے صحیح فرمایا۔ واقعی آپ ﷺ اسی طرح نماز ادا فرماتے تھے۔ (ابوداود، دارمی، ترمذی، ابن ماجہ میں اس کا مفہوم موجود ہے)

ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوداود کی روایت میں ہے جو ابوحمید سے مروی ہے پھر رکوع کیا اور گھٹنوں پر قبضہ کئے ہوئے رہے اور ہاتھوں کو تن کر رکھا اور دونوں پہلوؤں سے الگ رکھا اور فرمایا پھر سجدہ کیا اور اپنی ناک اور پیشانی کو زمین پر رکھا اور ہاتھ دونوں پہلوؤں سے الگ رکھے اور دونوں کندھوں کے برابر رکھے۔ دونوں رانوں کو کھلا رکھا۔ ان پر پیٹ کا بوجھ نہ ڈالا۔ پھر فارغ ہو کر بیٹھ گئے اور بایاں پاؤں پھیلا دیا اور دائیں پاؤں کو قبلہ رخ کر دیا اور دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر رکھا اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھا اور سبابہ انگلی سے اشارہ فرمایا اور ایک دوسری روایت اسیؓ سے مروی ہے کہ جب دو رکعتوں میں بیٹھتے تو بائیں قدم پر بیٹھتے اور دایاں کھڑا رکھتے جب آخری رکعت میں قعدہ میں بیٹھتے تو بایاں پاؤں آگے کر لیتے اور دوسرا قائم فرماتے اور مقعد کے سہارے بیٹھتے۔ (بخاری)

تشریح: حضرت ابوحمید ساعدیؓ کی بیان کردہ حدیث نماز کے لئے کافی ہے۔ اس حدیث میں نماز کی پوری کیفیت بیان کر دی گئی ہے۔ نمازی کو چاہئے کہ اس حدیث پر اپنی نماز کی بنیاد رکھے۔

ائمہ سنت میں نماز کی بعض جزئیات میں اختلاف ہے لیکن یہ اختلاف کفر و اسلام کا نہیں۔ ائمہ حدیث اور بعض دوسرے امام رکوع کے وقت دو رکعتوں سے اٹھتے وقت رفع الیدین کرتے ہیں۔

احناف میں اس کا رواج نہیں۔ بعض فاتحہ کے بعد کلمہ آمین اونچی آواز سے کہتے ہیں اور بعض آہستہ مگر اس سے ادائیگی نماز میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

غور طلب باتیں

حضرت ابو حمید ساعدیؓ کی بیان کردہ حدیث سے جو موٹی موٹی باتیں سامنے آتی ہیں وہ یہ ہیں:

۱۔ جب آپ ﷺ تکبیر تحریمہ سے نماز شروع کرتے تو دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے اور قیام فرماتے۔

۲۔ رکوع میں جاتے وقت بھی رفع الیدین کرتے۔

۳۔ رکوع میں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے اور سر کو ہموار رکھتے۔

۴۔ رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه کہتے اور رفع یدین کرتے اور قومہ میں پہنچ جاتے۔

۵۔ قومہ میں سیدھے کھڑے ہو جاتے اور اطمینان سے کھڑے ہوتے۔

۶۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں جاتے اور اپنے دونوں ہاتھ دونوں پہلوؤں سے دور رکھتے اور دونوں پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ رکھتے۔

۷۔ پھر اپنا سر سجدے سے اٹھاتے اور بایاں پاؤں بچھا لیتے اور اس پر بیٹھتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے اور اطمینان سے جلسہ میں بیٹھتے۔ پھر اسی طرح دوسرا سجدہ کرتے اور جلسہ استراحت کرتے۔ پھر اسی طرح دوسری رکعت میں کرتے۔

۸۔ پھر جب کھڑے ہوتے دو رکعت پڑھ کر (یعنی تشہد کے بعد) اللہ اکبر کہتے اور رفع یدین کرتے۔

۹۔ آخری رکعت میں سجدوں کے بعد قعدہ میں اس طرح بیٹھتے کہ دایاں پاؤں انگلیوں پر وزن ڈال کر کھڑا کرتے اور بایاں پاؤں اس کے نیچے بچھا دیتے اور دونوں سرین پر بیٹھ جاتے۔

مسنون نماز کی مفصل ترکیب

۱۔ تکبیر تحریمہ

نماز کی نیت کے ساتھ قبلہ رو ہو کر اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھائیں۔ ہاتھ اٹھاتے وقت ہتھیلیاں قبلہ رخ ہوں اور انگلیاں کشادہ اور کھلی ہوں، پھر بائیں ہاتھ کی کلائی پر دایاں ہاتھ کی کلائی رکھیں اور سینے پر باندھ لیں۔

۱۔ ''حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ لوگوں کو (رسول اللہ ﷺ کی طرف سے) یہ حکم دیا جاتا تھا کہ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں کلائی پر رکھیں'' (بخاری شریف)

۲۔ حضرت ہلب صحابیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سینے پر ہاتھ رکھے ہوئے دیکھا۔ (مسند احمد)

۳۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع جانے کے لئے تکبیر کہتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو اسی طرح ہاتھ اٹھاتے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہتے اور سجود میں ایسا نہیں کرتے تھے۔ (بخاری، مسلم)

قیام اور قرأت

۱۔ حضرت جابرؓ نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''وہ نماز افضل ہے جس میں قیام لمبا ہو'' (رواہ مسلم)

تشریح: البتہ نماز باجماعت میں امام کو مقتدیوں کا خیال رکھتے ہوئے قیام کرنا چاہیے۔

۲۔ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ تکبیر اور قرأت کے درمیان سکوت فرماتے تھے۔ میں نے عرض کیا حضرتؐ میرے ماں، باپ آپؐ پر قربان ہوں۔ آپؐ تکبیر اور قرأت کے درمیان خاموشی میں کیا کہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: میں یہ دعا پڑھتا ہوں۔

"اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ

الدَّنَسِ۔ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ" (متفق علیہ)

ترجمہ: "اے اللہ مجھے گناہوں سے اس قدر دور رکھ کہ جس قدر مشرق اور مغرب میں دوری ہے۔ اے اللہ مجھے گناہوں سے اس طرح صاف فرما جیسے سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ میرے گناہوں کو پانی اور برف اور اولوں سے دھو دے" (بخاری، مسلم)

۳۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: جب آنحضرتﷺ نماز شروع فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:
"سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ" (رواہ الترمذی وابوداود)

ترجمہ: "اے اللہ تو اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے، تیرا نام برکت والا ہے اور تیرا مرتبہ بہت اونچا ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں"

۴۔ حضرت سمرۃ بن جندبؓ نے فرمایا، مجھے آنحضرتﷺ کی نماز میں دو سکتے یاد ہیں۔ ایک سکتہ تکبیر کے بعد اور ایک سکتہ جب فاتحہ سے فارغ ہوتے۔ حضرت ابن کعبؓ نے ان کی تصدیق فرمائی۔ (ابوداود، ترمذی)

۵۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرتﷺ جب دوسری رکعت سے اٹھتے تھے تو قرأت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ سے شروع کرتے تھے اور سکتہ نہ فرماتے" (مسلم)

۶۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرتﷺ نے فرمایا: "جو آدمی سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی" (بخاری، مسلم)

۷۔ امام احمد، ابوداود، ترمذی، ابن حبان کی دوسری روایت میں آیا ہے کہ حضورﷺ نے فرمایا: "غالباً تم لوگ امام کے پیچھے بھی پڑھتے ہو۔ صحابہؓ نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: سوائے سورہ فاتحہ کے کچھ نہ پڑھا کرو۔ کیونکہ اسکے بغیر نماز نہیں ہوتی" (بلوغ المرام)

۸۔ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے نماز پڑھی اور نہ پڑھی اس میں الحمد شریف پس وہ نماز ناقص ہے۔ کہا اس کو تین بار نہیں پوری ہوتی نماز (بغیر فاتحہ کے) حضرت ابوہریرہؓ سے پوچھا گیا۔ تحقیق ہم ہوتے ہیں پیچھے امام کے (یعنی پھر بھی پڑھیں) کہا انہوں نے پڑھو اسی کو دل میں (رواہ مسلم)

۹۔ امام احمدؒ ونسائی وابن خزیمہ کی روایت میں آیا ہے کہ بسم اللہ کو بلند آواز سے نہ پڑھتے" (بلوغ المرام)

۱۰۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم لوگ الحمد للہ شروع کیا کرو تو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ لیا کرو۔ یہ بھی اس کی ایک آیت ہے۔" (بروایت دار قطنی)

۱۱۔ حضرت ابوہریرہؓ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سورہ فاتحہ ختم کر لیتے تو بلند آواز سے آمین فرمایا کرتے (بروایت دار قطنی بسند حسن، ابوداود، ترمذی)

۱۲۔ حضرت ابوقتادہؓ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ہمارے ہمراہ نماز ادا فرماتے تو ظہر اور عصر میں پہلی دو رکعتوں کے اندر سورہ فاتحہ اور دوسری دو سورتیں تلاوت فرماتے کبھی کبھی ایک آدھ آیت ہم کو سنائی دیتی، پہلی رکعت دوسری رکعت سے طویل ہوتی۔ دوسری دو رکعتوں میں صرف فاتحہ پڑھتے۔ (بروایت بخاری، مسلم)

۱۳۔ حضرت سلیمان ابن یسارؓ سے منقول ہے کہ فلاں شخص ظہر کی دو رکعتیں طویل کرتے اور عصر کی اول دو رکعتیں چھوٹی ہوتیں۔ مغرب میں قصار مفصل (سورہ لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سے لے کر آخر قرآن تک کی سورتیں) اور عشاء میں اوساط مفصل اور فجر میں طوال مفصل تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ حضرت ابوہریرہؓ نے (ان کے متعلق) فرمایا کہ ان کی نماز سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کے مشابہ ہے میں نے اس سے زیادہ مشابہ کسی اور کی نماز نہیں دیکھی۔ (بروایت نسائی بسند صحیح۔ بلوغ المرام)

(اوساط مفصل سورہ البروج سے لے کر لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ تک اور طوال مفصل سورہ حجرات سے لے کر سورہ بروج تک ہیں)

۱۴۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں اول رکعت میں (الم تَنْزِیْل) السجدۃ اور دوسری رکعت میں (هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ) دہر تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

۱۵۔ حضرت جبیر بن مطعمؓ روایت کرتے ہیں کہ سنا میں نے رسول اللہ کو۔ پڑھتے تھے نماز

مغرب میں سورہ طور۔ (بخاری، مسلم)

۱۶۔ حضرت جابر بن سمرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے نماز فجر میں سورہ "قٓ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ" اور مانند اس کے (رواہ مسلم) اس کے بعد آپ ﷺ نے نماز میں تخفیف فرمادی (مسلم)

۱۷۔ حضرت عمرو بن حرثؓ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ کو پڑھتے تھے نماز فجر میں وَالَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ (یعنی إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ) (رواہ مسلم)

۱۸۔ حضرت معاذؓ بن عبداللہ جہنی کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پڑھی سورہ إِذَا زُلْزِلَتْ نماز صبح میں دونوں رکعتوں میں (ابوداود)

۱۹۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے سفر میں نماز صبح میں قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھی۔ (احمد، ابوداود، نسائی)

۲۰۔ حضرت براءؓ روایت کرتے ہیں کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو پڑھتے تھے عشاء میں وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ اور میں نے حضور اکرم ﷺ سے زیادہ خوش آواز کسی کو نہیں سنا۔ (بخاری، مسلم)

۲۱۔ حضرت معاذ بن جبلؓ نے عشاء کی نماز میں سورہ بقرہ پڑھی۔ مقتدیوں میں سے تھکے ماندے ایک شخص نے لمبی قرأت کی تاب نہ لا کر سلام پھیر دیا اور اپنی نماز الگ پڑھ لی۔ اور حضورؐ سے شکایت کی۔ حضور ﷺ نے حضرت معاذؓ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: "اے معاذؓ! کیا تو لوگوں کو تو فتنے میں ڈالنے والا ہے۔ پڑھ! (عشاء میں) وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا، وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى اور سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى۔ (بخاری۔ مسلم)

تشریح: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نماز میں مقتدیوں کے حالات کے پیش نظر تخفیف کرنی آپؐ کی سنت ہے۔

۲۲۔ حضرت جابر بن سمرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے ظہر میں وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى اور ایک روایت میں ہے کہ پڑھتے تھے سورہ اعلیٰ اور پڑھتے تھے عصر میں

بھی مانند اس کی۔(مسلم)

۲۳۔ حضرت جابر بن سمرہؓ کی ایک روایت میں ہے کہ حضور انور ﷺ ظہر اور عصر کی نماز وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ اور وَالسَّمَآءِ وَ الطَّارِقِ پڑھتے تھے۔(ابوداود)

۲۴۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔جس کی آمین ملائکہ کی آمین سے موافق ہوگئی اس کے گزشتہ گناہ معاف کردیئے گئے۔(بخاری، مسلم)

۲۵۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ صبح کی دو رکعتوں میں (سنت) میں سورہ الکافرون اور سورہ اخلاص پڑھتے تھے۔(مسلم)

۲۶۔ حضرت وائل بن حجرؓ فرماتے ہیں، میں نے آنحضرت ﷺ کو سنا آپ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ کہتے تو آمین کہتے اور آواز لمبی کرتے۔
(ترمذی، ابوداود، دارمی، ابن ماجہ)

نماز کے دوران اگر قرأت میں یہ آیات پڑھیں یا سنیں تو ان آیات کے جواب دینے چاہیں:

۱۔ حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى پڑھتے (اپنے بلند مرتبہ رب کی پاکی بیان کرو) تو (تعمیل حکم میں) سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھتے (میں اپنے بلند مرتبہ رب کی پاکی بیان کرتا ہوں)
(احمد، ابوداود)

۲۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں، آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "جو شخص وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ پڑھے اور "اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ" تک پہنچے تو اسے کہنا چاہیے۔"بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ" (کیوں نہیں۔میں اس پر شاہد ہوں) اور جب سورہ قیامت پڑھے اور "اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى" (کیا اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کرنے پر قادر نہیں) تک پہنچے تو کہے بَلٰى (کیوں نہیں) اور

جب سورہ مرسلات پڑھے اور یومنون تک پہنچے تو اسے اٰمَنَّا بِاللّٰہِ کہنا چاہیے (ہم اللہ پر ایمان لائے) (ابوداود۔ترمذی)

تشریح: ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جو آدمی ان آیات کو پڑھے وہ جواب بھی دے (خواہ نماز سے باہر ہو یا نماز میں۔خواہ نماز نفل ہو یا فرض)

امام شافعیؒ اور اہل حدیث کے نزدیک ان آیات کا جواب دینا جائز ہے اور امام ابوحنیفہؒ نے کہا ہے کہ ان آیات کا جواب نہ دے ہاں اگر نماز سے باہر ہو تو جواب دے اور امام مالکؒ نے نفلوں میں جواب دینا جائز رکھا ہے اور فرضوں میں انکار کیا ہے۔

۳۔ حضرت جابرؓ سے ترمذی شریف میں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صحابہؓ پر سورہ الرحمٰن تمام پڑھی اور صحابہؓ خاموش رہے۔حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ سورۃ میں نے جنوں پر پڑھی تو وہ تم سے جواب دینے میں اچھے تھے۔جب ہر بار میں اس آیت پر پہنچتا تھا۔ ﴿فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ﴾ (اے جن وانس اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے) تو وہ جواب میں کہتے۔﴿لَا بِشَیۡءٍ مِنۡ نِعَمِکَ رَبَّنَا نُکَذِّبُ وَلَکَ الۡحَمۡدُ﴾ (اے ہمارے رب! ہم تیری نعمتوں میں کسی چیز کا انکار نہیں کرتے، پس سب تعریف آپ کے ہی لئے ہے) (ترمذی)

۴۔ حضور اکرم ﷺ نے صحابہؓ کو فرمایا کہ سورہ غاشیۃ میں حِسَابَہُمۡ کے بعد کہیں اَللّٰہُمَّ حَاسِبۡنِیۡ حِسَابًا یَّسِیۡرًا (اے اللہ ہم سے ہمارا حساب آسان لینا) (مشکوٰۃ)

رکوع:

اب قیام سے فارغ ہو کر رکوع کریں۔رکوع میں جاتے وقت اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ کاندھوں تک اٹھائیں اور اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھیں اور اپنی پیٹھ (کمر) بالکل سیدھی رکھیں اور یہ دعائیں پڑھیں:

۱۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ خوب سمجھ لو کہ مجھ کو رکوع یا سجود کی حالت میں قرآن کی تلاوت سے منع فرمایا گیا ہے۔رکوع میں رب کی عظمت بیان کرو اور سجدے میں عاجزی اور دعا کرو، یہ موقعہ دعا قبول ہونے کا ہے" (بروایت امام مسلم)

۲۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت اتری ﴿فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ﴾ (اپنے بڑے رب کے نام کی پاکی بیان کرو) تو فرمایا حضور ﷺ نے! کرو تم اس آیت کی تعمیل اپنے رکوع میں اور اپنے رکوع میں یہ پڑھو: ﴿سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ﴾ (پاک ہے میرا رب عظیم)

۳۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ اپنے رکوع میں اکثر کہتے تھے یہ دعا:

"سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ. اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ" (پاک ہے تو اے اللہ پروردگار ہمارے اپنی تعریف کے ساتھ۔ اے اللہ مجھے بخش دے) (بخاری، مسلم)

۴۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ رکوع اور سجود میں یہ دعا پڑھتے تھے:

"سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ" (بہت پاک، نہایت پاک ہے پروردگار ہمارا۔ فرشتوں کا اور روح کا) (صحیح مسلم)

۵۔ حضرت عوف بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع میں یہ پڑھتے تھے:

"سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ" (پاک ہے اللہ طاقتور، بادشاہت برتری اور عظمت والا) (نسائی)

تشریح: ان دعاؤں میں سے آپ جونسی چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔ ایک سے زیادہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

۶۔ حضرت براء بن عازبؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کا رکوع۔ سجدہ اور دو سجدوں کے درمیان کا وقفہ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے (قیام اور قعود کے علاوہ) سب برابر ہوتے ہیں۔ (بخاری، مسلم)

قومہ

۱۔ اب آپ رکوع سے سر اٹھائیں اور رفع الیدین کرتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جائیں اور یہ پڑھیں:

"سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" (بخاری)

مقتدی حضرات یہ کہیں:

"رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ" (اے ہمارے پروردگار تیرے لئے تعریف ہے اور بہت تعریف پاک اور برکت کی گئی ہیں اسی میں) (بخاری)

حضرت رفاء بن رافعؓ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔ جب حضور ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا تو آپؐ نے فرمایا: "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" پس کہا ایک شخص نے کہ تھا پیچھے آپؐ کے (مقتدی) "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ" پھر جب حضور ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا۔ کون تھا بولنے والا یہ کلمات۔ اس آدمی نے کہا میں نے۔ آپؐ نے فرمایا: میں نے تیس سے کچھ اوپر فرشتوں کو دیکھا جو ان کلمات کو پہلے لکھنے کے اجر میں جلدی کر رہے تھے۔ (بخاری)

۳۔ حضرت عبداللہؓ بن ابی اوفی روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ رکوع سے کمر اٹھاتے تو یہ فرماتے (قومہ میں) "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْأُ السَّمٰوَاتِ وَمِلْأُ الْاَرْضِ وَمِلْأُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ" (اللہ نے سن لیا واسطے اس کے جس نے تعریف کی اس کی۔ اے اللہ تیرے ہی لئے ہے تعریف آسمانوں بھر اور زمین بھر اور بھرنے اس چیز کے کہ چاہے تو بعد اس کے) (رواہ مسلم)

۴۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہتے تو اتنی دیر کھڑے ہوتے ہمیں خیال ہوتا کہ آپؐ رکعت پوری کرنا بھول گئے پھر سجدہ کر کے اس قدر بیٹھتے کہ ہم سمجھتے کہ آپؐ بھول گئے۔ (مسلم)

۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب امام "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہے تو تم "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کہو (اے ہمارے رب سب تعریف تیرے ہی لئے ہے) جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہوا۔ اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (بخاری، مسلم)

تشریح: حضرت انسؓ کی روایت سے معلوم ہوا کہ حضور اکرم ﷺ قومہ میں خوب اطمینان سے کھڑے ہوتے۔ بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ رکوع کے بعد سیدھے کھڑے نہیں ہوتے اور سر اٹھاتے ہی سجدے میں چلے جاتے ہیں جو صحیح نہیں ہے۔ اسطرح سے قومہ

پورا نہیں ہوتا اور چونکہ قومہ واجب ہے اس لئے قومے کے ترک سے نماز نہیں ہوتی۔

سجدہ

قومے سے فارغ ہو کر آپ اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں چلے جائیں۔ سجدے میں جانے کے لئے پہلے دونوں گھٹنے زمین پر اور پھر دونوں ہاتھ اور پیشانی زمین پر رکھیں۔

دونوں کہنیوں کو زمین سے اونچی اور کروٹوں سے الگ کشادہ رکھیں، ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے سے ملا کر رکھیں۔ پاؤں کو کھڑا رکھیں اور پاؤں کی انگلیوں کے سرے قبلے کی طرف مڑے ہوئے رکھیں۔ رکوع اور سجدے میں اپنی کمر بالکل سیدھی رکھیں۔

۱۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مجھے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا: پیشانی پر، اور ناک کی طرف اشارہ فرمایا اور دونوں ہاتھوں پر، دونوں گھٹنوں اور دونوں قدموں پر۔ (بروایت بخاری، مسلم)

۲۔ حضرت وائل بن حجرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ سجدہ کرتے تو دونوں گھٹنے ہاتھوں سے پہلے زمین پر رکھتے اور جب سجدے سے اٹھتے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے اور ابی داود کی ایک اور روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ''جب کوئی تم سے سجدہ کرے تو اونٹ کی طرح نہ بیٹھے بلکہ اپنے ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھے'' (ابوداود، نسائی)

۳۔ حضرت ابن بحینہؓ کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نماز میں سجدہ فرمایا کرتے تو دونوں ہاتھ اتنے کھلے ہوئے ہوتے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی تھی۔ (بخاری، مسلم)

۴۔ حضرت براء ابن عازبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم سجدہ کرو تو دونوں ہتھیلیاں زمین پر رکھ لو اور دونوں کہنیاں زمین سے اٹھا لو'' (مسلم شریف)

۵۔ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دراصل بندہ اپنے رب سے نزدیک اس حال میں ہے کہ وہ سجدہ میں ہوتا ہے۔ پس سجدے میں بہت دعا کرو۔'' (مسلم)

۶۔ حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی تمہارا سجدہ

کرے تو اپنے سجدے میں کہے یہ کلمات تین بار اور یہ ادنیٰ درجہ ہے۔(ترمذی)

"سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" (پاک ہے میرا رب اعلیٰ)

۷۔ حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کثرت سے اپنے رکوع اور سجدے میں یہ کہتے:

"سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ" (پاک ہے تو اے اللہ پروردگار ہمارے ساتھ اپنی تعریف کے۔اے اللہ مجھ کو بخش دے) (بخاری، مسلم)

۸۔ حضرت عائشہؓ ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع اور سجدے میں یہ کہتے تھے۔

"سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ" (بہت پاک ہے، نہایت پاک ہے، پروردگار فرشتوں کا اور روح (جبریلؑ) کا) (مسلم)

۹۔ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے سجدے میں یہ کہتے تھے۔

"اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ وأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ" (اے اللہ! میرے سارے گناہ بخش دے، چھوٹے بڑے، پہلے اور پچھے اور ظاہر اور چھپے ہوئے) (مسلم)

جلسہ

پہلا سجدہ مکمل کر کے اللہ اکبر کہتے ہوئے بیٹھ جائیں۔اس کو جلسہ کہتے ہیں۔اپنی کمر سیدھی کرلیں اور بائیں پاؤں پر بیٹھ جائیں۔

۱۔ حضرت ابوحمید ساعدیؓ کی روایت میں ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ سجدے سے اپنا سر اٹھاتے اور موڑتے اپنا بایاں پاؤں (یعنی بچھاتے) اور اس پر بیٹھتے پھر سیدھے ہوتے یہاں تک کہ ہر ہڈی پہنچتی اپنے ٹھکانے پر، پھر دوسرا سجدہ کرتے'' (ابوداود۔ترمذی ابن ماجہ)

۲۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا۔آنحضرت ﷺ دونوں سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھا کرتے تھے: (ابوداود۔ترمذی)

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ" (اے اللہ مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما۔ مجھے ہدایت دے۔ مجھے عافیت دے اور مجھے رزق دے)

تشریح: یہ جلسہ بھی رکوع، قومے اور سجدے کی طرح واجب ہے۔ ایک شخص نے حضور اکرم ﷺ کے سامنے نماز پڑھی اور اس نے جلسے کی رعایت ملحوظ نہ رکھی۔ تو حضور ﷺ نے اس کو فرمایا: پھر جا اور نماز پڑھ۔ پس تحقیق تو نے نماز نہیں پڑھی۔ (بخاری، مسلم)

دوسرا سجدہ۔ جلسے سے فارغ ہو کر اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرا سجدہ کریں اور پہلے سجدے کی طرح تسبیح اور دعائیں پڑھیں اور پھر بیٹھ کر اٹھیں اب آپ کی ایک رکعت مکمل ہو گئی اور اٹھ کر دوسری رکعت پڑھیں۔

دوسری رکعت:

دوسری رکعت میں کھڑے ہو کر آپ سورہ فاتحہ اور قرآن سے کچھ حصہ تلاوت کر کے بدستور رکوع، قومہ، سجدہ، جلسہ اور دوسرے سجدے کے بعد اٹھ کر اپنے بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں اور دایاں پاؤں کھڑا رکھیں اور اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں گھٹنے یا دائیں ران پر رکھیں اور اپنا بایاں ہاتھ اپنے بائیں گھٹنے یا بائیں ران پر رکھیں (دونوں طرح جائز ہے) اس بیٹھنے کو قعدہ نماز بھی کہتے ہیں۔ اب آپ نے تشہد یعنی التحیات پڑھنی ہے۔

۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "پس جب کوئی تمہارا نماز میں بیٹھے (قعدہ میں) پھر اسے چاہئے کہ یہ پڑھے:۔

"اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ" (متفق علیہ)

ترجمہ: "تمام زبانی عبادتیں، بدنی عبادتیں اور مالی عبادتیں صرف اللہ ہی کے لئے ہیں۔ سلامتی ہو، آپؐ پر اے نبیؐ اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں، سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ حضرت محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں"

قعدہ تشہد میں بیٹھ کر جب التحیات پڑھتے ہوئے کلمہ شہادت پر پہنچیں تو انگشت شہادت (انگوٹھے سے ساتھ والی انگلی) اٹھائیں۔

انگلی اٹھانے کا طریقہ

۱۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ تشہد کے لئے قعدہ فرماتے سیدھا دست مبارک سیدھے زانو (ران) پر اور الٹا دست مبارک الٹے زانو پر رکھ لیتے اور ۵۳ کے عدد کا حلقہ بنا کر شہادت کی انگلی سے اشارہ فرماتے۔ (بروایت مسلم)

۲۔ مسلم کی دوسری روایت میں اس طرح آیا ہے کہ ہاتھ کی سب انگلیاں بند کر لیتے اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی (شہادت کی انگلی) سے اشارہ فرماتے۔ (بلوغ المرام)

تشریح: حضرت ابن عمرؓ کی اس حدیث کو احمد اور نسائی نے بھی روایت کیا ہے۔ ترپن (۵۳) کے عدد بنانا یہ ہے کہ انگوٹھے کو ساتھ والی انگلی سبابہ کی جڑ پر رکھے اور باقی تین انگلیوں کو بند رکھے۔ انگلی سے تشہد کے وقت اشارہ کرنا سنت ہے۔ اور اشارہ إلا الله کہتے وقت کرنا چاہئے پھر تشہد کے بعد آخر دعا تک اسی طرح انگلی کو کھڑا رکھنا چاہئے اور صرف دائیں ہاتھ کی انگلی سے اشارہ کرے اور سنت یہ ہے کہ اشارہ کرتے وقت اپنی نظر انگلی پر رکھے۔

تیسری اور چوتھی رکعت:

اگر آپ چار رکعتوں والی نماز پڑھ رہے ہیں تو قعدہ مکمل کر کے اللہ اکبر کہتے ہوئے کھڑیں ہو جائیں اور تیسری اور چوتھی رکعت بدستور پڑھ کر آخری قعدہ میں بیٹھ جائیں۔ آخری قعدہ میں بیٹھتے وقت دائیں پاؤں کھڑا رکھیں اور اپنا بایاں پاؤں دائیں طرف آگے کر لیں اور دونوں سریں (مقعد) پر بیٹھ جائیں۔

آخری قعدہ:

جب آپ آخری قعدے میں بیٹھیں تو پہلے التحیات پڑھیں اور رفع سبابہ (انگلی اٹھانا) بھی کریں۔ اس کے بعد یہ درود شریف پڑھیں:

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْـرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ" (بخاری)

۱۔ حضرت ابو مسعودؓ کا بیان ہے کہ بشیر ابن سعدؓ نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ۔ اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ آپؐ پر درود پڑھیں لہذا اس کی کیا صورت ہے۔ کس طرح پڑھیں۔ آنحضرت ﷺ اولاً خاموش رہے۔ اس کے بعد فرمایا: اس طرح کہو: "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ" آخر تک اور سلام بھیجنا تم کو معلوم ہو چکا ہے۔ (بروایت مسلم)

۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "جو شخص مجھ پر ایک دفعہ صلوٰۃ کہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو دس گنا اجر عطا فرماتا ہے" (مسلم، ابوداود، ترمذی، نسائی)

۳۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں۔ دعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے۔ آسمان کی طرف نہیں جاتی یہاں تک کہ تم آپؐ پر صلوٰۃ پڑھو۔ (ترمذی)

<u>نماز کی دعائیں</u>

درود شریف پڑھنے کے بعد ان دعاؤں میں سے جو حضور اکرم ﷺ سے ثابت ہیں، دعائیں پڑھیں۔ ان کو یاد کرنے کی کوشش کریں۔

۱۔ حضرت ابوبکرؓ روایت کرتے ہیں، میں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا آپؐ مجھے کوئی دعا سکھائیں جو میں نماز میں پڑھوں۔ آپؐ نے فرمایا: یہ دعا پڑھو:۔

"اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ"

ترجمہ: "اے اللہ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا بہت ظلم اور تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا پس اپنی بخشش کے ذریعے سے مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ بے شک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے" (بخاری، مسلم)

۲۔ حضرت عائشہؓ روایت کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں یہ دعا مانگتے تھے:

"اللّٰھُمَّ إِنّی أَعُوذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ۔ أَللّٰھُمَّ إِنّی أَعُوذُ بِكَ مِنَ المأثَمِ وَمِنَ الْمَغْرَمِ" (بخاری، مسلم)

ترجمہ: "اے اللہ بیشک میں پناہ مانگتا ہوں۔ تیرے ساتھ عذاب قبر سے اور پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ دجال کے فتنے سے اور پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ فتنہ زندگی سے اور فتنہ موت سے۔ اے اللہ! تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ گناہ سے اور قرض سے"
(بخاری، مسلم)

(کسی نے کہا۔ جناب قرض سے بہت پناہ مانگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب انسان مقروض ہوتا ہے تو جھوٹی بات کرتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے) (بخاری، مسلم)

۳۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "جب تم آخری تشہد سے فارغ ہو جاؤ تو چار چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہو، جہنم کے عذاب، قبر کے عذاب، زندگی اور موت کے عذاب اور مسیح دجال کے فتنے سے" (مسلم)

"اللّٰھُمَّ إِنّی أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ۔ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ" (متفق علیہ)

۴۔ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ تشہد کے آخر میں نمازی کو جو دعا پسند ہو وہ پڑھے۔ ذیل میں قرآن مجید کی ایک دعا درج کی جاتی ہے جو بڑی جامع ہے۔

"رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءَ۔ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ"

ترجمہ: "اے میرے پروردگار! مجھے نماز کا پابند بنا دے اور میری اولاد کو بھی۔ اے پروردگار ہمارے قبول فرما دعا۔ اے ہمارے پروردگار مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سارے مسلمانوں کو اس روز جب (عملوں کا) حساب ہونے لگے۔"

۵۔ حضور اکرم ﷺ نے یہ دعا بھی آخری قعدہ میں پڑھی ہے:

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلم به مِنِّی أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُوخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ"

ترجمہ: "اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف کردے جو میں نے پہلے کے کئے اور جو پیچھے کئے اور جو پوشیدہ کئے اور جو ظاہر کئے اور جو میں نے زیادتی کی اور جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تو ہی اپنی بارگاہ میں آگے کرنے والا ہے اور پیچھے کرنے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں" (مسلم)

٦۔ صاحب حصن حصین نے حضرت بریدہؓ کی روایت سے (بروایت بزار) یہ بیان کیا ہے کہ جب نمازی آخر نماز میں بیٹھے تو سید الاستغفار پڑھے جو یہ ہے:

"اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّی لَاإِلٰهَ أَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَأَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ إِنَّهُ لَايَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ"

ترجمہ: "یا اللہ! تو میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں نے تجھ سے جو عہد و اقرار کیا ہے اس پر حسب طاقت قائم ہوں۔ پناہ مانگتا ہوں تیری ان کاموں برے سے جو میں نے کئے۔ اقرار کرتا ہوں تیری نعمتوں کا اپنے اوپر اور اقرار کرتا ہوں اپنے گناہوں کا۔ پس مجھے بخش دے۔ یقیناً نہیں بخشتا کوئی گناہوں کو سوائے تیرے" (حصن حصین)

سلام کے ذریعے نماز سے فارغ ہونا

آخری قعدے میں التحیات۔ دورد شریف اور دعائیں پڑھنے کے بعد آپ کی چاروں رکعتیں مکمل ہوچکیں۔ اب نماز کو ختم کرنے کے لئے پہلے دائیں طرف گردن کو موڑتے ہوئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہیں اور پھر بائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہیں۔

ا۔ حضرت وائل بن حجرؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پس سلام بھیجتے تھے آپ دائیں اپنے السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ اور بائیں اپنے السلام

علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" (رواہ ابوداود باسناد صحیح)

نماز کے بعد اذکار:

نماز پڑھنے کے بعد آپ جو چاہیں دعائیں مانگ سکتے ہیں۔ یہ دعا کی قبولیت کا وقت ہوتا ہے مگر اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی بتائی ہوئی دعائیں زیادہ موثر اور مقبول ہوتی ہیں۔ ان کا پڑھنا زیادہ مناسب ہے۔ ذیل میں ان میں سے چند ایک درج کی جاتی ہیں:

۱۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں، میں آنحضرت ﷺ کی نماز کا خاتمہ تکبیر کی آواز سے سمجھ لیتا۔ آنحضرت ﷺ سلام کے بعد بلند آواز سے تکبیر (اللہ اکبر) کہتے تھے۔ (بخاری، مسلم)

۲۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔ آنحضرت ﷺ سلام کے بعد صرف اتنی دیر ٹھہرتے کہ یہ دعا پڑھ لیں:

"اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ"

(میرے اللہ تو ہی سلام ہے اور تجھ ہی سے سلامتی ہے۔ برکت والا ہے تو اے صاحب بزرگی اور بخشش والے) (مسلم)

۳۔ حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار کہتے (أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ) اور فرماتے: "اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ" (مسلم)

۴۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ فرضی نماز کے بعد یہ دعا فرماتے:

"لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ"

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ ملک اسی کا ہے۔ حمد اسی کے لئے ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ جو تو دے اسے کوئی روک

نہیں سکتا۔ جو تو روک دے اسے کوئی دے نہیں سکتا اور دولتمند کی دولت تیرے ہاں کوئی فائدہ نہیں دے سکتی'' (بخاری، مسلم)

۵۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ہر نماز کے بعد یہ تعوذ پڑھا کرتے تھے۔

"اللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلٰی أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ"

''اے اللہ! میں بخل اور بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور بیکار عمر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور دنیا کے فتنے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں'' (بخاری)

۶۔ حضرت معاذ بن ابن جبلؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''معاذ! میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ فرض نماز کے بعد یہ دعا کرنا کبھی نہ چھوڑنا''

"اللّٰھُمَّ أَعِنِّی عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ"

''اے اللہ مدد کرو میری اپنا ذکر کرنے، شکر کرنے اور اچھی کرنے اپنی عبادت پر'' (احمد، داود، نسائی)

۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص فرض نماز کے بعد ۳۳ دفعہ سبحان الله، ۳۳ دفعہ الحمد لله اور ۳۳ دفعہ الله اکبر کل ۹۹ دفعہ پڑھے اور آخر میں ایک دفعہ سو (۱۰۰) کا عدد اس دعاء پر ختم کرے۔ "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ" تو اس کے گناہ بخشے جائیں گے۔ اگرچہ مانند ہوں دریا کی جھاگ کے'' (رواہ مسلم)

۸۔ حضرت ابوامامہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا تو اس کو جنت میں داخل ہونے سے سوائے موت کے کوئی چیز نہیں روک سکتی۔ (بروایت نسائی۔ ابن حبان)

۹۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں ہر نماز

کے پیچھے مُعَوِّذَتَیْن یعنی قرآن مجید کی آخری دوسورتیں۔ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھا کروں۔ (ابوداود، احمد ونسائی)

۱۰۔ حضرت مالک ابن حویرثؓ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس طرح تم مجھ کو نماز ادا کرتے دیکھتے ہو اسی طرح تم بھی نماز ادا کیا کرو'' (بروایت بخاری)

۱۱۔ حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نماز (ہر حالت میں) ادا کرو۔ کھڑے ہو کر ادا کرو اگر اس کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھو یہ نہ ہو سکے تو لیٹ کر پڑھو۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو اشارے سے پڑھو'' (بخاری)

۱۲۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔ آنحضرت ﷺ سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے متعلق دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ اس طرح شیطان انسان کی نماز کو اچک لیتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

۱۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو دعا کے وقت آسمان کی طرف آنکھ اٹھانے سے رک جانا چاہیے ورنہ اللہ تعالیٰ ان کی آنکھوں کو اچک لے گا'' (مسلم)

سجدہ سہو کا بیان

نماز کی ادائیگی میں بھول کر یا غلطی سے کوئی کمی زیادتی ہو جائے تو سجدہ سہو کرنے سے اس کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ فقہائے حنفیہ کے نزدیک اگر کسی فرض میں دیر ہو جائے یا کوئی واجب چھوٹ جائے تو سجدہ سہو کرنا چاہیے۔ آنحضرت ﷺ سے سہو کے متعلق چار صورتیں مروی ہیں:

۱۔ جب نماز میں شک ہو یا یاد نہ ہو کہ رکعات تین پڑھی ہیں یا چار یا زیادہ تو شک کو دور کرے اور یقین پر بنیاد رکھے اور سجدہ سہو کرے، اسی طرح اگر رکوع یا سجود میں شبہ ہو تو دو سجدے کر لے۔

۲۔ آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ ظہر کی نماز پانچ رکعت ادا فرمائی، سلام کے بعد دو سجدے فرمائے۔

۳۔ آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ دو رکعت پر سلام پھیر دیا۔ دو رکعتیں یا ایک رکعت رہ گئی۔ آپؐ نے سجدہ سہو فرمایا۔

۴۔ آنحضرت ﷺ ایک دفعہ دو رکعت پر کھڑے ہو گئے۔ درمیان کا تشہد بھول گئے۔ نماز کے بعد آپؐ نے سجدہ سہو فرمایا۔ اس صورت میں اگر کمر سیدھی ہونے سے پہلے یاد آجائے تو بیٹھ کر تشہد پڑھ لے ورنہ آخر میں سجدہ سہو کر لے۔

سجدہ سہو کا طریقہ

سجدہ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ آخری قعدہ میں تشہد۔ درود شریف اور دعا پڑھنے کے بعد اللہ اکبر کہہ کر دو سجدے کر لیں اور سلام پھیر کر نماز سے فارغ ہوں۔ احادیث رسولؐ سے یہی طریقہ منقول ہے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ آخری قعدہ میں تشہد پڑھ کر ایک طرف سلام پھیر دیں اور دو سجدے کریں اسکے بعد بیٹھ کر پھر سے تشہد پڑھیں اور درود شریف اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دیں۔

چند ضروری باتیں:

۱۔ نماز کے فرض کے چھوٹ جانے سے سجدہ سہو کی تلافی نہیں ہو سکتی۔ نماز کو دوبارہ پڑھنا

ضروری ہے۔

۲۔ اگر نماز میں کئی چیزیں ایسی ہو جائیں جن سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے تو سب کیلئے ایک ہی مرتبہ دو سجدے سہو کے کافی ہیں۔

۳۔ اگر آخر میں سجدہ سہو کرنا یاد نہیں رہا اور دونوں طرف سلام پھیر دیا اور آپ ابھی تک بیٹھے ہوئے ہیں اور کوئی ایسی بات نہیں ہوئی جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور آپ کو یاد آ گیا ہے کہ میں نے سجدہ سہو نہیں کیا تو فوراً ہی اوپر بتائے ہوئے طریقہ سے سجدہ سہو کر لیں۔ یہ حنفیہ کا مذہب ہے لیکن صحیح حدیث کے مطابق اگر کسی سے بات ہو بھی جائے تو پھر بھی نماز نہیں ٹوٹے گی حدیث ذوالیدین اس کی دلیل ہے۔

احادیث مبارکہ

۱۔ حضرت عطاء بن یسار ابی سعید سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی تمہارا اپنی نماز میں شک کرے پس وہ نہ جانے کہ کتنی نماز پڑھی ہے۔ تین رکعت یا چار رکعت۔ پس چاہئے کہ دور کرے۔ شک اور بنیاد رکھے اپنی نماز اس چیز پر کہ یقین رکھتا ہے پھر کرے دو سجدے سہو کے سلام پھیرنے سے پہلے (مسلم)

۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ ظہر کی نماز پانچ رکعت پڑھی۔ آپؐ سے عرض کیا گیا۔ کیا نماز کچھ زیادہ ہوگئی ہے؟ آپؐ نے سلام کے بعد دو سجدے فرمائے۔ ایک روایت میں ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میں بھی تمہاری طرح ہی انسان ہوں۔ جس طرح تم بھولتے ہو، میں بھی بھول جاتا ہوں۔ جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلا دیا کرو۔ جب تم میں سے کوئی نماز میں شک کرے تو پہلے یقین پر بنیاد رکھے اور اس کے مطابق نماز کی تکمیل کرے۔ پھر سلام کے بعد دو سجدے کرے۔ (بخاری، مسلم)

۳۔ حضرت عبداللہؓ بن بحینہ فرماتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے ان کو ظہر کی نماز پڑھائی۔ آپؐ پہلی دو رکعتوں میں کھڑے ہوگئے اور تشہد نہ فرمایا۔ لوگ بھی آپؐ کے ساتھ

کھڑے ہو گئے۔ جب نماز پوری ہو گئی اور لوگ سلام کا انتظار کر رہے تھے۔ آپؐ نے بیٹھے بیٹھے تکبیر کہی اور سلام سے پہلے دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا۔ (بخاری، مسلم)

۴۔ حضرت عمران بن حصین فرماتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے ان کو نماز پڑھائی اور بھول گئے۔ آپؐ نے دو سجدے فرمائے اور تشہد فرمایا اور سلام پھیرا (ترمذی اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے)

تشریح: اس حدیث کو ابن حبان اور حاکم نے بھی روایت کیا ہے۔ حازمی نے کہا کہ انصاف یہ ہے کہ سجدہ سہو سلام سے پہلے بھی اور بعد بھی دونوں طرح صحیح ہے اور دونوں طرف دلائل اس قابل نہیں کہ ان پر اعتماد کیا جا سکے۔

سجدۂ تلاوت

قرآن پاک کی جن آیات مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ کا حکم ہے یا سجدہ کے ثواب کا ذکر ہے یا تارک سجدہ کی سزا کا ذکر ہے آنحضرت ﷺ وہاں سجدہ فرمایا کرتے تھے۔ یہ سجدے قرآن پاک میں چودہ یا پندرہ ہیں۔ بعض اہل علم سجدہ تلاوت کو واجب سمجھتے ہیں اور بعض مسنون۔

حضرت عمرؓ نے سر منبر فرمایا کہ سجود تلاوت واجب نہیں، حاضرین نے تسلیم فرمایا۔

سجدہ تلاوت کی دعا یہ ہے: "سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَ قُوَّتِهِ" (میری پیشانی نے اللہ کے لئے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اور اس کے کان اور ناک اپنی قوت سے بنائے"

سجدہ تلاوت کا طریقہ

نماز میں اگر سجدہ کی آیت تلاوت کریں تو فوراً اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں چلے جائیں اور سجدہ تلاوت کی دعا جو پہلے بیان ہو چکی یا پھر وہی سجدہ والی تسبیح سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى تین مرتبہ پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ پڑھیں۔ اس طرح صرف ایک سجدہ کر کے اللہ اکبر کہتے ہوئے سیدھے اٹھ کھڑے ہوں اور کھڑے ہو کر سجدہ کی آیت کے بعد والی آیت سے قرآن پڑھنا شروع کریں۔

سجدہ والی آیت اگر نماز کے باہر پڑھی ہے یا سنی ہے تو اس کے لئے سجدہ تلاوت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کھڑے ہو کر بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیر کہہ کر سجدہ کریں اور دعا یا تسبیح پڑھیں اور اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوں۔ اگر بیٹھے بیٹھے ہی سجدہ میں چلے جائیں اور سجدہ سے اٹھ کر بیٹھ جائیں تو بھی ٹھیک ہے۔

سجدہ تلاوت اگر نماز سے باہر واجب ہوا ہے تو اگرچہ بہتر یہی ہے کہ فوراً ادا کرے تاہم بعد میں تاخیر سے ادا کرنا جائز ہے۔ لیکن اگر نماز میں سجدہ والی آیت پڑھی ہے تو فوراً ادا کرنا چاہئے اگر سجدے کی ایک آیت ایک ہی مجلس دو مرتبہ یا دو سے زیادہ پڑھی یا سنی ہے تو ایک ہی

سجدہ کافی ہوگا۔

جن باتوں کا نماز میں ہونا شرط ہے سجدہ تلاوت کے لئے بھی ان کا ہونا شرط ہے۔

احادیث مبارکہ

۱۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: آنحضرت ﷺ سجدہ کی آیت تلاوت فرماتے اور ہم آپؐ کے پاس ہوتے۔ آپؐ بھی سجدہ فرماتے اور ہم بھی سجدہ کرتے۔ اس قدر بھیڑ ہو جاتی کہ ہم لوگوں کو سجدہ کے لئے جگہ نہ ملتی۔ (بخاری، مسلم)

تشریح: اس حدیث کو ابوداود نے بھی روایت کیا ہے۔ حدیث میں دلیل ہے کہ سجدہ کی آیت سننے والا بھی سجدہ کرے اگر بھیڑ ہو اور سجدہ تلاوت کے لئے جگہ نہ ملے تو اپنے بھائی کی پیٹھ پر ہی سجدہ کرے۔ (بیہقی)

۲۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ۔ آنحضرت ﷺ نے سورہ نجم میں سجدہ فرمایا اور آپؐ کے ساتھ اہل اسلام اور مشرکوں اور جنوں اور انسانوں نے سجدہ کیا۔ (بخاری)

۳۔ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا۔ ہم نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ سورہ انشقاق (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) اور سورہ علق میں سجدہ کیا (مسلم)

۴۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ ہم پر قرآن پڑھا کرتے تھے۔ جب سجدے کی آیت پر گزرتے تو تکبیر کہہ کر سجدہ کرتے اور ہم بھی آپؐ کے ساتھ سجدہ کرتے۔ (ابوداود)

نماز کی سنتوں اور ان کی فضیلت کا بیان

سنتیں وہ نمازیں ہیں جو فرضوں کے ساتھ رات اور دن میں پڑھی جاتی ہیں۔ ان میں کچھ مؤکدہ ہیں جن پر حضور ﷺ نے مداومت فرمائی ہے اور بعض غیر مؤکدہ جو آپ گاہے گاہے پڑھتے تھے۔

۱۔ ام حبیبہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی دن رات میں بارہ رکعتیں ادا کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر تعمیر کرتے ہیں۔ چار ظہر سے پہلے، دو ظہر کے بعد۔ دو رکعت مغرب کے بعد۔ دو رکعت عشاء کے بعد۔ دو رکعت صبح کی نماز سے پہلے'' (ترمذی) صحیح مسلم میں ہے۔ حضرت ام حبیبہؓ نے فرمایا۔ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے جو مسلمان روزانہ بارہ رکعت نوافل (سنتیں) فرائض کے علاوہ ادا کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بناتے ہیں یا اس کے لئے گھر بنایا جاتا ہے۔ (مسلم)

۲۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں۔ میں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعتیں پڑھیں اور دو ظہر کے بعد اور دو رکعت گھر میں مغرب کے بعد اور دو رکعت عشاء کے بعد گھر میں اور مجھے حضرت حفصہؓ نے بتایا کہ آنحضرت ﷺ طلوع فجر کے بعد ہلکی سی دو رکعتیں ادا کرتے۔ (بخاری، مسلم)

۳۔ حضرت عبداللہ بن شقیقؓ فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت عائشہؓ سے آنحضرت ﷺ کے نوافل (سنتوں) کے متعلق دریافت کیا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: آپؐ ظہر سے پہلے میرے گھر میں چار رکعت پڑھتے تھے، پھر نماز پڑھانے کے لئے تشریف لے جاتے پھر تشریف لاکر دو رکعت نماز پڑھتے۔ پھر مغرب کی نماز پڑھا کر گھر میں دو رکعت پڑھتے۔ پھر عشاء کی نماز پڑھا کر تشریف لاتے تو دو رکعت پڑھتے اور رات کو وتر سمیت نو رکعات ادا فرماتے۔ اور رات کا کافی حصہ بیٹھ کر نماز ادا فرماتے (تہجد) جب کھڑے نماز پڑھتے تو رکوع اور سجود بھی کھڑے ہو کر ادا فرماتے۔ جب بیٹھ کر پڑھتے تو رکوع سجود بھی بیٹھ کر ادا فرماتے اور جب فجر طلوع ہوتی تو دو رکعت

فرماتے۔(مسلم)　　(ابوداود نے زیادہ فرمایا پھر نکل کر فجر کی نماز پڑھاتے)

۴۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نوافل (سنتوں) میں سے کسی کا اتنا خیال نہ رکھتے جس قدر فجر کی سنتوں کا خیال رکھتے (بخاری، مسلم)

۵۔ حضرت ام حبیبہؓ نے فرمایا۔ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا جو ظہر سے پہلے چار رکعت پابندی سے پڑھے اور چار رکعت اس کے (فرضوں) بعد پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس پر آگ حرام فرمادے گا۔ (احمد، ترمذی، ابوداود، نسائی، ابن ماجہ)

۶۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جس نے عصر سے پہلے سنت چار رکعات ادا کیں'' (احمد، ترمذی، ابوداود)

نماز وتر کا بیان

وتر طاق کو کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے مختلف احوال و اوقات میں وتر ایک بھی پڑھا ہے اور تین بھی۔ سات بھی اور نو بھی پڑھے ہیں اور تیرہ بھی پڑھے ہیں۔ اس کی آپؐ نے بہت تاکید کی ہے۔ اس کا اصلی وقت تو رات کا آخری حصہ ہے۔ (تہجد کے ساتھ) لیکن آنحضرت ﷺ نے امت کی سہولت کے لئے پہلی رات (عشاء کے ساتھ) پڑھنے کی اجازت فرمائی۔ رمضان میں وتر نماز تراویح کے ساتھ باجماعت ادا فرماتے۔ آنحضرت ﷺ وتر میں قنوت پڑھتے۔

۱۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''رات کی نماز (تہجد) دو دو رکعت ہے جب صبح کا خطرہ ہو تو ایک رکعت پڑھ لو۔ جو نماز اس نے پڑھی ہے رکعت اس کو وتر کردے گی۔ (بخاری، مسلم)

۲۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ فرماتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے وتر ہر مسلمان ضروری ہیں جو چاہے پانچ وتر پڑھے جو چاہے تین وتر پڑھے اور جو چاہے ایک پڑھے (ابوداود، نسائی)

۳۔ حضرت سعد بن ہشام نے حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھا: یَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْبِئْنِي عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ (اے مومنین کی ماں! رسول اللہ ﷺ کے وتر کے متعلق خبر دیں) حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا۔ میں آپؐ کے لئے مسواک اور وضو کا پانی تیار رکھتی۔ پھر جب اللہ چاہتا آپؐ کو اٹھاتا رات کو پھر حضور اکرم ﷺ مسواک کرتے اور وضو کرتے اور نو رکعتیں وتر پڑھتے اور نہ بیٹھتے ان میں مگر آٹھویں رکعت کے بعد تشہد میں بیٹھتے۔ پس یاد کرتے اللہ کو اور تعریف کرتے اللہ کی اور دعا مانگتے۔ پھر بغیر سلام پھیرے کھڑے ہو جاتے۔ اور نویں رکعت پڑھتے اور بیٹھ جاتے۔ پس یاد کرتے اللہ کو اور تعریف کرتے اس کی اور دعا مانگتے اس سے (آخری قعدہ میں) پھر سلام پھیرتے جو ہم کو سنائی دیتا۔ پھر سلام کے بعد بیٹھے ہوئے دو رکعت ادا فرماتے۔ بیٹا یہ گیارہ رکعتیں ہوئیں جب آپؐ کی عمر زیادہ ہوگئی اور بدن پر گوشت زیادہ ہو گیا سات رکعت ادا فرماتے اور آخری دو رکعت میں ویسے ہی کرتے

جیسے پہلے نو رکعت میں کرتے تھے۔ یعنی بیٹھے ہوئے ادا کرتے) بیٹا! یہ نو رکعتیں ہوئیں اور آنحضرت ﷺ جب کوئی نماز پڑھتے تو پسند فرماتے کہ اسے دیر تک پڑھتے رہیں اور جب نیند غالب ہوتی یا آپؐ کو درد ہوتا۔ رات کو نہ اٹھ سکتے تو دن کو بارہ رکعت ادا فرماتے۔ مجھے معلوم نہیں آپؐ نے کبھی ایک رات میں قرآن پڑھا ہو اور نہ ہی تمام رات صبح تک قیام فرمایا اور نہ ہی رمضان کے سوا پورا مہینہ روزے رکھے۔ (مسلم)

۴۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضرتؐ سے روایت کرتے ہیں کہ رات کی نماز (تہجد) میں وتر سب سے آخر پڑھو اور صبح سے پہلے پڑھو۔ (مسلم)

۵۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا جسے خطرہ ہو کہ وہ آخر رات نہیں جاگ سکے گا وہ پہلی رات وتر پڑھ لے اور جسے امید ہو کہ وہ آخر رات کو جاگ اٹھے گا تو وہ وتر آخر رات کو ہی پڑھے۔ رات کے آخری حصہ میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ افضل وقت ہے۔ (مسلم)

۶۔ حضرت عبداللہ بن قیسؓ نے فرمایا۔ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا۔ آنحضرت ﷺ کتنی رکعت وتر پڑھا کرتے تھے۔ آپؓ نے فرمایا۔ سات رکعت نو رکعت کبھی تیرہ رکعت۔ سات رکعت سے کم اور تیرہ سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ (ابوداود)

۷۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پہلی رکعت وتر میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی اور دوسری میں قُلْ یٰاَیُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ هُوَاللّٰهُ أَحَدٌ اور معوذتین (سورہ فلق اور سورہ الناس) پڑھا کرتے تھے۔ (ترمذی، ابوداود)

دعاء قنوت

۱۔ حضرت حسن بن علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کچھ کلمات سکھائے کہ میں ان کو پڑھوں قنوت وتر میں، وہ کلمات یہ ہیں:۔

"اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا أَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِیْ

وَلَایُقْضٰی عَلَیْكَ ۔ إِنَّهُ لَایَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ إِلَیْكَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ" (حصن حصین)

دوسری دعاءِ قنوت

"اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِیْ عَلَیْكَ الْخَیْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ یَّفْجُرُكَ۔ اَللّٰهُمَّ إِیَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَإِلَیْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَخْشٰی عَذَابَكَ الْجِدَّ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ إِنَّ عَذَابَكَ الْجِدَّ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ" (حصن حصین)

پہلی دعاءِ قنوت کا ترجمہ:

''یا الٰہی ہدایت کر مجھ کو ان لوگوں کے زمرہ میں کہ ہدایت کی تو نے ان کو اور عافیت دے مجھ کو ان لوگوں کے ساتھ کہ عافیت دی تو نے ان کو۔ اور کارسازی کر میری ان لوگوں میں کہ کارسازی کی تو نے ان لوگوں کی۔ اور برکت دے میرے ئے اس چیز میں کہ دی تو نے مجھ کو۔ اور بچا مجھ کو اس چیز کی برائی سے کہ مقدر کی تو نے پس یقیناً تم حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے اور تجھ پر کسی کا حکم نہیں چلتا۔ تحقیق نہیں ذلیل ہوسکتا وہ شخص جسے تو دوست رکھے اور نہیں عزت پاسکتا وہ شخص جسے تو دشمن رکھے۔ بابرکت ہے تو اے رب ہمارے اور بلند ہے تو اور بخشش مانگتے ہیں ہم تجھ سے اور رجوع کرتے ہیں ہم طرف تیری اور درود بھیجے اللہ نبی پر''

دوسری دعاءِ قنوت کا ترجمہ:

''یا الٰہی ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے معافی مانگتے ہیں اور تعریف کرتے ہیں تیری بھلائی سے اور نہیں ناشکری کرتے تیری نعمت کی۔ اور الگ ہوتے ہیں اور چھوڑتے ہیں ہم اس کو جو تیری نافرمانی کرتا ہے۔ یا الٰہی ہم خاص تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف ہی دوڑتے ہیں اور تیری خدمت میں ہم حاضر ہیں اور ڈرتے ہیں تیرے عذاب حق سے اور امید رکھتے ہیں ہم تیری رحمت کی۔ بے شک تیرا عذاب حق کافروں کو ملنے والا ہے''

تشریح: ''ان دونوں دعاؤں میں سے آپ کوئی بھی پڑھ لیا کریں اور دونوں بھی پڑھ

سکتے ہیں۔ یہ دعائیں آپ نماز وتر کی آخری رکعت میں قراءت کے بعد قیام میں بھی پڑھ سکتے ہیں اور رکوع کے بعد کھڑے ہو کر قومہ میں بھی پڑھ سکتے ہیں۔ احادیث مذکورہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وتروں کی ادائیگی بہت ضروری ہے اور یہ فرض اور واجب کے درجے میں آتے ہیں۔ اگر قنوت پڑھنا بھول جائیں تو نماز پوری کر کے سجدہ سہو کر لیں۔

وتروں کے سلام کے بعد کے کلمات

۱۔ حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا: آنحضرت ﷺ جب وتروں سے سلام کہتے تو فرماتے۔ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ۔ اللہ تعالیٰ بادشاہ ہے اور پاک ہے اور بہت پاک۔ (ابوداود) نسائی نے زیادہ کہا۔ تین دفعہ لمبی آواز سے فرماتے۔ اور نسائی نے عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب سلام سے فارغ ہوتے تو فرماتے۔ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ اور تیسری آواز اونچی آواز سے فرماتے۔ دارقطنی نے مزید کہا ہے رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ.

۲۔ حضرت بریدہؓ نے فرمایا میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم سے نہیں۔ (ابوداود)

(جمہور کا مذہب یہ ہے کہ وتر سنت مؤکدہ ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک وتر واجب ہیں اور ان کی قضا دینا ضروری ہے۔ صحابہؓ اور تابعین کی ایک جماعت اور ائمہ اربعہ کا یہی مذہب ہے)

۳۔ حضرت ام سلمہؓ نے فرمایا آنحضرت ﷺ وتروں کے بعد دو رکعت ادا فرماتے۔ (ترمذی) ابن ماجہ نے زیادہ کہا کہ ہلکی سی دو رکعتیں بیٹھ کر ادا فرماتے۔ اس حدیث کو دارقطنی نے بھی روایت کیا اور صحیح کہا۔ احمد اور بیہقی میں ابو امامہؓ کی حدیث حسن سند سے مروی ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ آپؐ ان دو رکعتوں میں سورۃ زلزال اور کافرون پڑھا کرتے تھے۔

بعض اہل علم وتروں کے بعد دو رکعت پڑھ لینے کے قائل ہیں اور بعض نہیں۔ اور صحیح صورت یہ ہے کہ اگر وتر اول رات پڑھے تو یہ دو رکعت پڑھ لے اور اگر سحری کو وتر پڑھے تو پھر نہ پڑھے۔ اول رات دو نفل پڑھنے سے اگر آپ تہجد کو نہ اٹھ سکے تو یہ آپ کو تہجد کے ثواب سے کفایت کریں گی۔

۴۔ حضرت ابوہریرہؓ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے تو دعائے قنوت پڑھتے تھے۔ (نسائی)

۵۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ ''قنوت پڑھی رسول اللہ ﷺ نے آخری رکعت

میں سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہ کہہ چکنے کے بعد۔(ابوداود)

خوادث نازلہ کی دعا قنوت

جنگ، مصیبت اور غلبہ دشمن کے وقت اس دعا قنوت کا پڑھا حضورﷺ سے ثابت ہے۔

"أَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ والِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ . اللّٰهُمَّ الْعَنِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُوْنَ أَوْلِيَائَكَ . اللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ أَقْدَامَهُمْ وَأَنْزِلْ بِهِمْ بَأْسَكَ الَّذِىْ لَاتَرُدُّهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ . اللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِىْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ"

ترجمہ: "یاالٰہی! بخش ہم کو اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کو اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو اور الفت ڈال ان کے دلوں کے درمیان اور اصلاح کر ان کے درمیان اور مدد دے ان کو اپنے دشمنوں پر اور ان کے دشمنوں پر۔ یاالٰہی دور کر رحمت سے کافروں کو جو روکتے ہیں تیری راہ سے اور جھٹلاتے ہیں تیرے رسولوں کو اور لڑتے ہیں تیرے دوستوں سے۔ یاالٰہی پھوٹ ڈال درمیان ان کی باتوں کے اور ڈگمگا دے قدم ان کے اور اتار ان پر عذاب اپنا جو نہیں رد کرتا تو اس کو کافروں کی قوم سے۔ یاالٰہی ہم تجھ کو ان دشمنوں کے مقابلے میں کرتے ہیں اور ان کی برائیوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں" (حصن حصین)

۱۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں جب آنحضرتﷺ کسی کے لئے دعا یا بددعا فرمانا چاہتے تو رکوع کے بعد قنوت پڑھتے۔(سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کے بعد) (بخاری، مسلم)

۲۔ حضرت عاصم احول فرماتے ہیں، میں نے حضرت انس بن مالک سے نماز میں قنوت کے متعلق دریافت فرمایا۔ کیا رکوع سے پہلے پڑھی جائے یا رکوع کے بعد۔ انہوں نے فرمایا۔ رکوع سے پہلے پڑھنی چاہئے۔ آپؐ نے رکوع کے بعد ایک مہینہ پڑھی تھی۔

آپؐ نے ستر آدمی بھیجے جنہیں قراء (حافظ) کہا جاتا تھا۔ ان کو راستہ میں قتل کر دیا گیا۔ آپؐ نے ایک ماہ ان کے قاتلوں کے لئے بددعا کی۔ (بخاری، مسلم)

۳۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے متواتر ایک ماہ تک پانچوں نمازوں میں قنوت پڑھی۔ آخری رکعت میں جب سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہتے تو عرب کے قبائل رعل، ذکوان اور عصیۃ پر بددعا فرماتے۔ یہ سب قبائل قبیلہ بنو سلیم سے تعلق رکھتے تھے۔ اور مقتدی آمین کہتے (ابوداود)

۴۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے ایک مہینہ قنوت پڑھ کر پھر ترک کر دی (ابوداود، نسائی)

تہجد کی نماز کا بیان

۱۔ حضرت ابوامامہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”رات کے قیام (تہجد کی نماز) کی پابندی کرو۔ یہ تم سے پہلے لوگوں کا طریقہ ہے اور تمہارے لئے اللہ کے قرب کا سبب ہے۔ برائیوں کو مٹاتا ہے اور گناہوں سے روکتا ہے۔ (ترمذی)

۲۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ شروع رات کو سو جاتے اور آخر رات کو جاگتے۔ یعنی تہجد پڑھتے) پھر اپنے اہلؓ سے کوئی ضرورت ہوتی تو پوری فرماتے پھر سو جاتے اذان کے وقت بیدار ہوتے۔ اگر جنبی ہوتے تو غسل فرماتے اگر غسل کی ضرورت نہ ہوتی تو وضوء کر کے دو رکعت نماز پڑھتے۔ (بخاری، مسلم)

۳۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”ہمارے رب تبارک و تعالیٰ ہر رات دو تہائی گزرنے کے بعد آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں کوئی ہے جو دعا کرے کہ میں اس کی دعا کو قبول کروں، کوئی ہے جو مانگے میں اسے دوں، کوئی ہے جو بخشش مانگے میں اسے معاف کر دوں“ (بخاری، مسلم)

۴۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا: آنحضرت ﷺ نماز عشاء اور فجر کے درمیانی وقفہ میں گیارہ رکعت نماز پڑھتے تھے۔ ہر دو رکعت کے بعد سلام کہتے اور ایک وتر پڑھتے اور ایک رکعت میں رکوع سے پہلے قریباً پچاس آیات پڑھتے۔ جب مؤذن صبح کی اذان سے فارغ ہوتا اور فجر نمایاں ہو جاتی تو ہلکی سی دو رکعت پڑھتے پھر دائیں پہلو لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن اقامت کی اطلاع دیتا تو آپ تشریف لے جاتے (نماز کے لئے) (بخاری۔ مسلم)

۵۔ حضرت مسروقؒ فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت عائشہؓ سے آنحضرت ﷺ کی شبینہ نماز کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا۔ سات، نو اور گیارہ رکعت اس میں وتر اور فجر کی رکعات بھی شامل ہوتیں۔ (بخاری)

۶۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں۔ میں ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہؓ کے ہاں سویا۔

آنحضرت ﷺ بھی اس رات وہیں تھے۔ رات تھوڑی دیر آپؐ اپنے اہل سے گفتگو فرماتے رہے، پھر سو گئے جب رات کا ایک تہائی حصہ رہ گیا یا کچھ حصہ آپؐ بیٹھ گئے اور آسمان کی طرف دیکھا اور پڑھا۔ ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ﴾ (آخر سورہ تک) پھر مشکیزے کا منہ کھول کر پیالے میں پانی ڈالا پھر اچھی طرح وضو فرمایا۔ پانی زیادہ صرف نہیں کیا پوری طرح وضو کیا اور کھڑے ہو کر نماز شروع فرمائی۔ میں نے اٹھ کر وضو کیا اور آپؐ کی بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ آپؐ نے میرا کان پکڑ کر مجھے دائیں طرف کھڑا کر دیا۔ آپؐ نے پوری تیرہ رکعتیں ادا فرمائیں۔ پھر لیٹ کر سو گئے اور خراٹے لینے لگے اور جب سوتے خراٹے لیتے۔ پھر حضرت بلالؓ نے آپؐ کو نماز کی اطلاع دی۔ آپؐ نے نماز پڑھی اور وضو نہ کیا اور آپؐ نے یہ دعا پڑھی:

"اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَعَنْ يَمِيْنِيْ نُوْرًا وَعَنْ يَسَارِيْ نُوْرًا وَفَوْقِيْ نُوْرًا وَتَحْتِيْ نُوْرًا وَأَمَامِيْ نُوْرًا وَخُلُقِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ لِي نُوْرًا" اور بعض رواۃ نے یہ زیادہ کیا۔ "وَفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَعَصَبِيْ نُوْرًا وَلَحْمِيْ نُوْرًا وَدَمِيْ وَشَعْرِيْ وَبَشَرِيْ" (بخاری، مسلم)

۷۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ سے مروی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "جو آدمی رات کو بیدار ہو وہ یہ دعا پڑھے: "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ"

ترجمہ: "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ پورا ملک اس کا ہے۔ تمام حمد اس کے لئے ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ پاک ہے۔ اللہ کے لئے حمد ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ گناہ سے بچنا اور نیکی کرنا اس کی توفیق سے ہے۔ پھر کہے۔ "اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ" (اے اللہ مجھے معاف فرما) یا فرمایا: پھر

دعا کرے۔ اس کی دعا قبول ہوگی اور اگر وضوء کر کے نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول کی جائے گی"۔ (بخاری)

مذکورہ احادیث نبوی ﷺ سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے زیادہ سے زیادہ تہجد کی نماز تیرہ رکعتیں پڑھی ہیں جن میں پانچ وتر ہوتے تھے اور گیارہ رکعتوں میں تین وتر ہوتے۔ احادیث مبارکہ میں سات، نو رکعتوں کا بھی ذکر آیا ہے۔ جن میں ایک یا تین وتر شامل ہوتے۔ رسول اللہ ﷺ نے کم سے کم رکعتیں پڑھ کرامت کے لئے آسانی فرمادی کہ اگر کسی کو اٹھنے میں دیر ہو جائے۔ وقت تھوڑا ہو تو جتنی نماز میسر ہو پڑھ لے۔ البتہ اگر آپ وتر عشاء کی نماز پڑھ چکے ہیں تو پھر نماز تہجد کے ساتھ وتر نہ پڑھیں۔ کیونکہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں۔ جب آپ ﷺ تہجد کی نماز پڑھنا چاہیں تو دو دو رکعت کر کے آٹھ یا دس رکعتیں پڑھ کر ایک۔ تین یا پانچ وتر پڑھ لیں۔ اگر آپ پانچ رکعت وتر پڑھیں تو ان میں تشہد پڑھنے کے لئے بیچ میں نہ بیٹھیں بلکہ آخری رکعت کے قعدہ میں التحیات، دورد شریف اور دعائیں پڑھ کر سلام پھیر دیں۔

۱۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے، آنحضرت ﷺ رات کو تیرہ رکعت پڑھا کرتے تھے۔ ان میں پانچ وتر ہوتے۔ ان میں صرف آخری رکعت میں تشہد فرماتے۔ (بخاری، مسلم)

۲۔ ایک اور حدیث میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نو رکعت ادا فرماتے۔ صرف آٹھویں رکعت میں تشہد میں بیٹھتے۔ اللہ کا ذکر فرماتے اور اس کی حمد کرتے اور دعا فرماتے۔ پھر کھڑے ہوتے اور سلام نہ کہتے اور نویں رکعت پڑھتے اور تشہد میں بیٹھ جاتے۔ اللہ کا ذکر کرتے حمد کرتے اور دعا فرماتے پھر سلام کہتے جو ہم کو سنائی دیتا۔ پھر سلام کے بعد بیٹھے ہوئے دو رکعت ادا فرماتے۔ اس طرح یہ گیارہ رکعتیں ہوئیں۔ (مسلم)

۳۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا۔ آنحضرت ﷺ جب رات کو تہجد کے لئے اٹھتے تو فرماتے:

"اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوَاتِ

"اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَ وَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ ۔ اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ أَوْلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ"(متفق علیہ)

نماز تراویح کا بیان

رمضان کا مہینہ برکتوں والا مہینہ ہے۔ اس میں اجر زیادہ ملتا ہے۔ آنحضرت ﷺ رمضان میں بہت زیادہ ریاضت فرماتے، گھر کے لوگوں کو ترغیب دیتے۔ صحابہ کرامؓ بھی کثرت سے نوافل ادا فرماتے۔ نماز تراویح، قیام رمضان اور قیام اللیل اصل میں ایک ہی نماز کے مختلف نام ہیں۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے۔ آنحضرت ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں وتروں کے علاوہ آٹھ رکعت پڑھتے تھے۔ اس نماز میں قیام لمبا کرتے اور بہت اہتمام فرماتے

لوگوں کی سہولت کے لئے اجازت فرمائی کہ تہجد پہلی رات پڑھ لی جائے۔ آپ ﷺ نے زندگی کے آخری رمضان میں تین دن تراویح کی نماز کی امامت فرمائی۔ بہت لمبا قیام فرمایا۔ ستائیس رات کو سحری تک قرآن پڑھتے رہے۔ ان راتوں میں آپ ﷺ نے آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ (المعجم الصغیر للطبرانی)

روایات میں نماز تراویح کی رکعتوں کی تعداد مختلف بیان کی گئی ہیں۔ حضرت سائب بن یزید سے منقول ہے کہ لوگ بیس رکعت [1] پڑھتے تھے۔ امام مالکؒ سے ۳۸ رکعتیں منقول ہیں۔ امام شافعیؒ بیس رکعتیں پسند کرتے تھے۔

البتہ یہ نفلی نماز ہے اس لئے اس کی تعداد رکعات کی کوئی حد مقرر نہیں کی گئی۔ البتہ آج کل مساجد میں نماز تراویح باجماعت پڑھی جاتی ہے اور قرآن پاک ختم کیا جاتا ہے۔ اس لئے مناسب یہی معلوم ہوتا ہے کہ جہاں قرآن پاک آٹھ رکعتوں میں پڑھتے ہوئے مکمل کیا جائے تو وہاں آٹھ رکعتیں پڑھنی چاہئیں اور جہاں بیس رکعتوں کی مناسبت سے پڑھا جائے وہاں بیس رکعات باجماعت پڑھنی چاہئیں تاکہ کم از کم ایک مرتبہ قرآن پاک پورا سننے کا موقعہ مل سکے۔

امام نوویؒ فرماتے ہیں۔ قیام رمضان سے تراویح ہی مراد ہے۔ حافظ نے کہا قیام رمضان سے رات کو نفل پڑھنا مراد ہے۔ تراویح ہو یا تہجد اور صحیح یہ ہے کہ رات کو آنحضرت ﷺ نے ایک ہی نماز پڑھی۔ اسی کو تہجد کہو یا تراویح۔ جب آپ ﷺ نے رمضان

---

(۱) یہ روایت ابن ابی ذباب کی وجہ سے ضعیف ہے۔

میں تین راتوں تک شروع رات میں یہ نماز پڑھی[1] تو اس کو تراویح کہا اور جب اخیر رات میں پڑھی تو اس کو تہجد کہا۔

احادیثِ مبارکہ

۱۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ رمضان میں قیام کے لئے رغبت دلاتے تھے۔ اس میں تاکیدی حکم نہیں دیتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے جو رمضان کا قیام ایمان اور ثواب کی نیت سے کرے اس کے پہلے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے انتقال فرمایا تو لوگوں کا عمل اسی طرح تھا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ کی خلافت میں بھی اسی طرح ہوتا رہا اور حضرت عمرؓ کی ابتدائی خلافت میں بھی (مسلم)

۲۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک رات رمضان میں نکلے اور مسجد میں تراویح کی نماز پڑھی اور کچھ لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے پیچھے پڑھی۔ جب صبح ہوئی تو انہوں نے اس کا چرچا کیا۔ دوسری رات کو اس سے زیادہ لوگ جمع ہوئے اور آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ صبح کو لوگوں نے اور زیادہ چرچا کیا۔ تیسری شب کو بہت لوگ جمع ہوئے آپ ﷺ برآمد ہوئے اور نماز پڑھی۔ لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی جب چوتھی رات ہوئی تو اتنے لوگ جمع ہوئے کہ مسجد میں ان کا سمانا مشکل ہوگیا۔ آپ ﷺ برآمد ہی نہیں ہوئے۔ صبح کو صبح کی نماز کے لئے نکلے اور نماز کے بعد لوگوں کی طرف مخاطب ہوئے۔ پہلے تشہد پڑھا پھر فرمانے لگے اما بعد! مجھے معلوم تھا کہ تم یہاں جمع ہو لیکن میں ڈرا کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ ہوجائے اور یہ کام تم سے نہ ہوسکے (اس لئے برآمد نہیں ہوا) پھر آپ ﷺ کی وفات ہوگئی اور یہی کیفیت قائم رہی۔ (بخاری)

۳۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقاریؒ فرماتے ہیں میں حضرت عمرؓ کے ساتھ ایک رات مسجد میں گیا۔ لوگ مختلف گروہوں میں بٹ رہے تھے۔ کوئی اکیلا نماز پڑھ رہا تھا۔ کسی کے ساتھ چند آدمی پڑھ رہے تھے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر میں ان کو ایک قاری کے

---

(۱) لفظ ''تراویح'' مستحدث ہے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں یہ لفظ تہجد کے لیے کبھی استعمال نہیں ہوا۔

پیچھے اکٹھا کردوں تو بہتر ہوگا۔ پھر تاکید کے ساتھ ابی بن کعبؓ پر جمع فرما دیا۔ پھر کسی رات میں حضرت عمرؓ کے ساتھ مسجد میں گیا۔ لوگ قاری کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ یہ نئی بات اچھی ہے۔ (اور فرمایا) جس وقت تم سو جاتے ہو وہ اس وقت سے بہتر ہے جس میں تم قیام کرتے ہو۔ حضرت عمرؓ کا مطلب یہ تھا کہ آخری رات پڑھنا پہلی رات سے بہتر ہے کیونکہ لوگ اول رات پڑھتے تھے۔ (بخاری)

شب قدر

اللہ تعالیٰ قرآن پاک (سورہ قدر) میں فرماتا ہے:

''ہم نے قرآن کو شب قدر میں نازل کیا اور تو کیا جانتا ہے کہ شب قدر کیا ہے۔ شب قدر ہزار مہینوں سے افضل ہے''

شب قدر بہت فضیلت والی رات ہے۔ ظاہر ہے کہ اس کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔ اس میں حضرت جبریلؑ فرشتوں کے جھرمٹ میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے زمین پر اترتے ہیں سلامتی کے ساتھ اور طلوع فجر تک قیام فرماتے ہیں اور ہر متلاشی حق پر جو اللہ کی یاد میں مشغول ہوتا ہے۔ سلامتی بھیجتے ہیں۔ کیسی عظیم اور بابرکت رات ہے۔ جس میں اللہ کی رضا اور خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔ اس رات کا تعلق بھی رمضان ہی سے ہے۔

۱۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''شب قدر کو رمضان کی آخری دس راتوں میں تلاش کرو'' (بخاری)

۲۔ حضرت عائشہؓ بخاری کی ایک اور حدیث میں روایت کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے اور فرماتے رمضان کے اخیر دہے (عشرے) میں شب قدر کی تلاش کرو۔ (بخاری)

۳۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو اپنا تہ بند مضبوط باندھتے اور رات کو جاگتے اور گھر والوں کو جگاتے۔ (بخاری)

۴۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ برآمد ہوئے کہ ہم کو شب

قدر بتلائیں۔ اتنے میں دو مسلمان لڑ پڑے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ میں تم کو شب قدر بتلانے کے لئے نکلا۔ لیکن فلاں فلاں کے لڑنے سے میں وہ رات بھول گیا اور شاید اسی میں تمہاری بھلائی ہو تو (اخیر دہے کی) نویں، ساتویں، پانچویں رات میں اس کو ڈھونڈو۔ (بخاری)

تشریح: یعنی اکیسویں، پچیسویں، ستائیسویں راتوں میں تلاش کرو۔ حافظ نے کہا شب قدر کے بارے میں چالیس قولوں سے زیادہ ہیں۔ پھر سب قولوں میں اس کو ترجیح دی کہ ستائیسویں رات ہے اور امام احمد بن حنبلؒ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے اور ابی بن کعبؓ نے قسم کھائی کہ وہ ستائیسویں رات ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو اس شب کی تلاش ہو وہ ستائیسویں شب میں تلاش کرے۔ نیز آپ ﷺ نے فرمایا مجھ کو یہ رات دکھائی گئی پھر مجھے بھلا دی گئی۔ میں نے اس (رات) کی صبح کو اپنے آپ ﷺ کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے دیکھا اور یہ بات اکیسویں شب میں دیکھی گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص شب قدر کو دیکھے اسے یہ دعا پڑھنی چاہئے۔ "اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی" "اے اللہ تو معاف کرنے والا معافی (دینا) پسند کرتا ہے، مجھے معاف فرمادے" (ترمذی)

جمعہ کی نماز کا بیان

اللہ تعالیٰ قرآن پاک (سورہ جمعہ) میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴾

''اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز جمعہ کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر (نماز جمعہ) کی طرف دوڑو۔ اور لین دین چھوڑ دو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم سمجھو''

احادیث مبارکہ

۱۔ حضرت ابن عمرؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت ﷺ سے سنا۔ آپ اپنے منبر کی سیڑھیوں پر کھڑے فرما رہے تھے، قوموں کو جمعہ ترک کرنے سے رک جانا چاہیے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر فرما دیں گے پھر ان کا حشر غافلوں میں ہوگا۔ (مسلم)

تشریح: قرآن پاک کی آیہ مبارکہ اور حدیث نبویؐ کی رو سے جمعہ فرض ہے۔ آئمۂ اربعہ کا اس پر اتفاق ہے کہ جمعہ فرض عین ہے اور جمہور کا بھی یہی مذہب ہے۔ لیکن جمعہ کی ادائیگی کے لئے کچھ شرائط ہیں۔ آدمی بالغ ہو۔ آزاد ہو۔ تندرست ہو۔ مرد ہو۔ مقیم ہو اور عاقل ہو۔ البتہ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ نے یہ شرط بھی رکھی ہے کہ وہ اذان سنے اور جو اذان نہ سنے اس پر جمعہ فرض نہیں اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک یہ بھی شرط ہے کہ شہر ہو، جامع مسجد ہو، بادشاہ امامت کرائے[1]

۲۔ طارق بن شہابؓ سے مروی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جمعہ با جماعت ہر مسلمان پر حق اور ضروری ہے۔ مگر چار آدمیوں پر فرض نہیں۔ غلام، عورت، بچے اور بیمار پر'' (ابوداود)

۳۔ حضرت ابی الجعد الضمریؓ سے مروی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی تین

(۱) البتہ امام بخاریؒ نے ان شرطوں کی دلیل کے ساتھ نفی کی ہے۔

جمعہ سستی سے ضائع کردے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتے ہیں'' (ابوداود، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کتاب میں منافق لکھا جاتا ہے۔ جس میں ردوبدل نہیں ہوتا۔

(ان احادیث سے جمعہ کی نہایت تاکید ثابت ہوتی ہے اور ایمان کے لئے اس کو شرط قرار دیا گیا ہے۔ البتہ معذور لوگ جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے مستثنیٰ ہوں گے)

۴۔ حضرت ابوسعیدؓ اور حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو آدمی جمعہ کے دن غسل کرے اور اچھے کپڑے پہنے اور خوشبو ہو تو استعمال کرے پھر جمعہ کے لئے آئے اور لوگوں کی گردنوں کو نہ پھلانگے پھر جس قدر اس کی قسمت میں ہو نماز پڑھے اور جب امام خطبہ کے لئے نکلے تو خاموش رہے یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہو یہ اس جمعہ اور سابقہ جمعہ کے درمیان گناہوں کا کفارہ ہوگا۔ (ابوداود)

۵۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں، آنے والوں کو مرتبہ بمرتبہ لکھتے ہیں اور پہلے آنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اونٹ صدقہ کرے، پھر جیسے گائے کا صدقہ کرے، پھر مینڈھا، پھر مرغی، پھر انڈہ صدقہ کرے۔ جب امام خطبہ کے لئے نکلے تو اپنی کتابیں لپیٹ لیتے ہیں اور ذکر سننا شروع کر دیتے ہیں۔ (بخاری، مسلم)

۶۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب تم اپنے ساتھی سے کہہ دو کہ چپ رہو (باتیں نہ کرو) اور امام خطبہ دے رہا ہو تو تم نے لغو بات کی۔ (بخاری، مسلم)

۷۔ حضرت جابرؓ نے فرمایا۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں: جمعہ کے دن تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو اٹھا کر، اس کی جگہ پر قبضہ کر کے وہاں بیٹھنے کی کوشش نہ کرے بلکہ لوگوں سے کہے کھلے ہو جاؤ۔ (مسلم)

۸۔ حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے فرمایا۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں: تمہارے ہر شخص

کے لئے مناسب ہے کہ وہ جمعہ کے لئے دو کپڑے عام محنت کے کپڑوں کے علاوہ بنائے۔(ابن ماجہ) اس حدیث کو ابوداود نے بھی روایت کیا ہے۔

۹۔ حضرت معاذ بن انسؓ فرماتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے جمعہ کے دن خطبہ میں گوٹھ لگا کر بیٹھنے سے منع فرمایا۔ ترمذی، ابوداود)

(گوٹھ لگانا یہ ہے کہ آدمی اپنے چوتڑوں پر بیٹھ جائے اور گھٹنے کھڑے کرے اور رانوں کو پیٹ سے لگالے اور ہاتھوں سے ان کو باندھ لے)

۱۰۔ حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب کوئی جمعہ کے دن اونگھ جائے تو اپنی یہ جگہ بدل لے۔ (ترمذی)

۱۱۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی جمعہ کے دن جب امام خطبہ کررہا ہو، گفتگو کرے وہ گدھے کی طرح ہے جس پر کتابیں لادی ہوں اور جو آدمی خاموش رہنے کے لئے کہے اس کا جمعہ نہیں ہوگا۔ (احمد)

۱۲۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اس وقت جمعہ پڑھتے جب سورج ڈھل جاتا۔ (بخاری)

(اس حدیث کو احمد، ابوداود اور ترمذی نے بھی روایت کیا ہے اور حسن کہا ہے)

۱۳۔ حضرت سائب بن یزیدؓ فرماتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں جمعہ کے دن پہلی اذان اس وقت ہوتی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی خلافت میں بھی یہی صورت رہی۔ جب حضرت عثمانؓ کا زمانہ آیا اور لوگ زیادہ ہوگئے۔ آپؓ نے زورا (پہاڑی) پر تیسری اذان بڑھادی۔ بمعہ اقامت (بخاری)

(پہلی اذان زورا پر کہلوائی تاکہ لوگ امام کے نکلنے تک مسجد میں آجائیں اور دوسری اذان امام کے منبر پر بیٹھنے پر اور تیری اقامت پر)

۱۴۔ حضرت جابر بن سمرہ فرماتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ دو خطبوں کے درمیان بیٹھتے اور (خطبے میں) قرآن پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت فرماتے۔ آپ ﷺ کی نماز اور آپ ﷺ کا خطبہ دونوں درمیانہ ہوتے۔ (مسلم)

۱۵۔ حضرت عمارؓ فرماتے ہیں۔ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا فرماتے ہیں۔ نماز لمبی اور خطبہ مختصر، یہ خطیب کی دانشمندی کی دلیل ہے۔ نماز لمبی کرو اور خطبہ مختصر کرو اور بعض بیان جادو اثر ہوتے ہیں۔ (مسلم)

۱۶۔ حضرت جابرؓ سے مروی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے خطبہ میں فرمایا: جب تم میں سے کوئی جمعہ کے دن آئے اور امام خطبہ کہہ رہا ہو تو دو رکعت نماز پڑھے اور اس میں اختصار کرے۔ (مسلم)

(اس حدیث کو اہل سنن اور احمد نے بھی روایت کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ دو رکعتیں ضرور پڑھ لینی چاہئیں، اگرچہ ہلکی ہوں)

۱۷۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو آدمی امام کے ساتھ ایک رکعت پالے، اس نے جماعت کا اجر پالیا۔ (بخاری، مسلم)

(یعنی جس شخص کو امام کے ساتھ ایک رکعت مل گئی وہ دوسری رکعت پڑھ کر اپنا جمعہ مکمل کرلے اور جس کو ایک رکعت بھی نہ ملے تو وہ جمعہ سے محروم ہوگیا پھر وہ ظہر کی نماز پڑھے)

۱۸۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ دو خطبے دیتے تھے۔ منبر پر بیٹھ جاتے یہاں تک کہ مؤذن فارغ ہوجاتا۔ پھر کھڑے ہوکر خطبہ دیتے پھر خاموش بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوکر خطبہ دیتے۔ (ابوداود)

۱۹۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جمعہ بہترین دن ہے جس میں آفتاب طلوع ہوا۔ اسی دن آدمؑ پیدا کیے گئے۔ اسی دن ان کو جنت میں جگہ عطا فرمائی اور اسی دن وہاں سے نکلے اور قیامت بھی جمعہ کے دن ہی قائم ہوگی۔ (مسلم)

۲۰۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے جب کوئی مسلمان اسے پالے۔ اللہ تعالیٰ سے کوئی بھلائی طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اسے دے دیتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

صحیح مسلم میں ہے یہ مختصر سی گھڑی ہے۔ صحیح بخاری و مسلم کی ایک روایت میں ہے جمعہ کے دن ایک ساعت ہے جب کوئی مسلمان اس کو پالے وہ نماز پڑھ رہا ہو وہ اللہ

تعالیٰ سے کوئی بھلائی طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اسے دے دیتا ہے۔

۲۱۔ حضرت ابو بردہؓ ابو موسیٰ کے بیٹے فرماتے ہیں۔ میں نے اپنے والد صاحب سے سنا وہ فرماتے ہیں۔ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا وہ ساعت جمعہ کے متعلق فرماتے تھے۔ یہ امام کے خطبہ سے شروع ہو کر نماز کے اختتام تک ہے۔ (مسلم)

۲۲۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: قبولیت کی گھڑی کو جمعہ کے دن عصر کے بعد غروب آفتاب تک تلاش کرو۔ (ترمذی)

۲۳۔ حضرت ام ہشامؓ بنت حارثہ نے سورہ ق (والقرآن المجید) رسول کریم ﷺ کی زبان مبارک سے یاد کی۔ ہر جمعہ کو آپ ﷺ منبر پر اس سورت سے صحابہؓ کو وعظ فرمایا کرتے تھے۔ (بروایت مسلم شریف)

۲۴۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جمعہ کی نماز میں سورہ جمعہ اور سورہ منافقون تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ (بروایت مسلم)

۲۵۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ سے منقول ہے کہ عیدین اور جمعہ میں سورہ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ اور ﴿هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾ تلاوت فرماتے۔

۲۶۔ حضرت زید بن ارقمؓ سے منقول ہے کہ نبی ﷺ نے عید کی نماز ادا فرما کر اشارہ فرمایا کہ اب جمعہ کی نماز میں ہر انسان آزاد ہے، دل چاہے ادا کرے، دل چاہے نہ ادا کرے۔ ترمذی کے علاوہ ابوداود، نسائی، امام احمد و ابن ماجہ نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ ابن خزیمہ نے حدیث ہذا کو صحیح کہا ہے۔ (بلوغ المرام)

(اس کا مطلب ہے کہ عید کے دن جمعہ پڑھنا ضروری نہیں بلکہ نماز ظہر ادا کی جاسکتی ہے)

۲۷۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے فرض ادا کرے تو اس کے بعد چار رکعت (سنت) ادا کرے۔ (بروایت مسلم)

۲۸۔ حضرت سائب ابن یزیدؓ سے روایت ہے کہ ان سے حضرت معاویہ نے فرمایا جمعہ کے فرض ادا کرنے کے بعد جو کوئی نماز (سنت) ادا کرے تو فرضوں کے بعد یا تو گفتگو کر لے یا ادھر ادھر چل کر جگہ بدل لے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو اس کی

تشریح: مذکورہ بالا احادیث نبویہ ﷺ سے جمعہ کی اہمیت اور اس کے متعلق تمام آداب و مسائل کھل کر سامنے آ گئے ہیں۔ ان کی روشنی میں نماز جمعہ سنت کے مطابق ادا کرنے کی کوشش کریں۔

جمعہ کے دن غسل کریں اور غسل جنابت ہو تو اور بھی بہتر ہے اور زیادہ ثواب کا باعث ہے۔ غسل کے بعد صاف ستھرے اور عمدہ کپڑے جو میسر ہوں پہنیں اور خوشبو بھی لگائیں اور ناخن وغیرہ بھی کتروائیں۔ جمعہ کے لئے جب پہلی اذان سنیں تو سب کام کاج چھوڑ دیں۔ سنت کے مطابق اچھی طرح وضو کریں اور گھر میں ہی چار سنتیں ادا کریں۔ اس کے بعد جامع مسجد میں تشریف لے جائیں۔ مسجد میں جا کر دو رکعت نماز تحیۃ المسجد ادا فرمائیں اور بیٹھ جائیں اور امام صاحب کے آنے تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہیں۔ جب امام صاحب منبر پر بیٹھ جائیں تو ان کے قریب پہلی صف میں بیٹھنے کی کوشش کریں۔ جب امام صاحب خطبہ پڑھنا شروع کرے تو خاموشی سے اور پورے انہماک (غور) سے خطبہ سنیں۔ خطبہ کے وقت بات کرنا، کسی کو ڈانٹنا یا اشارہ کرنا۔ درود شریف تسبیح یا اور کچھ پڑھنا سب ناجائز ہے۔ خطبہ ختم کرنے کے بعد جب امام صاحب نماز کے لئے کھڑے ہوں تو ان کے پیچھے نماز ادا کریں۔ نماز کے کسی رکن میں بھی امام سے سبقت کرنے کی کوشش نہ کریں اور مکمل پیروی کریں۔ جب امام صاحب سلام پھیر دیں اور نماز مکمل ہو جائے تو امام صاحب کے ساتھ دعا میں شریک ہوں اور اپنے لئے اپنے عزیز و اقارب اور تمام مسلمانوں زندوں اور مردوں کے لئے خیر و برکت اور بخشش کی دعا مانگیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔ فرض نماز ادا کرنے کے بعد وہاں سے جگہ بدل کر دو یا چار سنتیں ادا کریں۔ بہتر یہ ہے کہ یہ سنتیں آپ گھر جا کر ادا کریں۔ جمعہ کے دن درود شریف پڑھنے کی بہت زیادہ فضیلت ہے۔ خود بھی زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھیں اور اپنے گھر والوں کو بھی اس کی ترغیب دیں۔

مسافر کی نماز

نماز فرض ہے۔ جب تک زندگی موجود ہو۔ حواس قائم ہوں نماز کا ادا کرنا فرض ہوگا۔ نبی، ولی، عالم، جاہل کوئی اس سے مستثنیٰ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو ارشاد فرمایا:﴿وَاعۡبُدۡ رَبَّكَ حَتّٰى يَاۡتِيَكَ الۡيَقِيۡنُ﴾ آپؐ پر عبادت تادم مرگ فرض ہے۔ لیکن چونکہ اسلام دین فطرت ہے۔ اس لئے مشکلات کا لحاظ رکھتے ہوئے وقتی طور پر رعایت دی گئی ہے کہ سفر میں اپنی استطاعت کے مطابق جس طرح ممکن ہو نماز ادا کر لیں۔ جنگ اور خوف میں بھی یہ رعایت دی گئی ہے۔ سفر بہر حال سفر ہے اس میں گھر جیسی سہولتیں میسر نہیں ہوتیں۔ اس لئے سفر میں یہ اجازت دی گئی ہے چار رکعت فرض کو سفر میں دو رکعت پڑھ لے البتہ دو اور تین رکعت فرض بدستور رہیں گے۔ سنت اور نوافل پہلے ہی ضروری نہیں، چاہے تو پڑھ لے اور چاہے تو نہ پڑھے۔

بعض اہل علم قصر ضروری سمجھتے ہیں اور سفر میں پوری نماز پڑھنے کو ناپسند فرماتے ہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ، ابن تیمیہؒ اور امام ابن قیمؒ کا بھی یہی خیال ہے۔ حضرت عائشہؓ اور حضرت عثمانؓ قصر اور اتمام نماز دونوں کو جائز سمجھتے تھے۔ مگر آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہؓ کے عمل سے قصر کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

سفر کی مسافت جس میں نماز قصر کرنے کی اجازت ہے۔ اس میں البتہ ائمہ میں اختلاف ہے۔ احناف کے نزدیک تین دن کی مسافت کے سفر کو جسے آسانی کے لئے اڑتالیس میل سمجھ لیا ہے قصر کی اجازت ہے۔ شوافع ۴۸ رمیل مقرر کرتے ہیں۔ اہل حدیث عموماً نو (۹) میل کے قائل ہیں۔ قرآن پاک میں صرف سفر کا ذکر فرمایا ہے تعین نہیں فرمایا اس لئے صحیح یہ معلوم ہوتا ہے کہ عرف عام میں جسے سفر شمار کیا جائے اس میں نماز قصر کرنے کی اجازت ہے۔ مدت سفر میں بھی کچھ اختلاف ہے۔ امام سفیان ثوریؒ اور علماء کوفہ پندرہ دن تک قصر کرتے ہیں۔ اوزاعی بارہ دن تک قصر کے قائل ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ انیس دن کے اور حضرت ابن عمرؓ پندرہ دن کے قائل ہیں۔ لیکن اس تعین کے لئے کوئی قطعی دلیل نہیں۔ آنحضرت ﷺ فتح مکہ کے دن قریباً انیس دن تک قصر فرماتے رہے۔ اس کے بعد بیت اللہ سے واپس چلے گئے۔ صحیح یہی معلوم ہوتا ہے کہ جب تک سفر کے ارادے سے ٹھہرا رہے قصر کرتا رہے اور جب اقامت کا

فیصلہ کرے تو نماز پوری پڑھنی پڑے گی۔ علماء کا اجماع ہے کہ اگر کئی سال تک مسافر اِقامت کا قطعی فیصلہ نہ کرے تو نماز قصر کرتا رہے۔

احادیثِ مبارکہ

۱۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ابتداء اسلام میں ہر نماز کی دو دو رکعتیں فرض ہوئی تھیں اس کے بعد سفر میں تو بدستور دو رکعتیں قائم رکھی گئیں اور قیام کی حالت میں چار رکعتیں کردی گئیں۔ (بخاری، مسلم)

بخاری شریف میں آیا ہے۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے ہجرت فرمائی تو چار رکعتیں کردی گئیں اور سفر میں پہلی حالت (دو رکعت) بدستور رکھی گئیں۔ امام احمدؒ کی حدیث میں اتنا زائد ہے کہ علاوہ مغرب اور فجر کی نماز کے (کہ وہ ابتداء سے تین اور دو رکعت فرض ہیں) کیونکہ مغرب کی نماز دن کے وتر ہیں اور فجر کی نماز میں قرأت طویل ہوتی ہے۔

۲۔ حضرت عائشہؓ سے منقول ہے کہ نبی ﷺ نے سفر میں قصر بھی کیا ہے اور پوری نماز بھی ادا کی ہے۔ روزہ رکھا بھی ہے اور ترک بھی کیا ہے۔ (دار قطنی)

۳۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اپنی دی ہوئی رخصت پر عمل کرنے کو محبوب رکھتے ہیں۔ جس طرح اپنی نافرمانی کے ارتکاب کو ناپسند رکھتے ہیں'' (احمد)

۴۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور انور ﷺ نے مدینہ میں ظہر کی نماز چار رکعتیں پڑھیں اور ذی الحلیفہ میں عصر کی نماز دو رکعتیں پڑھی۔ (بخاری، مسلم) (ذی الحلیفہ ایک مقام ہے جو مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے)

۵۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں جب تین میل یا تین فرسخ راستہ (نو میل) طے فرما لیتے تو دو رکعت شروع کردیتے۔ (بروایت مسلم)

۶۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انیس روز قیام فرمایا تھا۔ (اس عرصہ میں) برابر نماز قصر فرماتے رہے۔ دوسری روایت میں لفظ مکہ کا اضافہ ہے۔ یہ روایت صرف بخاری میں ہے۔ ابوداود کی ایک روایت میں سترہ (۱۷) یوم کا

ذکر ہے اور دوسری میں پندرہ (۱۵) یوم کا۔

۷۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ جب کبھی رسول اللہ ﷺ آفتاب کے زوال سے قبل سفر شروع کرتے تو ظہر کی نماز میں اتنی تاخیر فرماتے کہ عصر کا وقت آ جاتا اور (یکے بعد دیگرے) دونوں نمازیں ادا فرما لیتے اور اگر زوال آفتاب ہو جاتا تو پھر آپ ﷺ ظہر کی نماز ادا فرما کر کوچ کرتے (بروایت بخاری، مسلم)

حاکم نے (کتاب) اربعین میں روایت نقل کی ہے کہ ظہر اور عصر دونوں ادا فرما کر کوچ کرتے۔ اس کی سند صحیح ہے۔ ابو نعیم نے بتوسط امام مسلمؒ نقل کیا ہے کہ زوال آفتاب کے بعد جب آپ ﷺ سفر فرماتے تو ظہر اور عصر دونوں نمازوں کو ادا فرما کر کوچ فرماتے۔

۸۔ حضرت معاذؓ کہتے ہیں کہ ہم غزوہ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ چلے۔ آپ نے ظہر اور عصر کی نماز جمع کر کے اور اسی طرح مغرب اور عشاء جمع کر کے ادا فرمائیں۔ (رواہ مسلم)

۹۔ حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں ظہر اور عصر کو جمع کرتے اور مغرب اور عشاء کی نماز کو جمع فرماتے تھے (بخاری)

(اس حدیث کی رو سے سفر میں ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء اکٹھی کر کے پڑھ سکتے ہیں خواہ ظہر کے وقت میں عصر کو پڑھ لیں یا عصر کے وقت ظہر کو پڑھ لیں۔ اسی طرح خواہ مغرب کے وقت کے ساتھ عشاء کو پڑھ لیں یا عشاء کے وقت مغرب پڑھ لیں)

۱۰۔ حضرت حفص بن عاصمؒ فرماتے ہیں کہ میں مکہ کی راہ میں حضرت ابن عمرؓ کے ساتھ گیا۔ انہوں نے ہمیں ظہر کی نماز دو رکعت پڑھائی پھر اپنے ڈیرے میں آئے اور بیٹھ گئے۔ آپؓ نے کچھ لوگوں کو قیام کرتے دیکھا، فرمایا: یہ لوگ کیا کر رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا، نوافل پڑھ رہے ہیں۔ آپؓ نے فرمایا اگر مجھے نوافل پڑھنے ہوتے تو میں پوری نماز پڑھ لیتا۔ مجھے آنحضرت ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے ساتھ رفاقت کا موقع ملا ہے۔ وہ دو رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ (بخاری، مسلم)

۱۱۔ حضر میں قصر: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں ظہر اور عصر کو جمع کر کے پڑھا۔ حالانکہ وہاں نہ دشمن کا خوف تھا اور نہ سفر کی حالت تھی ۔ابوزبیر کہتے ہیں، میں نے سعیدؓ بن جبیر سے پوچھا۔ حضور اکرم ﷺ نے ایسا کیوں کیا تھا۔ سعیدؓ نے جواب دیا۔ جس طرح تم نے مجھ سے دریافت کیا ہے اسی طرح میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا تھا اور حضرت ابن عباسؓ نے جواب دیا تھا حضور اکرم ﷺ اپنی امت کو دشواری میں نہیں رکھنا چاہتے تھے۔ (مسلم)

مریض کی نماز کا بیان

جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ نماز کسی کے لئے کسی حالت میں معاف نہیں ہے۔ جب تک زندگی قائم ہے اور حواس قائم ہیں نماز پڑھنا پڑھے گی۔ انسان اگر بیمار ہے اور کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا تو بیٹھ کر نماز ادا کرے۔ پھر اگر رکوع سجدہ کر سکتا ہے تو رکوع سجدہ کے ساتھ اور نہیں کر سکتا تو رکوع سجدے اشاروں سے ادا کر لے۔ رکوع اور سجدے کے اشارے میں سر کو جھکائے اور سجدے کے اشارہ میں رکوع کے اشارے سے سر کو زیادہ جھکائے۔ اگر مریض بیٹھ کر بھی نماز ادا نہ کر سکے تو چت لیٹ کر نماز ادا کرے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ چت لیٹے اور پاؤں قبلے کی طرف کر لے لیکن پھیلانا نہیں چاہئے۔ گھٹنے کھڑے کر لے اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر ذرا اونچا کر لیں اور رکوع اور سجدے کے لئے سر جھکا کر اشاروں سے نماز پڑے اور یہ بھی جائز ہے کہ شمال کی طرف سر کر کے داہنی کروٹ پر لیٹے اور اشارے سے نماز پڑھ لے۔

۱۔ حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ مجھے بواسیر کا مرض تھا۔ میں نے حضور اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ نماز کھڑے ہو کر ادا کرو اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر ادا کرو، اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو لیٹ کر پڑھو۔ (بخاری)

۲۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مریض کو تکیہ سامنے رکھ کر سجدہ کرتے دیکھا۔ آپؐ نے اس تکیہ کو علیحدہ کر کے فرمایا: ''اگر تم میں طاقت ہو تو زمین پر سجدہ کرو ورنہ اشارے سے اس طرح پڑھو کہ سجدے کے لئے رکوع سے زیادہ جھکو (تا کہ رکوع اور سجدے میں فرق ہو جائے) بروایت بیہقی۔ ابو حاتمؒ کا قول ہے کہ صحیح یہ ہے کہ حدیث موقوف ہے (جس میں صحابی کے قول، فعل یا تقریر کا ذکر ہوتا ہے)

عورتوں کی نماز

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي" (نماز اس طرح پڑھو جس طرح تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو)

عورتوں اور مردوں کی نماز میں کوئی فرق نہیں ہے۔ شریعت میں عورتوں کے لئے کوئی علیحدہ احکام نازل نہیں ہوئے۔ نماز کی ابتداء سے لے کر اختتام تک مردوں اور عورتوں کے لئے ایک ہی ہیئت اور شکل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے مردوں اور عورتوں کی نماز کے طریقہ میں کوئی فرق نہیں بتایا۔ البتہ ان کے ستر (لباس) نماز کی ادائیگی کے متعلق کچھ واضح ہدایات بیان کی گئی ہیں۔ جیسے کہ عورتوں کو نماز کے لئے اپنا منہ، ہاتھوں اور پاؤں کے علاوہ اپنا سارا جسم ڈھانپنا چاہئے۔ عورتوں پر جمعہ اور جماعت کے ساتھ نماز فرض نہیں ہے۔

١۔ حضرت عائشہؓ سے منقول ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: بالغہ (مکلفہ) عورت کی نماز سر بند کے بغیر نہیں ہوتی۔ امام احمدؒ، ابوداود، ترمذی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ نے حدیث ہذا کو صحیح کہا ہے۔ (بلوغ المرام) سر بند اس رومال وغیرہ کو کہتے ہیں جس سے عورت کے سر کے بال اور گردن چھپ سکے۔

٢۔ حضرت اُم سلمہؓ کہتی ہیں، انہوں نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ! کیا عورت بغیر تہبند کے، صرف کرتے اور سر بند سے نماز ادا کرسکتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر کرتا اتنا دراز ہے کہ پشت قدم تک پہنچ جاتا ہے تو نماز جائز ہے۔ (بروایت ابوداود)

٣۔ حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نماز میں افضل صف مردوں کی پہلی صف ہے اور غیر افضل آخری صف ہے اور عورتوں کی پہلی صف بدتر صف اور آخری صف بہترین صف ہے'' (بروایت مسلم شریف)

٤۔ عورت عورتوں کی امامت صف کے درمیان کھڑی ہو کر کرواسکتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ام ورقہؓ کو حکم دیا کہ وہ اپنے گھر والوں کی امامت کرائیں۔ (ابوداود)

٥۔ حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''عورت کی نماز اپنے گھر (کے دالان) میں صحن میں پڑھنے سے بہتر ہے اور اس کا کوٹھڑی میں نماز پڑھنا کھلے مکان میں پڑھنے سے بہتر ہے۔'' (ابوداود)

عیدین کی نماز کا بیان

ہر قوم میں خوشی اور مسرت کے اظہار کے لئے کچھ اوقات مقرر ہیں۔ جن میں ان کی مجموعی قومی زندگی کا اظہار ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو اہل مدینہ میں نوروز اور مہرجان دو دن عید اور خوشی کے طور پر متعارف اور معلوم تھے۔ اصل میں یہ دونوں دن اہل فارس میں خوشی اور عید کے لئے مشہور تھے۔ آنحضرت ﷺ نے یہ دونوں دن بدل کر عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دو دن مقرر فرمادیئے۔ مقصد یہ تھا کہ خوشی کے متعلق فطرت انسانی کا اصول بھی قائم رہے اور کفر کے ساتھ جو ربط اور تعلق موروثی طور پر آرہا تھا وہ بھی کٹ جائے تاکہ مسلمانوں کی قومی زندگی میں امتیاز قائم رہے۔

عیدالفطر رمضان المبارک میں ایک مجاہدانہ زندگی (بھوک اور پیاس) کی آزمائش میں کامیابی کے بعد خوشی اور مسرت اور شکرانہ کے طور پر منائی جاتی ہے۔ جبکہ عیدالاضحیٰ حضرت ابراہیمؑ کی آزمائش اور کامیابی کے ساتھ تعلق اور اظہار کے لئے منائی جاتی ہے۔

دوسری قوموں میں عید صرف کھانے پینے اور تفریح کا نام ہے۔ لیکن اسلام نے ان خوشی کے لمحات میں بھی اللہ تعالیٰ کے لئے انفرادی اور اجتماعی ذکر کا اہتمام فرمایا۔ تاکہ کوئی موقعہ بھی اللہ تعالیٰ کی یاد سے خالی نہ رہے۔

عید کی نماز کے دو طریق ہیں۔ اہل حجاز دونوں رکعات میں بارہ تکبیریں زائد کہتے ہیں۔ سات پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے اور پانچ دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے۔ اہل کوفہ دونوں رکعات میں چھ تکبیرات زائد کہتے ہیں۔ تین پہلی رکعت میں (تکبیر تحریمہ کے علاوہ) قرأت سے پہلے۔ تین دوسری رکعت میں قرأت کے بعد رکوع سے پہلے۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں یہ دونوں طریق مسنون ہیں لیکن اہل حجاز کا عمل زیادہ بہتر ہے۔

عیدین میں یہ بھی مطلوب ہے کہ حاضری زیادہ سے زیادہ ہو جس میں شوکت اسلامی کا اظہار ہو۔ اس لئے عورتوں کی حاضری کے لئے بھی آپ ﷺ نے بہت تاکید فرمائی ہے یہاں تک کہ حائضہ عورتوں کو عیدگاہ میں پہنچنے اور دعا میں شریک ہونے کی تاکید فرمائی۔

ان دونوں عیدوں کی نماز واجب ہے اور ان کا وقت سورج کے اچھی طرح نکل آنے کے بعد شروع ہوتا اور زوال آفتاب تک رہتا ہے۔ عیدین کی نمازوں کے لئے اذان اور

اقامت نہیں کہی جاتی اور خطبہ بھی نماز کے بعد پڑھا جاتا ہے اور اس کا سننا جمعہ کے خطبہ کی طرح واجب ہے۔

عید کے دن کی سنتیں

غسل کرنا، مسواک کرنا، اچھے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا، عیدالفطر کے دن عیدگاہ جانے سے پہلے کھجور یا کوئی میٹھی چیز کھانا، صدقہ فطر نماز سے پہلے ادا کرنا، عیدالاضحیٰ کے دن نماز کے بعد اپنی قربانی کا گوشت کھانا، عید کی نماز عیدگاہ میں پڑھنا، عیدگاہ میں پیدل جانا، ایک راستہ سے جانا دوسرے راستہ سے واپس آنا، عیدین کی نماز سے پہلے گھر میں یا عیدگاہ میں نفل نماز نہ پڑھنا، راستے میں تکبیریں کہتے ہوئے جانا اور آنا، تکبیریں یہ ہیں:

"الله اکبر، الله اکبر۔ لا اله الا الله والله واکبر، الله اکبر ولله الحمد"

عیدین کی نماز ادا کرنے کا طریقہ وہی ہے جس طرح جمعہ اور پانچوں نمازیں ادا کی جاتی ہیں صرف تکبیرات کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

احادیث مبارکہ

۱۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں، آنحضرت ﷺ مدینہ منورہ آئے اور یہاں یہ لوگ دو دن کھیل کود میں گزارتے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا یہ دو دن کیسے ہیں۔ انصار نے عرض کیا کہ ہم دور جاہلیت میں ان دنوں کو کھیل کے لئے وقف سمجھتے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کی بجائے عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دو دن بدل دیئے ہیں۔ (ابوداود)

۲۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے عید فطر کے دن دو رکعت پڑھیں۔ نہ ان سے پہلے کچھ پڑھا اور نہ ان کے بعد (بخاری، مسلم)

۳۔ حضرت ابن عباسؓ سے پوچھا گیا کہ آپؓ عید کی نماز میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ حاضر ہوئے۔ فرمایا، ہاں۔ آنحضرت ﷺ عید کے لئے نکلے پھر نماز پڑھی۔ پھر خطبہ دیا، نہ اذان کا ذکر کیا نہ اقامت کا۔ پھر عورتوں کے پاس آئے۔ انہیں وعظ کیا، نصیحت فرمائی اور صدقہ کا حکم دیا۔ میں نے دیکھا کہ عورتیں کانوں اور گلے میں زیور

اتار کو بلالؓ کو دے دیتیں۔ پھر حضرت بلالؓ اور آنحضرت ﷺ گھر تشریف لے آئے۔ (بخاری، مسلم)

۴۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں، آنحضرت ﷺ عید فطر کے دن عید کے لئے جانے سے پہلے چند کھجوریں ضرور کھاتے اور طاق کھاتے۔ (بخاری)

۵۔ حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ عید فطر کے دن کچھ کھائے بغیر نہیں نکلتے تھے اور عیدالاضحیٰ کے دن نماز سے پہلے کچھ نہیں کھاتے تھے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

۶۔ حضرت اُم عطیہؓ فرماتی ہیں ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم عید کے دن حیض والی اور پردہ نشین لڑکیوں کو میدان عید میں لائیں وہ مسلمانوں کے ساتھ دعا اور نماز میں شریک ہوں۔ حائضہ عورتیں نماز سے الگ رہیں۔ ایک عورت نے عرض کیا۔ حضرتؐ! ہم میں سے بعض کے پاس بڑی چادر نہیں ہوتی۔ فرمایا! اس کی دوسری سہیلی اپنی چادر اسے پہننے کے لئے دے دے۔ (بخاری، مسلم)

۷۔ حضرت کثیر بن عبداللہؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ کثیر کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے دونوں عیدوں میں پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیرات کہیں اور دوسری میں پانچ قرأت سے پہلے (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

(امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے، امام بخاری نے کہا اس مضمون میں یہ حدیث سب سے بہتر ہے)

۸۔ حضرت سعید بن عاصؓ فرماتے ہیں، میں نے ابوموسیٰؓ اور حذیفہؓ سے دریافت کیا کہ آنحضرت ﷺ عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر میں کیسے تکبیریں کہتے تھے۔ ابوموسیٰؓ نے فرمایا: جنازہ کی طرح آنحضرت ﷺ چار تکبیرات کہتے تھے۔ حضرت حذیفہؓ نے ان کی تصدیق فرمائی۔ (ابوداود)

۹۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں آنحضرت ﷺ عید کے دن آنے جانے کا راستہ بدل دیتے۔ (بخاری)

۱۰۔ حضرت براءؓ فرماتے ہیں جس نے نماز سے پہلے ذبح کرلیا اس نے اپنی ضرورت کے لئے ذبح کیا۔ جس نے نماز کے بعد ذبح کیا۔ اس کی قربانی درست ہوگئی اور مسلمانوں کی سنت کو اس نے پالیا۔ (بخاری، مسلم)

۱۱۔ حضرت ابوہریرۃؓ فرماتے ہیں۔ ایک دفعہ عید کے دن بارش ہوگئی۔ آپ ﷺ نے صحابہؓ کو عید کی نماز مسجد میں پڑھائی۔ (ابوداود، ابن ماجہ)

۱۲۔ حضرت ابوالحویرثؓ فرماتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے عمرو بن حزم کو لکھا۔ وہ نجران میں گورنر تھے۔ عیدالاضحیٰ کو سویرے پڑھو اور عیدالفطر دیر سے پڑھو اور لوگوں کو نصیحت کرو۔ (شافعی)

(جب آفتاب دو نیزے پر آئے تو عیدالفطر پڑھیں اور ایک نیزے پر آئے تو عیدالاضحیٰ پڑھیں)

۱۳۔ اگر کسی کو عید کی نماز (جماعت سے) نہ ملے تو اکیلے دو رکعتیں پڑھ لے (جیسے امام کے ساتھ پڑھتا ہے)

عورتیں بھی اور جو لوگ گھروں اور گاؤں وغیرہ میں ہوں (اور جماعت میں نہ آسکیں) ایسا ہی کریں کیونکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''اے مسلمانو! یہ ہماری عید ہے'' (بخاری)

صدقہ فطر کا بیان

۱۴۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ہر مسلمان آزاد اور غلام۔ مرد، عورت، بالغ و نابالغ پر صدقہ فطر فرض کیا ہے، کھجور یا جو کا ایک صاع (دیا جائے گا) اور حکم دیا ہے کہ نماز کو جانے سے قبل ادا کردیا جائے۔ (بلوغ المرام، بروایت بخاری ومسلم شریف)

۱۵۔ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں صدقہ فطر میں کھانے کا ایک صاع دیا کرتے یا کھجور کا ایک صاع یا جو یا کشمش کا ایک صاع۔ (بروایت بخاری، مسلم)

۱۶۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر اس لئے واجب فرمایا کہ روزہ دار کا روزہ لغو اور بیہودہ گوئی وغیرہ کے گناہ سے پاک ہو جائے اور مساکین کی ضرورت پوری ہو جائے تو جو شخص نماز ادا کرنے سے پہلے ادا کر دے گا اس کا واجب ادا ہو کر ادائیگی واجب کا ثواب ہوگا اور جو شخص نماز کے بعد ادا کرے گا وہ ایک (نفلی) صدقہ ہوگا۔ (ابوداود، ابن ماجہ)

۱۷۔ حضرت علامہ حافظ ابن قیم اپنی کتاب زاد المعاد (حصہ اول) میں نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے آٹے یا گندم کا ایک صاع بھی منقول ہے اور معروف یہ ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے ان مذکورہ اشیاء کے مقابلے میں گندم کا نصف صاع مقرر کیا ہے۔ (ابوداود)

اور صحیحین میں ہے کہ حضرت معاویہؓ نے یہ مقدار مقرر کی ہے۔ اس سلسلے میں حضرت ثعلبہ بن عبداللہ بن ابی صغیر کی روایت ہے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گندم کا ایک صاع دو آدمیوں پر تقسیم ہوگا۔ (مسند احمد)

نوٹ: صاع ایک پیمانہ ہے جس کا وزن ساڑھے تین سیر سے کچھ زیادہ ہے چنانچہ اس کی مقدار کے مطابق فطرانہ ادا کریں۔

صلوٰۃ الکسوف و خسوف (سورج اور چاند گرہن کی نماز)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: سورج اور چاند نہ کسی کے مرنے سے گہناتے ہیں، نہ کسی کے جینے سے۔ وہ تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب تم گرہن دیکھو تو کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔ (بخاری، مسلم)

(گرہن کی حقیقت تو یہ ہے کہ زمین کا کوئی حصہ ہماری آنکھوں اور سورج اور چاند کے درمیان آجاتا ہے۔ اس لئے کچھ عرصہ کے لئے سورج اور چاند ہماری نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں اور ان کی روشنی کم ہو جاتی ہے۔ یہ حادثہ زمین کی گردش کی وجہ سے پیش آتا ہے۔ جو لوگ اس حساب سے واقف ہیں وہ اس کو پوری طرح سمجھتے ہیں اور بتا دیتے ہیں کہ سورج یا چاند گرہن کس وقت ہوگا اور کب تک رہے گا)

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''چاند سورج کا گرہن آثار قدرت ہیں۔ کسی کے مرنے جینے سے نمودار نہیں ہوتے۔ بلکہ بندوں کو عبرت دلانے کے لئے خدا ظاہر فرماتا ہے۔ اگر تم ایسے آثار دیکھو تو جلد از جلد دعا۔ استغفار اور یاد الٰہی کی طرف رجوع کرو۔ (مسلم)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ سورج گرہن ہوا تو حضور اکرم ﷺ نے ایک شخص کو یہ اعلان کر دینے کا حکم فرمایا کہ نماز جماعت سے ہوگی۔

کسوف اور خسوف کے وقت دو رکعت نماز مسنون ہے۔ اس کے لئے اذان اور اقامت نہیں کہی جاتی بلکہ اگر لوگوں کو جمع کرنا مقصود ہو تو اطلاع دینے کے لئے آواز دے دی جائے۔

نماز پڑھنے کا طریقہ

یہ نماز مسجد میں باجماعت ادا کریں۔ امام کو چاہئے کہ وہ اونچی آواز سے قرأت پڑھے اور بڑی سورتیں تلاوت کرے، پھر لمبا رکوع کرے، پھر رکوع سے سر اٹھا کر قرأت شروع کر دے، لیکن پہلی قرأت سے کچھ کم پڑھے، پھر لمبا رکوع کرے جو پہلے سے کچھ کم ہو پھر پہلی رکعت کو معمول کے مطابق ادا کرے پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح اونچی آواز سے لمبی قرأت پڑھے اور دو لمبے رکوع کرے اور دو رکعت نماز مکمل کرے۔ (بخاری، مسلم) پھر نماز سے فارغ ہو کر گرہن صاف ہونے تک لوگوں کو وعظ و نصیحت (خطبہ) کرے۔ (ابوداود)

حدیث مبارکہ

۱۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ پہلے آپ ﷺ کھڑے ہوئے تو بہت دیر تک کھڑے رہے۔ پھر رکوع کیا تو بڑی دیر تک رکوع میں رہے۔ پھر کھڑے ہوئے اور دیر تک کھڑے رہے لیکن پہلی بار سے کم۔ پھر دیر تک رکوع میں رہے لیکن پہلے رکوع سے کم۔ پھر سجدہ کیا اور دیر تک سجدے میں رہے۔ پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہوا جیسے پہلی رکعت میں۔ پھر نماز سے جب فارغ ہوئے تو سورج صاف ہوگیا تھا۔

آپ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ سنایا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی۔ پھر فرمایا: سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں وہ کسی کی موت یا زیست سے نہیں گہناتے۔ جب تم گہن دیکھو تو اللہ کو یاد کرو اور تکبیر کہو اور نماز پڑھو اور خیرات کرو۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے امت محمدؐ! اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی غیرت والا نہیں۔ اس کو بہت غیرت آتی ہے اگر اس کا بندہ یا بندی زنا کرے۔ اے امت محمد ﷺ کے لوگو! اگر تم وہ جانو جو میں جانتا ہوں تو ہنسو کم روؤ زیادہ۔ (بخاری)

تشریح: حدیث بالا سے ظاہر ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ہر رکعت میں دو دو رکوع کئے اور دو دو قیام، اگرچہ بعض روایتوں میں تین تین، چار چار اور بعض میں پانچ پانچ قیاموں اور رکوعوں کا ذکر ہے مگر دو دو رکوع کی روایتیں صحت میں بڑھ کر ہیں اور اہل حدیث اور شافعی کا اسی پر عمل ہے اور حنیفہ کے نزدیک ہر رکعت میں ایک ہی قیام اور رکوع ہے۔ امام ابن قیم نے کہا ہے کہ ایک رکوع کی روایتیں صحت میں دو دو رکوع کی روایتوں کے برابر نہیں۔

آخر میں اپنے تمام مسلمان بھائیوں اور بہنوں سے گزارش ہے کہ جب بھی ایسا واقعہ ظہور پذیر ہو تو وہ بھی آپ ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے نماز کسوف ادا کریں۔ اگر ان کے لئے جماعت کا انتظام نہ ہو تو اپنے گھروں میں ہی نماز ادا کریں اور جب تک سورج روشن نہ ہو تو اللہ تعالیٰ سے دعا اور استغفار کرتے رہیں۔

نماز استسقاء (بارش کے لئے نماز)

پانی انسان، حیوان اور نباتات کے لئے بہت ضروری ہے۔ اگر پانی نہ ملے تو زمین پر زندگی ناپید ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ ﴿وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ﴾ ''ہم نے ہر زندہ چیز کو پانی سے بنایا'' بعض اوقات ہمیں خشک سالی اور قحط کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے اور زندگی گزارنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ایسے حالات میں بھی ہمیں اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایسے حالات میں بارش کے لئے جمعہ کے خطبہ کے درمیان دعا بھی مانگی ہے اور علیحدہ نماز بھی ادا فرمائی ہے۔ چنانچہ اگر بارش نہ ہو اور مینہ نہ برستا ہو تو مسلمانوں کو چاہئے کہ ایک دن مقرر کر کے صبح سویرے سورج نکلتے ہی پھٹے پرانے اور میلے کپڑے پہن کر عاجزی اور زاری کرتے ہوئے شہر اور بستی سے باہر نکلیں اور بچوں اور بوڑھوں کو ساتھ لے جائیں اور کسی کافر کو ساتھ نہ لیں۔ پہلے اپنے گناہوں سے توبہ کریں اور پھر دو رکعت نماز جماعت کے ساتھ (بغیر اذان اور تکبیر) کے پڑھیں۔

امام شافعیؒ کے نزدیک یہ نماز عید کی طرح ہوتی ہے۔ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ سات تکبیرات کہے۔ سورۃ فاتحہ پڑھ کر اس کے ساتھ کوئی سورۃ ملا کر اونچی آواز سے پڑھے، پھر رکوع اور سجود کرے۔ پھر دوسری رکعت میں پہلے پانچ تکبیرات کہے پھر سورۃ فاتحہ کے ساتھ دوسری سورۃ ملائے اور رکوع اور سجود کر کے نماز ختم کرے۔ پھر امام جمعہ کی طرح دو خطبے دے اور چادر کو اس طرح بدلے کہ دائیں کنارے کو بائیں کندھے پر اور بائیں کو دائیں پر کرے۔ اور باقی سب آدمی بھی ایسا ہی کریں یہ عمل تین دن کریں اگر پہلے دن ہی دعا قبول ہو جائے تو پھر دوسرے دن جانے کی ضرورت نہیں۔

احادیث مبارکہ

۱۔ حضرت عبداللہ بن زیدؓ فرماتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ لوگوں کے ساتھ نماز گاہ میں گئے تاکہ بارش کی نماز ادا کریں۔ آپ ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھائی۔ قرأت آواز سے پڑھی اور قبلہ رو ہو کر دعا فرمائی۔ ہاتھ اٹھائے اور جب قبلہ رو ہوئے تو چادر کو پھیرا (بخاری، مسلم)

۲۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں آنحضرت ﷺ کسی دعا میں اس طرح ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے جیسے استسقاء میں اٹھاتے۔ آپ ﷺ اس قدر ہاتھ اٹھاتے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی۔ (بخاری، مسلم)

۳۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے استسقاء کی نماز میں ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف فرمائی (مسلم)

۴۔ حضرت عبداللہ بن زید فرماتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نماز گاہ کی طرف نکلے اور نماز استسقاء پڑھی اور جب قبلہ رخ ہوئے تو اپنی چادر کو بدلا۔ دائیں کنارے کو بائیں کندھے پر کیا اور بائیں کو دائیں پر، پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ (ابوداود)

۵۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نماز استسقاء کے لئے سادہ لباس کے ساتھ تواضع، عجز اور خشوع کے ساتھ نکلے۔ (ترمذی، ابوداود، نسائی، ابن ماجہ)

۶۔ حضرت عمروؓ بن شعیب اپنے باپ وہ ان کے دادا سے روایت فرماتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ بارش کے لئے یہ دعا فرماتے۔ "اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهِيمَتَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ" (اے اللہ! اپنے بندوں اور جانوروں پر بارش برسا۔ اپنی رحمت کو عام کر اور مردہ شہر کو روئیدگی عطا فرما) (مالک، ابوداود)

۷۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں۔ میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا، آپؐ ہاتھ اٹھائے ہوئے فرماتے: "اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا مَرِيئًا مُرِيئًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ" (اے اللہ! ہم پر بارش برسا جس سے ہماری فریاد رسی ہو، خوشگوار ہو جس سے چارہ پیدا ہو، مفید ہو جو مضر نہ ہو جلد ہو دیر سے نہ ہو، اس کے بعد بادل چھا گیا) (ابوداود)

۸۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے لوگوں نے آنحضرت ﷺ سے بارش کی کمی کی شکایت کی۔ آپ ﷺ کے حکم سے۔ نماز گاہ میں منبر رکھوایا گیا اور آپ ﷺ نے ایک دن کا وعدہ فرمایا۔ لوگ اس دن باہر نکلے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ آنحضرت ﷺ سورج کا کنارہ نکلتے ہی پہنچ گئے۔ آپ ﷺ منبر پر بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ

کی بڑائی وحمد بیان کی۔ پھر فرمایا: آپ لوگوں نے اپنے علاقوں کی خشک سالی اور بارش کی اپنے وقت سے تاخیر کا ذکر کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔ آپ دعا کریں اور وعدہ فرمایا ہے کہ وہ تمہاری دعا قبول فرمائے گا۔ پھر پڑھا۔

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَايُرِيْدُ۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ﴾

''سب حمد اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔ وہ رحم کرنے والا مہربان ہے۔ قیامت کے دن کا مالک ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جو چاہے کرتا ہے۔ اے اللہ تو ہی اللہ ہے، تو بے نیاز ہے۔ ہم فقیر ہیں۔ ہم پر بارش فرما۔ اور جو تو اتارے اسے ایک وقت تک ہماری توانائی کا سبب بنا''

پھر آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور اس قدر ہاتھ اٹھائے کہ بغلوں کی سفیدی نمایاں ہوگئی۔ پھر لوگوں کی طرح پشت پھیر کر اپنی چادر کو بدلا اور آپ ﷺ اپنے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے۔ پھر لوگوں کی طرف توجہ فرمائی اور منبر سے اترے اور دو رکعت [1] نماز پڑھائی۔ اسی وقت ایک بدلی کڑکی اور چمکی اور اللہ کے حکم سے برسی۔ حضرت ﷺ مسجد تک پہنچے نہیں تھے کہ سیلاب بہنے لگا۔ جب آپ ﷺ نے لوگوں کو چھپروں کے طرف بھاگتے دیکھا۔ آپ ﷺ ہنسے۔ آپ ﷺ کے دانت مبارک ظاہر ہوگئے اور فرمایا میں گواہ ہوں۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور میں اللہ کا بندہ اور رسول ﷺ ہوں۔ (ابوداود)

۹۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔ جب قحط ہوجاتا تو حضرت عمرؓ حضرت عباسؓ کو دعا کے لئے لے جاتے اور فرماتے۔ اے اللہ! ہم تیرے نبی ﷺ کے توسل سے دعا مانگتے تھے اور تو بارش فرما دیتا تھا۔ اب ہم تیرے نبی ﷺ کے چچا کے توسل سے بارش چاہتے ہیں۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں پھر بارش ہوجاتی۔ (بخاری، مسلم)

۱۰۔ حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ ایک گنوار گاؤں والا آنحضرت ﷺ کے پاس جمعہ کے دن آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ ﷺ (بھوک) سے جانور تباہ ہوگئے۔

بال بچے ہلاک ہوگئے۔ لوگ مرگئے۔ آپ ﷺ نے یہ سن کر اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے، دعا کرنے لگے اور لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ اپنے ہاتھ اٹھائے۔ دعا کرنے لگے۔ حضرت انسؓ نے کہا پھر ہم مسجد سے باہر نکلے بھی نہ تھے کہ مینہ شروع ہوگیا اور دوسرے جمعہ تک برابر برستا رہا۔ پھر ایک شخص (دوسرے جمعہ میں) آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ یارسول اللہ ﷺ! بارش بہت ہونے سے مسافر گھبرا گئے ہیں اور رستہ بند ہوگیا۔ اللہ سے دعا فرمائیے کہ پانی تھم جائے یہ سن کر آنحضرت ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے پھر یوں دعا کی۔ یا اللہ! ہمارے گرداگرد برسا اور ہم پر نہ برسا۔ یا اللہ ٹیلوں اور پہاڑوں، پہاڑیوں اور رمنوں اور درخت اگنے کے مقاموں پر برسا۔ حضرت انسؓ نے کہا یہ دعا فرماتے ہی ابر کھل گیا اور ہم نکلے دھوپ میں چلنے پھرنے لگے۔

شریک نے کہا میں نے انسؓ سے پوچھا یہ دوسرا شخص وہی پہلے والا تھا۔ انہوں نے کہا معلوم نہیں۔ (بخاری)

(اس حدیث سے امام بخاریؒ نے یہ نکالا کہ جامع مسجد میں بھی استسقاء ہوسکتا ہے یعنی پانی کے لئے دعا مانگنا)

---

(۱) استسقاء کی نماز پہلے پڑھ کر پیچھے خطبہ اور دعائیں پڑھنا جائز ہے (ابن ماجہ، مسند امام احمد)

خوف کی نماز

نماز ایک ایسی اہم عبادت ہے کہ کسی کے لئے کسی حالت میں بھی معاف نہیں البتہ حالات کی مشکلات کے پیش نظر اس میں کچھ تخفیف کردی گئی ہے۔ چنانچہ دشمن کا خوف ہو اور جنگ کا موقع ہو تو اس حالت میں بھی جہاں تک ممکن ہو نماز ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس کی ادائیگی کے مختلف طریقے ہیں۔ آنحضرت نماز میں ایسا طریق اختیار کرتے جس سے دشمن سے اچھی طرح حفاظت ہو سکے اور اس کی نقل و حرکت پر نظر رہ سکے۔ اگر عین حملہ کی صورت ہو تو چلتے، دوڑتے، بیٹھے، لیٹے، سواری پر، پیدل سب طرح نماز پڑھنا درست ہے۔ دوسری صورت میں آنحضرت ﷺ نے لشکر کے دو حصے کئے۔ ایک حصے کو ایک رکعت نماز پڑھائی اور دوسرا حصہ دشمن کے مقابل رہا۔ پھر یہ ایک رکعت پڑھ کر دشمن کے مقابل چلے گئے اور اپنی دوسری رکعت اکیلے پڑھ لی۔ پھر دوسرا حصہ آیا اور اس کو بھی آپؐ نے ایک رکعت پڑھائی اور اپنی دو رکعتیں پوری کر کے سلام پھیر دیا۔ ان لوگوں نے دوسری رکعت بعد میں اٹھ کر پڑھ لی۔ اس طرح سب کی دو دو رکعتیں پوری ہوگئیں۔ اگر عین لڑائی میں رکوع اور سجود کا موقعہ نہ مل سکے تو صرف اشارہ کافی ہے۔ (بعض نے کہا ہے کہ مقتدیوں نے اپنی ایک ایک رکعت علیحدہ پڑھی تھی لیکن نسائی اور ابن حبان میں ابن عباسؓ سے یہ الفاظ مروی ہیں۔ ولم یقضو اور انہوں نے اس رکعت کی قضا نہیں دی تھی)

احادیث مبارکہ

۱۔ حضرت سالم اپنے والد عبداللہ بن عمرؓ سے روایت فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ نجد کی طرف ایک لڑائی میں گیا۔ ہمارا دشمن سے مقابلہ ہوگیا۔ ہم نے ان کے سامنے صفیں بنائیں۔ آنحضرت ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ فوج کا ایک حصہ آپ ﷺ کے ساتھ کھڑا ہوگیا اور ایک حصہ دشمن کی طرف متوجہ ہوا۔ آنحضرت ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں نے رکوع کیا اور دو سجدے کئے پھر وہ ان لوگوں کی جگہ چلے گئے جنہوں نے ابھی نماز نہیں پڑھی تھی۔ وہ لوگ آگئے تو آپ ﷺ نے ان لوگوں کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجدے کئے اور سلام پھیر دیا اور ہر گروہ نے ایک

رکوع دو سجدے ادا کئے اور نافع نے بھی اسی طرح روایت کیا اور زیادہ کہا۔ اگر خوف بہت زیادہ ہو جائے تو کھڑے کھڑے نماز پڑھیں یا سواری کی حالت میں ادا کریں۔ رخ قبلہ کی طرف ہو یا کسی دوسری طرف۔ نافع فرماتے ہیں مجھے یقین ہے کہ ابن عمرؓ نے یہ حدیث آنحضرت ﷺ سے ذکر فرمائی ہے۔ (بخاری)

۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ ضیحنان اور عُسفَان کے درمیان اترے۔ مشرکوں نے کہا۔ ان لوگوں (مسلمانوں) کو ایک نماز باپ اور بیٹوں سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ وہ عصر کی نماز ہے۔ تم لوگ جمع رہو اور ان پر یکبار حملہ کرو۔ جبرائیلؑ آنحضرت ﷺ کے پاس آئے اور فرمایا: اپنے ساتھیوں کو تقسیم فرما دیجئے۔ ایک گروہ کو آپ ﷺ نے نماز پڑھائی اور دوسرا گروہ اپنے ہتھیار اور بچاؤ کی چیزیں سنبھال کر دشمن کے سامنے کھڑا رہے۔ ان کی ایک ایک رکعت ہوگی اور آنحضرت ﷺ کی دو رکعتیں ہو جائیں گی۔ (ترمذی، نسائی)

۳۔ نسائی نے حضرت جابرؓ سے بطریقہ آخر اس طرح نقل کیا ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے اصحابؓ کے ایک گروہ کے ہمراہ دو رکعتیں ادا کیں پھر دوسری جماعت کے ہمراہ دو رکعتیں ادا کیں اور ہر گروہ کے ہمراہ (مستقل) سلام پھیرا۔ (ابوداود نے یہی مضمون حضرت ابوبکرؓ سے نقل کیا ہے)

نماز جنازہ کا بیان

مسلمان میت کی نماز فرض کفایہ ہے۔ اس نماز میں رکوع۔ سجدہ نہیں ہوتا۔ جنازہ کی نماز پڑھنے کے لئے میت کی چارپائی اس طرح رکھیں کہ میت کا سر شمال کی سمت اور پاؤں جنوب کی طرف ہوں۔ پھر باوضو ہو کر طاق صفیں باندھیں میت اگر مرد ہے تو امام سر کے سامنے کھڑا ہو اور اگر میت عورت ہے تو امام کو اس کے درمیان میں کھڑا ہونا چاہئے۔ پھر دل سے نیت کر کے دونوں ہاتھوں کو کندھوں یا کانوں تک اٹھائیں اور پہلی تکبیر اللہ اکبر کہہ کر سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اور فاتحہ پڑھیں۔ امام آواز سے پڑھے اور مقتدی آہستہ پھر دوسری تکبیر (اللہ اکبر) کہہ کر درود ابراہیمی پورا پڑھیں، پھر تیسری تکبیر کہہ کر دعائیں پڑھیں۔ اگر امام اونچی آواز سے پڑھے تو آپ آمین کہتے رہیں۔ ورنہ ان سب دعاؤں کو یا ان میں سے جو یاد ہو وہ پڑھ لیں۔ اگر ان دعاؤں میں سے کوئی بھی یاد نہ ہو تو اپنی زبان میں میت کے حق میں کلمات خیر استغفار اور مغفرت کی دعا کریں۔ پھر چوتھی تکبیر کہہ کر سلام پھیر دیں۔

پہلی دعا

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهِ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ"

ترجمہ: ''اے اللہ بخش ہمارے زندوں اور مردوں کو اور حاضروں اور غائبوں کو اور چھوٹوں اور بڑوں کو اور مردوں اور عورتوں کو۔ اے اللہ جس کو تو زندہ رکھے۔ زندہ رکھ اس کو اسلام پر اور جس کو تو ہم سے فوت کرے پس اس کو ایمان پر وفات دے۔ اے اللہ اس کے اجر سے ہم کو محروم نہ کرنا اور اس کے بعد ہم کو فتنہ میں نہ ڈالنا'' (مسلم، ابوداود)

دوسری دعا:

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ

الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ"

ترجمہ: "اے اللہ بخش گناہ اس کے اور رحمت کر اس پر اور عافیت دے اس کو اور معاف کر اس کو اور بہتر کر مہمانی اس کی اور فراخ کر قبر اس کی اور پاک کر اس کو (گناہوں سے) ساتھ پانی اور اولوں اور برف سے اور پاک کر دے اس کو گناہوں سے جیسے پاک کرتا ہے تو سفید کپڑے کو میل۔ سے اور اسے اس کے دنیا کے گھر سے بہتر گھر اور اس کے یہاں کے لوگوں سے بہتر لوگ اور اس کے یہاں کے جوڑے (میاں یا بیوی) سے بہتر جوڑا عطا کر اور داخل کر اس کو بہشت میں اور پناہ دے اس کو عذاب قبر سے اور جہنم کے عذاب سے" (مسلم)

تیسری دعا:

"اللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَيَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ أَصْبَحَ فَقِيْرًا إِلٰى رَحْمَتِكَ وَأَصْبَحْتَ غَنِيًّا عَنْ عَذَابِهِ تَخَلّٰى مِنَ الدُّنْيَا وَأَهْلِهَا إِنْ كَانَ زَاكِيًا فَزَكِّهٖ وَإِنْ كَانَ مَخْطِئًا فَاغْفِرْلَهٗ۔ اللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ"

ترجمہ: "یا اللہ بندہ تیرا (یہ میت) اور بیٹا لونڈی تیری کا ہے یہ (اپنی زندگی میں) گواہی دیتا تھا کہ نہیں کوئی معبود سوائے تیرے اکیلا ہے تو۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ اور گواہی دیتا تھا کہ محمدؐ بندہ تیرا ہے۔ اور رسول تیرا۔ آج ہوا یہ محتاج تیری رحمت کا اور ہے تو بے پرواہ عذاب اس کے سے۔ الگ ہو گیا (آج) یہ دنیا سے اور دنیا والوں سے۔ اگر ہو یہ پاک (گناہوں سے) پس زیادہ کر پاکی اسؓ کی۔ اور اگر ہو یہ گنہگار پس بخش اس کو۔ یا الٰہی ہم کو اس کے ثواب سے محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہم کو گمراہ نہ کر" (حصن حصین)

جنازہ کے دیگر مسائل

۱۔ میت کو فرط محبت سے بوسہ دینا کسی قریبی عزیز کے لئے جائز ہے۔ (بخاری)

۲۔ اگر میت کو دیکھ کر رونا آئے اور آنسو جاری ہوں تو کوئی منع نہیں۔ البتہ اپنے آپ کو پیٹنا، واویلا کرنا اور کپڑے پھاڑنا سخت منع ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں

اس سے بیزار ہوں جو (موت کی مصیبت میں) سر کے بال منڈائے اور چلا کر روئے اور اپنے کپڑے پھاڑے۔ (بخاری، مسلم)

۳۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میرے اس مومن بندے کے لئے بہشت ہے جس کے پیارے کو میں اہل دنیا سے قبض کرتا ہوں اور وہ (اس کی موت پر) صبر کرے۔'' (بخاری)

۴۔ نماز جنازہ میں امام کو قرأت، دعا اونچی آواز سے پڑھنی چاہئے۔ (مسلم) اگر آہستہ
موت پر) صبر کرے۔'' (بخاری)

۴۔ نماز جنازہ میں امام کو قرأت، دعا اونچی آواز سے پڑھنی چاہئے۔ (مسلم) اگر آہستہ
پڑھے تو بھی جائز ہے۔ (نسائی)

۵۔ نماز جنازہ ختم ہو جانے کے بعد جنازہ کے ارد گرد جمع ہو کر فاتحہ خوانی کرنی بدعت ہے۔ حضور اکرم ﷺ اور صحابہؓ سے قطعاً ثابت نہیں۔

۶۔ جنازے کی نماز مسجد میں اور قبر پر بھی پڑھ سکتے ہیں۔ (بخاری، مسلم)

۷۔ جنازہ غائبانہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ (بخاری)

(حضور اکرم ﷺ نے نجاشی (شاہ حبش) کی نماز جنازہ غائبانہ پڑھی)

۸۔ حضور اکرم ﷺ نے شہیدوں کو خون سمیت دفن کرنے کا حکم دیا۔ نہ ان پر نماز جنازہ پڑھی اور نہ ان کو غسل دیا۔ (بخاری)

۹۔ حضور اکرم ﷺ نے ایک خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ (بلوغ المرام۔ بروایت مسلم)

۱۰۔ قبر کو گہرا کھودیں۔ اس کو ہموار اور صاف کریں اور میت کو قبر کی پائنتی کی طرف سے داخل کریں۔ (ابوداؤد)

۱۱۔ میت کو قبر میں رکھ کر یہ دعا پڑھیں۔ (ابوداود)

بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ ﷺ (بلوغ المرام)

۱۲۔ میت کو قبر میں رکھ کر اس پر کچی اینٹیں لگائیں۔ (بلوغ المرام)

۱۳۔ آہستہ آہستہ مٹی ڈال کر قبر کو پر کریں (مشکوٰۃ)

۱۴۔ لوگ اس میں تین تین لپیں مٹی ڈالیں۔ (بلوغ المرام۔ بروایت دارقطنی)

۱۵۔ قبر کو اونٹ کے کوہاں کی طرح بنائیں اور قبر پر پانی چھڑکیں۔ مشکوٰۃ)

۱۶۔ دفن کرنے کے بعد سب لوگ میت کی بخشش اور ثابت قدمی کے لئے دعا مانگیں۔ (ابوداود)

(قبرستان سے باہر نکل کر دعا مانگنا غیر ضروری ہے اور بدعت ہے)

احادیث مبارکہ

۱۔ حضرت ابوسعیدؓ (خدری) وحضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ مرنے والے کو لا الہ الا اللہ تلقین کیا کرو۔ (بروایت مسلم، احمد وابوداود، نسائی، ابن ماجہ)

(مرنے والے کے قریب بیٹھ کر کلمہ طیبہ بلند آواز سے پڑھیں)

۲۔ حضرت معقلؓ بن یسار کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مرنے والے کے نزدیک سورہ یٰسین تلاوت کیا کرو۔ (ابوداود، نسائی)

۳۔ حضرت ام سلمہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ حضرت ابوسلمہؓ کی (وفات کے وقت) تشریف لائے تو ان کی آنکھیں اوپر چڑھی ہوئی تھیں۔ آپ ﷺ نے دونوں آنکھوں کو بند فرمایا۔ (مسلم)

۴۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کہ مومن کی روح قرض کی وجہ سے معلق رہتی ہے جب تک کہ اس کا قرضہ ادا نہ ہو جائے'' (احمد، ترمذی)

۵۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو تین کپڑوں کا کفن دیا گیا تھا جو کہ سفید سحولی (ایک خاص قسم کا کپڑا) تھا۔ اس کفن میں کرتا اور عمامہ نہ تھا۔ (بخاری، مسلم)

۶۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سفید کپڑے پہنا کرو۔

تمہارے تمام لباس میں یہ بہترین قسم ہے اس میں میت کو کفن دیا کرو۔" (ابوداود، ترمذی، احمد، ابن ماجہ)

۷۔ حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰؒ فرماتے ہیں کہ زید بن ارقمؓ ہمیں جنازوں کی نماز میں چار تکبیریں فرمایا کرتے۔ ایک جنازے کی نماز میں آپ نے پانچ تکبیریں ادا فرمائیں۔ اس کے متعلق ہم نے سوال کیا۔ آپؓ نے فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ اتنی تکبیریں بھی فرمایا کرتے تھے۔ (بروایت مسلم، ابوداود، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ)

۸۔ حضرت طلحہ بن عبداللہؓ سے منقول ہے کہ میں نے ایک جنازے کی نماز حضرت ابن عباسؓ کے پیچھے ادا کی۔ انہوں نے نماز میں سورہ فاتحہ تلاوت کر کے فرمایا۔ یہ میں نے اس لئے کیا کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ طریقہ سنت ہے۔ (بروایت بخاری)

۹۔ حضرت عوف بن مالکؓ کا بیان ہے کہ ایک جنازے کی نماز حضور اکرم ﷺ نے ادا فرمائی۔ میں نے آپ ﷺ کی دعا کو خوب کان لگا کر سنا۔ آپ ﷺ نے دعا فرمائی۔ (یہ دعا دوسری دعا کے طور پر پہلے مذکور ہو چکی ہے) (بروایت مسلم)

۱۰۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جنازے کی نماز میں یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔ "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا.......... یہ دعا پہلی دعا کے طور پر مذکور ہو چکی۔ (مسلم، ابوداود)

۱۱۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں نبی ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ میت کو جلد دفن کرنے کی طرف توجہ کرو کیونکہ اگر میت بہتر اور نیک ہے تو تم اس کو بہتری کی طرف لے جاؤ گے اگر اس کے برخلاف ہے تو ایک بری چیز ہے جس کو اپنے کاندھوں سے علیحدہ کرو گے۔ (بخاری، مسلم)

۱۲۔ حضرت ابوہریرہؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے میت کی نماز ادا ہونے تک شرکت کی اس کو ایک قیراط ثواب مرحمت ہوگا اور جس نے دفن ہونے تک شرکت کی اس کو دو قیراط ثواب ملے گا۔ عرض کیا گیا دو قیراط کیا ہے؟ فرمایا: (یہ قیراط) دو بڑے پہاڑوں کی مانند ہوتے ہیں۔" (بروایت بخاری و مسلم)

۱۳۔ حضرت ام عطیہؓ فرماتی ہیں کہ ہم کو جنازوں کے ہمراہ جانے کی ممانعت فرمادی گئی تھی اور ہم پر ہمراہی واجب نہ کی گئی۔

۱۴۔ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہوجاؤ جو شخص جنازے کے ہمراہ ہو وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک میت کو قبر میں داخل نہ کردیا جائے۔ (بروایت بخاری و مسلم)

۱۵۔ حضرت عثمانؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ جب میت کے دفن کرنے سے فارغ ہوجاتے تو وہاں قیام کرتے اور فرماتے کہ اپنے بھائی کے لئے ثابت قدمی کی دعا کرو۔ اس وقت اس سے سوال ہورہا ہے۔ (بروایت ابوداود، حاکم نے اس کو صحیح کہا)

۱۶۔ حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اپنی میتوں کو رات میں دفن نہ کیا کرو مگر اس وقت کہ نہایت مجبور ہوجاؤ'' (ابن ماجہ)

۱۷۔ حضرت عبداللہ بن جعفرؓ کہتے ہیں کہ جب جعفرؓ کی شہادت کی خبر حضور اکرم ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جعفرؓ کے گھر والوں کے لئے کھانا تیار کرو کیونکہ ان پر ایک مصیبت آن پڑی ہے جو ان کو کھانے سے باز رکھے گی۔ (بروایت احمد، ابوداود، ابن ماجہ، ترمذی)

۱۸۔ حضرت عائشہؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مردوں کو برا نہ کہو کیونکہ وہ اپنے کئے ہوئے اعمال کی طرف پہنچ چکے ہیں'' (بخاری)

قبروں کی زیارت

قبرستان میں جانا حضور اکرم ﷺ کی سنت ہے، اس لئے کہ قبروں کو دیکھنے سے آخرت یاد آتی ہے اور دنیا سے بے رغبتی پیدا ہوتی ہے۔

۱۔ حضرت سلیمان بن بریدہؓ اپنے والد حضرت بریدہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ قبرستان کو جاتے۔ حضور اکرم ﷺ ان حضراتؓ کو یہ دعا تعلیم فرماتے۔

"اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالىٰ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ" (بروایت مسلم)

۲۔ حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ مدینہ کے قبرستان کی طرف سے گزرے۔ آپ ﷺ نے ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ" (بروایت ترمذی بسند حسن)

نوافل کا بیان

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''میرا تقرب حاصل کرنے کیلئے نماز پڑھو اور سجدہ کرو'' ﴿وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ﴾ ''سجدہ کرو اور میرا تقرب حاصل کرو''۔ چنانچہ ایک تقرب تو فرائض ادا کرنے سے حاصل ہوتا ہے اور دوسرا نوافل ادا کرنے سے۔

تقرب باالفرائض اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب اور پسند ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیءٍ أَحَبَّ إِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْهِ﴾ ''جو چیزیں میں نے اپنے بندے پر فرض کی ہیں ان کو بجا لا کر بندہ جب میرا تقرب حاصل کرتا ہے تو اس سے زیادہ محبوب اور کوئی ذریعہ نہیں'' یہ ہے تقرب بالفرائض۔ دوسرا ذریعہ ہے تقرب بالنوافل۔ یہ نوافل (سنت موکدہ کے علاوہ) ہیں جو ایک بندہ مومن اپنی آزادی اور مرضی سے کرتا ہے۔ جیسے نماز فرض ہے۔ نماز نفل بھی ہے۔ صدقات واجبہ ہیں، زکوٰۃ ہے، عشر ہے، اس کے علاوہ صدقات نافلہ بھی ہیں۔ رمضان کے روزے فرض ہیں۔ باقی نفلی روزے جو جتنے چاہے رکھے۔ صاحب استطاعت پر ایک مرتبہ حج کرنا فرض ہے باقی جتنے چاہے کرے وہ نفل ہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "إِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ قَالَ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَیَّ عَبْدِیْ بِشيٍ أَحَبَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْهِ وَلَایَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ إِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی أَحَبَّهٗ فَإِذَا أَحِبُّهٗ کُنْتُ سَمْعَه الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّتِی یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا وَلَئِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ وَلَئِنْ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّهٗ" (رواہ البخاری)

ترجمہ: ''جس نے میرے ولی کے ساتھ دشمنی کی اس کے خلاف میں جنگ کا اعلان کرتا ہوں۔ جو چیزیں میں نے اپنے بندے پر فرض کی ہیں ان کو بجا لا کر بندہ جب میرا تقرب حاصل کرتا ہے تو اس سے زیادہ محبوب اور کوئی ذریعہ نہیں اور میرا بندہ اگر نوافل کے ذریعے میرا تقرب تلاش کرتا رہے اور چاہتا رہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور میں اس کی سماعت بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور میں اس کی بصارت بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور میں اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر مجھ سے کچھ مانگے تو میں ضرور اس کا سوال پورا کروں گا

اور اگر مجھ سے مدد طلب کرے گا تو میں اس کی ضرور مدد کروں گا۔

آنحضرتؐ فرائض کے ساتھ کچھ نوافل بھی پڑھتے تھے۔ ہمارے لئے یہ نوافل اور بھی ضروری ہیں تا کہ ہم ان کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کر سکیں اور فرائض میں جو کمی رہ جائے اس کی تلافی کا ذریعہ بن سکیں۔ انشاء اللہ نوافل جنت میں ہمارے درجات کی بلندی کا سبب بنیں گے۔ ایک شخص نے آپ ﷺ سے عرض کیا۔ حضور ﷺ! میں جنت میں آپ ﷺ کی رفاقت چاہتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''نوافل کثرت سے پڑھا کرو'' احادیث مبارکہ میں جن نوافل کا ذکر آیا ہے یا جن کے متعلق آپ ﷺ نے ترغیب دی ہے۔ ان کو بیان کیا جاتا ہے۔

(۱) نماز تحیۃ الوضوء

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے صبح کی نماز کے وقت حضرت بلالؓ سے فرمایا۔ مجھے وہ عمل بتاؤ جس پر اسلام لانے کے بعد تم کو بہت زیادہ امید ہو۔ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے جوتوں کی آواز سنی ہے۔ حضرت بلالؓ نے کہا۔ میری نظر میں مجھے سب سے زیادہ اسی عمل پر امید ہے کہ میں جب وضو کرتا ہوں دن ہو یا رات میں اس وضو سے نوافل پڑھتا ہوں جو میرے لئے مقدر ہوں۔ (بخاری، مسلم)

(اس حدیث سے وضوء کی فضیلت بھی ثابت ہوتی ہے اور جنت میں جانے کا سبب بھی ہے۔ یہ عام نمازوں کی طرح ہی پڑھے جاتے ہیں)

(۲) نماز تحیۃ المسجد

(۱) حضرت ابو قتادہؓ فرماتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے'' (بخاری، مسلم)

(جمہور کا مذہب ہے کہ تحیۃ المسجد کی نماز سنت ہے اور قاضی عیاض نے اس کا وجوب نقل کیا ہے۔ حدیث بالا میں دلالت ہے کہ جب بھی مسجد میں آئے تو دو رکعت پڑھ لے۔ البتہ مکروہ اوقات میں نہ پڑھے۔

(۳) نمازِ اشراق

یہ نماز سورج کے طلوع ہونے کے بعد دن روشن ہونے پر ادا کی جاتی ہیں۔ یہ دو یا چار رکعات ادا کی جاتی ہیں۔ اس کی بہت فضیلت ہے اور پڑھنے والے کو ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ اس کو ادا کرنے کا افضل طریقہ یہ ہے کہ فجر کی نماز کی بعد وہیں بیٹھا رہے اور ذکر وغیرہ کرتا رہے۔ جب سورج پورا نکل آئے تو دو یا چار رکعت نماز اشراق پڑھ لے۔

حدیث مبارکہ

حضرت معاذ بن انسؓ جہنی فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی صبح کی نماز کے بعد اپنی نماز گاہ پر بیٹھے یہاں تک کہ اشراق کے دو نفل پڑھے اور زبان سے اچھی گفتگو ہی کرے۔ اس کے گناہ اگرچہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں معاف کر دیئے جاتے ہیں'' (ابوداود)

(۴) نماز چاشت

یہ نماز سورج میں تیزی آ جانے کے بعد ادا کی جاتی ہے اور اس کا وقت تقریباً دس گیارہ بجے تک ہے۔ اس میں دو سے لے کر بارہ رکعات تک ادا کی جاتی ہیں۔ اس کی بہت فضیلت ہے اور افلاس اور غربت دور کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

احادیث مبارکہ

(i) حضرت انسؓ سے مروی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص چاشت کے وقت بارہ رکعت پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں سونے کا محل بنائیں گے'' (ترمذی، ابن ماجہ)

(ii) حضرت ام ہانیؓ فرماتی ہیں۔ آنحضرت ﷺ فتح مکہ کے دن میرے مکان پر تشریف لائے۔ غسل کیا اور آٹھ رکعت نماز پڑھی۔ میں نے اس سے ہلکی نماز پڑھتے آپ ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا، لیکن رکوع اور سجود اچھی طرح کرتے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ نماز ضحیٰ کے وقت پڑھی۔

(اس حدیث کو ابوداود اور ابن خزیمہؒ نے بھی روایت کیا ہے اور اسی میں یہ بھی ہے کہ ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے تھے)

(iii) حضرت معاذؓ نے فرمایا۔ میں نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا۔ آنحضرت ﷺ چاشت کی نماز کتنی رکعت پڑھا کرتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا۔ چار رکعت اور اللہ تعالیٰ چاہتا تو زیادہ بھی ادا فرمالیتے۔ (مسلم)

(iv) حضرت ابوسعیدؓ سے مروی ہے۔ آنحضرت چاشت کے دو نفل ادا فرماتے۔ ہم سمجھتے کہ اب انہیں کبھی ترک نہیں فرمائیں گے اور جب ترک فرماتے تو ہمیں خیال ہوتا کہ اب نہیں پڑھیں گے۔ (ترمذی)

(اس حدیث سے دو باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ ایک یہ کہ اس نماز میں رکعتوں کی تعداد مقرر نہیں دوسرے یہ کہ حضور اکرم ﷺ نے اس پر مداومت نہیں فرمائی)

(۵) نماز اوابین

یہ نماز مغرب کی نماز کے بعد ادا کی جاتی ہے۔ اس میں چار سے بیس رکعات تک ادا کی جاتی ہیں۔

احادیث مبارکہ

۱۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ پیغمبر ﷺ نے فرمایا کہ جو آدمی مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعات نماز ادا کرے اور ان کے درمیان کلام نہ کرے تو اس آدمی کو بارہ سال کی عبادت کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (ترمذی، غنیۃ الطالبین)

۲۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ خدا کے رسول مقبول ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی آدمی مغرب کی نماز کے بعد چار رکعت نماز ادا کرے اور ان میں کسی سے بات چیت نہ کرے تو اس کے عمل کو علیین میں اٹھا کر لے جاتے ہیں اور اس کو یہ مرتبہ عطا کیا جاتا ہے کہ گویا اس نے مسجد اقصیٰ میں شب قدر کو پالیا ہے اور نصف رات کی نماز سے بہتر ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

۳۔ حضرت زید بن حبابؓ کی حدیث میں ہے کہ ان رکعتوں کے درمیان بدکلامی نہ کرے اور کہتے ہیں کہ پہلی دو رکعتوں میں سورہ کافرون اور قل ھو اللہ احد پڑھے اور ان دو رکعتوں کو جلدی پڑھے اور ان کے سوا جو باقی ہیں ان کو جتنی دیر تک چاہے پڑھتا رہے۔

۴۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول ﷺ نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب نمازوں سے زیادہ پیاری مغرب کی نماز ہے۔ کیونکہ اس نماز سے آدمی اپنے دن کو ختم کرتا ہے اور رات شروع ہوتی ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

اور یہ بھی فرمایا جو شخص مغرب کے بعد بیس رکعت (۱) نفل پڑھے اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائے گا۔ (ترمذی)

(۱) شیخ البانی نے اس روایت کو ضعیف کہا ہے (ضعیف سنن الترمذی ج ا ص ۴۸)

صلوٰۃ توبہ (توبہ کی نماز)

دنیا آزمائشوں کا گھر ہے اور انسان گناہ کا پتلا ہے۔ نفسانی خواہشات اور شیطانی وساوس کی وجہ سے انسان کا گناہوں میں مبتلا ہونا بعید از قیاس نہیں۔ لیکن مومن کی یہ شان ہے کہ جب اس سے کوئی گناہ یا زیادتی ہو جائے تو وہ فوراً اس پر نادم ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے رجوع کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے۔ ''جو شخص کوئی برائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے استغفار کرے تو وہ اللہ کو بخشنے والا، مہربانی کرنے والا پائے گا'' (سورۃ النساء، آیت ۱۱۰)

حدیث مبارکہ

حضرت علیؓ فرماتے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے حدیث بیان کی اور حضرت ابوبکرؓ نے سچ کہا۔ فرمایا۔ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا، فرماتے تھے کوئی آدمی جب گناہ کرے پھر وضوء کرے اور نماز پڑھے۔ پھر استغفار کرے۔ اللہ اسے معاف فرما دیتے ہیں۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ وہ لوگ جب بے حیائی کرتے ہیں یا اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔ اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

تشریح: اس حدیث کو ابوداود اور نسائی نے بھی روایت کیا ہے اور ترمذی نے اسے حسن کہا ہے۔ اس کو صلوٰۃ الاستغفار بھی کہتے ہیں اور یہ نماز عام نمازوں کی طرح ہی پڑھی جاتی ہے۔ گناہ کی بخشش کے لئے تین شرائط ہیں۔ ایک یہ کہ اپنے کئے پر نادم ہو۔ دوسرے کہ سچے دل سے توبہ کرے اور تیسرے یہ کہ آئندہ وہ کام نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرے اور البتہ اگر وہ گناہ یا زیادتی حقوق العباد سے تعلق رکھتا ہو تو اس کو ادا کرے یا معاف کرائے۔

صلوٰۃ الحاجات

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کو ضرورت پیش آئے دینی ہو یا دنیوی اس کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہو یا کسی آدمی سے۔ اس کو چاہئے کہ بہت اچھی طرح وضوء کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے۔ پھر اللہ جل شانہ کی حمد وثناء کرے۔ درود شریف پڑھے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کی حاجت ضرور پوری ہوگی۔

احادیث مبارکہ

۱۔ حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کو جب کسی معاملہ میں گھبراہٹ ہوتی تو آپ ﷺ نماز پڑھتے۔ (ابوداود)

۲۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی فرماتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ جسے اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت ہو یا کسی آدمی سے۔ اسے چاہئے کہ اچھی طرح وضوء کرے اور دو رکعت نماز ادا کرے اور اللہ کی تعریف کرے۔ آنحضرت ﷺ پر درود پڑھے پھر یہ دعا کرے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

دعا یہ ہے: ﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. أَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ﴾

ترجمہ: ”اللہ حلیم وکریم کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ پاک ہے، اللہ عظیم الشان عرش کا رب ہے اور رب العالمین کے لئے سب تعریف ہے۔ تجھ سے تیری رحمت کے اسباب طلب کرتا ہوں اور ایسے کاموں کی توفیق جس سے تیری بخشش ضروری ہوجائے۔ ہر نیکی سے فائدہ۔ ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں۔ میرے تمام گناہ معاف فرمادے اور تمام فکرمندیاں کھول دے اور جو ضرورت تیری رضامندی کا موجب ہو۔ اسے پورا کردے۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے“ (ترمذی، ابن ماجہ)

حاجات مشکلہ کی نماز

چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھیں۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد آیت کریمہ "لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحٰنَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ سے تُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ تک سو بار۔ دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد رَبِّ أَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ سو بار۔ تیسری رکعت میں فاتحہ کے بعد وَأُفَوِّضُ أَمْرِيْ إِلَى اللّٰهِ إِنَّ اللّٰه بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ سو بار۔ چوتھی رکعت میں فاتحہ کے بعد حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ سو بار۔ بعد از سلام إِنِّي مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ پڑھ کر درود شریف کے بعد دعا مانگیں۔ (بحوالہ مکتوبات صدی) (۱)

صلوٰۃ التسبیح

یہ بڑی مقبول نماز ہے۔ تمام گناہوں کا تریاق ہے۔ اس نماز سے انسان کو خدا کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ درجات بلند ہوتے ہیں۔ یہ نماز دکھ، درد، سختی اور غم کا بھی مداوا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنی امت کو ایک عظیم تحفہ عطا فرمایا ہے۔ ایک لاجواب وظیفہ ہے۔ اگر آپ اس نماز کو ہر روز پڑھ لیا کریں تو کیا ہی اچھی بات ہے ورنہ ہر جمعہ کو اس کو پڑھنے کی کوشش کریں۔ اگر یہ نہ ہوسکے تو ہر ماہ ایک بار پڑھ لیں۔ اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیں۔ اس کے پڑھنے کا کوئی وقت مقرر نہیں (سوائے مکروہ اوقات کے) اس نماز میں چار رکعت ہیں اور ہر رکعت میں پچھتر (۷۵) مرتبہ تسبیح پڑھی جاتی ہے۔

حدیث مبارکہ

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا۔ چچا میں تمہیں ایک عطیہ۔ ایک انعام۔ ایک چیز نہ دوں۔ کیا میں تمہیں دس چیزیں نہ بتاؤں جب تم یہ کرلو تو اللہ تعالیٰ تمہارے پہلے پچھلے، نئے اور پرانے۔ جان کر کئے ہوئے یا بھول کر کئے ہوئے چھوٹے بڑے۔ پوشیدہ اور ظاہر کئے ہوئے گناہ معاف فرمادے گا وہ یہ کہ تم چار رکعت نماز پڑھو۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور ایک سورہ پڑھو۔ جب تم پہلی رکعت میں قرأت سے فارغ ہوجاؤ تو قیام ہی میں یہ تسبیح پندرہ دفعہ پڑھو۔ "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ" (اے اللہ تو پاک ہے، سب صفات تیرے لئے ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ بہت بڑا ہے) پھر رکوع میں دس مرتبہ یہ تسبیح کہو۔ پھر رکوع سے سر اٹھا کر دس دفعہ کہو۔ پھر سجدہ کے لئے جھکو اور سجدے میں دس دفعہ کہو۔ پھر سجدہ سے سر اٹھا کر دس دفعہ کہو۔ پھر سجدے میں دس دفعہ کہو۔ پھر سجدے سے سر اٹھا کر جلسہ استراحت میں (دوسری رکعت کے لئے اٹھنے سے پہلے) دس دفعہ کہو۔ ہر رکعت میں پچھتر (۷۵) ہوئیں۔ اور چاروں رکعتوں میں اس طرح کہو۔ اگر ہوسکے تو ہر روز ایک دفعہ پڑھو۔ ایسا نہ کرسکو تو ہر ماہ میں ایک دفعہ پڑھو

---

(۱) حضرت شیخ شرف الحق والدین احمد یحیٰی منیری قدس اللہ سرہ

اگر نہ ہو سکے تو سال میں ایک دفعہ ورنہ ساری عمر میں ایک دفعہ پڑھو۔ (ابوداود، ابن ماجہ)

تشریح: نماز تسبیح میں تسبیحات قعدوں میں التحیات سے پہلے پڑھیں اور باقی ارکان میں وظائف کے بعد یہ تسبیحات پڑھیں۔ چار رکعتوں میں جونسی چاہیں سورتیں پڑھیں۔ حضرت عباسؓ سے ان چار سورتوں کا ذکر آیا ہے۔ التکاثر۔ والعصر۔ الکافرون اور اخلاص۔

نماز استخارہ

جب کوئی امر درپیش ہو اور انسان شش و پنج میں مبتلا ہو کہ کروں یا نہ کروں یا جب کسی کام کا ارادہ کرے تو استخارہ کرنا سنت ہے۔ استخارہ کے بعد یا کوئی خواب آجاتا ہے جس سے انسان کو اسکے متعلق فیصلہ میں مدد ملتی ہے یا کبھی اس کام کے متعلق طبیعت مطمئن ہو جاتی ہے۔ کبھی کرنے یا نہ کرنے کے متعلق اسباب پیدا ہو جاتے ہیں اور کسی نہ کسی طرح انسان کو اطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص استخارہ کرے اسے ندامت نہیں ہوتی۔

اس نماز کو ادا کرنے کا طریقہ ہے کہ دو رکعتیں نفل بڑے خشوع و خضوع اور حضور قلب سے پڑھے۔ پھر فارغ ہو کر ذیل کی دعا پڑھے۔

حدیث مبارکہ

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ ہمیں تمام کاموں میں استخارہ سکھاتے جیسے ہمیں قرآن عزیز کی سورتیں سکھاتے فرماتے جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو دو رکعت نفل پڑھو پھر یہ دعا پڑھو۔

"اللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وأَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَاأَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ. اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّیْ فِیْ دِيْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِیْ أَوْعَاجِلِ أَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَيَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِيْهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّلِّیْ فِیْ دِيْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِیْ أَوْعَاجِلِ أَمْرِی وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّی وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْلِیَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِیْ بِهٖ" قَالَ يُسَمّٰی حَاجَتَهٗ"

ترجمہ: "یاالٰہی تحقیق میں خیر مانگتا ہوں۔ تجھ سے (اس کام میں) تیرے علم کی مدد سے اور قدرت مانگتا ہوں تجھ سے تیری قدرت کے ذریعے سے اور بہت بڑا فضل مانگتا ہوں تجھ سے۔ پس تحقیق تو قادر ہے اور میں قادر نہیں ہوں اور تو بہت جاننے والا ہے۔ یاالٰہی اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (جس کا میں ارادہ رکھتا ہوں) میرے لئے بہتر ہے، میرے دین میں اور میری

زندگی میں اور میرے انجام کار میں یا فرمایا میرے کام کی عجلت اور دیر میں پس اسے میری قسمت میں کردے اور اسے میرے لئے آسان کردے اور اسے میرے لئے بابرکت کردے اور اگر تو جانتا ہے کہ اس کام میں میرے لئے نقصان ہے میرے دین اور معاش اور میرے کاروبار کے انجام میں یا فرمایا میرے کام کی عجلت اور دیر میں پس اسے مجھ سے پھیر دے اور خیر جہاں ہے اسے میری قسمت میں کردے۔ مجھے راضی فرمادے اور فرمایا اپنی ضرورت کا نام لے" (بخاری و مسلم)

تشریح: استخارہ کرنا سنت ہے مگر اس کی کچھ شرائط ہیں، پہلی یہ کہ جس کام میں استخارہ کرنا چاہتا ہے وہ جائز ہونا جائز نہ ہو۔ دوسری یہ کہ طبیعت کا رجحان کسی طرف نہ ہو بلکہ متردّد ہو۔ تیسری یہ کہ وہ امور عادیہ میں سے نہ ہو مثلاً کھانا پینا وغیرہ، چوتھی یہ کہ کام معمولی نہ ہو۔

نماز کے متفرق مسائل

۱۔ اگر جماعت کھڑی ہو جائے اور کسی شخص کو پاخانہ یا پیشاب کی حاجت ہو تو پہلے اس سے فراغت حاصل کرے اور پھر نماز پڑھے۔ (ترمذی۔ ابوداود)

۲۔ اگر جماعت کھڑی ہو جائے تو اس میں شامل ہونے کے لئے بھاگ کر یا جلدی جلدی قدم اٹھا کر چلنے کی ضرورت نہیں بلکہ وقار اور اطمینان کے ساتھ چل کر جماعت میں شامل ہونا چاہئے۔ (بخاری، مسلم)

۳۔ جو شخص اذان کی آواز سن کر مسجد میں جماعت کے لئے (بغیر کسی عذر کے) نہ جائے اور گھر میں نماز پڑھ لے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی نماز قبول نہیں کی جاتی۔ (ابوداود، ابن ماجہ، دار قطنی، حاکم)

(اس حدیث کی یہ توضیح بیان کی گئی ہے کہ اس کو نماز کا ثواب نہیں ملتا اگرچہ فرضیت ساقط ہو جاتی ہے)

۴۔ جس بستی میں تین آدمی ہوں اور وہ جماعت سے نماز نہ پڑھیں تو ان پر شیطان غالب ہوتا ہے۔ (ابوداود، نسائی)

۵۔ کھانا تیار ہو (اور سخت بھوک لگی ہوئی ہو) تو کھانا کھا کر نماز پڑھنی چاہئے۔ (مسلم)

۶۔ سخت سردی اور بارش کی رات میں رسول اللہ ﷺ نے گھروں میں نماز پڑھنے کی اجازت دی۔ (بخاری، مسلم)

۷۔ سورج کے نکلتے وقت اور ڈوبتے وقت اور ٹھیک دوپہر کے وقت نماز پڑھنی منع ہے۔ اور اسی طرح نماز فجر پڑھ لینے کے بعد سورج کے اچھی طرح نکل آنے تک اور عصر کی نماز کے بعد آفتاب کے اچھی طرح غروب ہونے تک کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔ (مسلم)

(نماز کے ممنوعہ اوقات میں البتہ فوت شدہ نماز پڑھ لینی جائز ہے)

جیسا کہ بخاری، مسلم میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کے بعد دو رکعتیں (ظہر کے بعد کی رکعتیں) پڑھیں اسی طرح فجر کی چھوٹی ہوئی دو سنتیں بھی ہم

فجر کی نماز کے بعد پڑھ سکتے ہیں۔

۸۔ فرائض کے سوا سنتیں اور نوافل بجائے مسجد کے گھر میں پڑھنا افضل ہیں، اگرچہ مسجد میں جائز ہیں۔ (بخاری)

۹۔ نماز میں اگر سجدے کی آیت پڑھیں تو سجدہ کریں۔ (ابوداود)

۱۰۔ عورتیں بھی آپس میں جماعت کرا سکتی ہیں۔ جو عورت امام ہو وہ عورتوں کی صف کے بیچ میں کھڑی ہو اور مردوں کی طرح آگے کھڑی نہ ہو۔ (دارقطنی، ابوداود)

۱۱۔ نماز میں مرد کو ناف سے گھٹنے تک اور دونوں کندھے ڈھانکنے ضروری ہیں اور مستورات کو تمام بدن ڈھانکنا ضروری ہے دونوں پاؤں ٹخنوں کے نیچے تک سوائے منہ اور دونوں ہاتھوں کے۔ (بخاری شریف)

۱۲۔ مردوں کو پاجامہ یا تہبند ٹخنوں سے اونچا رکھنے کا حکم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ٹخنوں کو ڈھانپ کر نماز پڑھنے والے کو دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا تھا۔ (ابوداود)

۱۳۔ نماز پڑھنے والے کے سامنے سے گزرنا بڑا گناہ ہے۔ (بخاری، مسلم)

۱۴۔ نماز میں مکمل سکون ہو۔ ہلنا جلنا، ادھر ادھر دیکھنا یا آسمان کی طرف دیکھنا منع ہے۔ البتہ نماز کی تکمیل کے لئے جو حرکت کی جائے جیسے صف ملانا، پاؤں کو برابر کرنا، کندھے ملانا وغیرہ جائز ہے۔ نماز کی دوسری صف کے لئے اگر کوئی شخص پہلی یا اگلی صف سے کسی کو اشارہ کرے تو اس کی تکمیل کے لئے تامل نہیں کرنا چاہئے۔

۱۵۔ نماز میں اگر چھینک یا جمائی وغیرہ آئے تو اس کو روکنے کی کوشش کرنا چاہئے نہ رک سکے تو اس سے نماز میں خلل واقع نہیں ہوتا۔ (بخاری۔ مسلم)

۱۶۔ جماعت کی نماز میں مقتدیوں کو امام کی متابعت کرنا ضروری ہے۔ نماز کے کسی رکن میں بھی امام سے سبقت کرنے کی کوشش نہیں کرنا چاہئے۔

(i) حضرت انسؓ نے فرمایا۔ آنحضرت ﷺ نے ہم کو ایک دن نماز پڑھائی اور ہماری طرف توجہ فرمائی اور فرمایا۔ اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں۔ مجھ سے سبقت مت کرو نہ رکوع میں، نہ سجود میں نہ قیام میں اور نہ فراغت میں۔ میں تمہیں سامنے سے بھی دیکھتا

ہوں اور پیچھے سے بھی۔ (مسلم)

(ii) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''امام سے جلدی مت کرو جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو اور جب وَلَا الضَّالِّيْنَ کہے تو آمین کہو۔ جب رکوع کرے تو رکوع کرو۔ جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو۔ (بخاری۔ مسلم) (بخاری نے وَلَا الضَّالِّيْنَ کا ذکر نہیں کیا)

(iii) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگ امام سے پہلے سر اٹھاتے ہیں، انہیں ڈرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے چہروں کو گدھوں کی شکل نہ بنا دے۔ (بخاری)

۱۷۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں جس نے رکوع پالیا اس نے رکعت پالی اور جس کو سورہ فاتحہ نہ مل سکی وہ بہت بڑی خیر سے محروم ہو گیا۔ (مالک)

(حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس نے رکوع پالیا اور اس سے فاتحہ کی قرأت رہ گئی تو اگرچہ اسکی رکعت ہو گئی لیکن وہ بہت بڑے ثواب سے محروم رہ گیا کیونکہ فاتحہ کا پڑھنا ضروری تھا۔ جب وہ ہی رہ گئی تو نماز ناقص ہو گئی پوری نہ ہوئی۔ جو لوگ امام کے پیچھے فاتحہ کا پڑھنا ضروری سمجھتے ہیں ان میں بعض تو اس رکعت کو شمار نہیں کرتے اور بعض شمار کر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فرضیت فاتحہ اپنی جگہ مسلمہ ہے اور یہ رعایت ہے جیسا کہ قیام جو حنفیہ کے نزدیک بھی فرض تھا جیسے اس کی رعایت ہو گئی۔ فاتحہ کی بھی رعایت ہو گئی۔ امام بخاریؒ نے اس حدیث کو ضعیف کہا)

صفوں کی درستگی کا بیان

اسلام نے فرضی عبادتوں میں اجتماعیت کو خاص اہمیت دی ہے لیکن اگر اجتماع میں نظم نہ ہو تو اس کی افادیت ختم ہو جاتی ہے۔ صفوں کی درستگی سے اجتماع میں ایک نظم اور خوبصورتی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے آنحضرت ﷺ نماز میں صفوں کی اصلاح کے لئے پوری کوشش کرتے تھے۔ جب تک صفیں درست نہ ہو جاتیں نماز شروع نہ فرماتے بلکہ ارشاد فرماتے کہ تمہاری صفیں ملائکہ کی طرح ہونی چاہئیں نہ ان میں شگاف ہو نہ ٹیڑھا پن ظاہر ہو۔ نیز آپ ﷺ نے فرمایا: میرے قریب سمجھ دار اور فہمیدہ آدمیوں کو کھڑا ہونا چاہئے تاکہ نماز کے آداب کو پوری طرح سیکھ سکیں اگر امام بھول جائے تو اسے بروقت متوجہ کر سکیں۔ صف میں باہم مل کر کھڑے ہونا مستحسن ہے۔ صحابہ کرامؓ کوشش فرماتے کہ پاؤں سے پاؤں، کندھے سے کندھا ملا ہوا ہو۔

احادیث مبارکہ

۱۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ نے فرمایا، آنحضرت ﷺ ہماری صفوں کو اس طرح برابر فرمایا کرتے کہ ان کی سیدھ سے تیر سیدھا کیا جا سکے یہاں تک کہ حضرت ﷺ نے سمجھ لیا کہ ہم صفیں درست کرنا سیکھ گئے ہیں پھر ایک دن حضرت ﷺ تشریف لائے۔ آپ ﷺ تکبیر کہنے ہی والے تھے کہ آپ ﷺ نے دیکھا ایک آدمی کی چھاتی صف سے باہر بڑھی ہوئی ہے۔ حضرت ﷺ نے فرمایا: اے اللہ کے بندو صفوں کو برابر کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں اختلاف ڈال دے گا۔" (مسلم)

۲۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "صفیں برابر کرو۔ صفوں کی درستگی نماز کی درستگی میں شامل ہے۔" (بخاری، مسلم)

۳۔ حضرت ابو مسعود انصاریؓ نے فرمایا۔ آنحضرت ﷺ نماز میں ہمارے کندھوں پر ہاتھ رکھتے اور فرماتے برابر ہو جاؤ اور اختلاف نہ کرو ورنہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے۔ تم سے سمجھ دار اور عقلمند لوگوں کو میرے قریب کھڑا ہونا چاہئے پھر جو ان سے ملتے جلتے ہوں پھر جو ان سے ملتے جلتے ہوں۔ (مسلم)

۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "مردوں کی صفوں میں پہلی

سب سے افضل ہے اور آخری سب سے بری ہے اور عورتوں کی صفوں میں پہلی سب سے بری ہے اور آخری سب سے بہتر'' (مسلم)

(یہ اس صورت میں ہے کہ عورتیں مردوں کے ساتھ مل کر نماز پڑھیں ورنہ اگر عورتیں علیحدہ نماز پڑھ رہی ہوں تو پھر ان کی بھی پہلی صف ہی افضل ہے)

۵۔ حضرت ابوامامہؓ نے فرمایا۔ آنحضرت ﷺ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف پر رحمت بھیجتے ہیں۔ لوگوں نے کہا اور دوسری صف پر آپ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف پر رحمت بھیجتے ہیں انہوں نے کہا اور دوسری صف پر آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں۔ پہلی صف پر لوگوں نے کہا اور دوسری صف پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا اور دوسری صف پر اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا صفوں کو درست کرو اور کندھوں کو برابر کرو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھ میں نرم ہو جاؤ اور شگاف بند کرو شیطان بکری کے بچے کی طرح تم میں گھس جاتا ہے۔ (احمد)

چند ضروری اور منتخب احادیث مبارکہ

(۱) اعمال کا دارومدار نیت پر ہے

حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ عمل کا دارومدار نیت پر ہے۔ ہر آدمی کو وہی ملے گا جو اس نے نیت کی۔ جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا جوئی کے لئے ہو تو اس کو اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی رضا مندی حاصل ہوگی اور اگر کسی کی ہجرت دنیا کے لئے ہو یا کسی عورت سے نکاح کے لئے تو یہ ہجرت اسی کام کے لئے ہے جس کے لئے اس نے ہجرت کی۔ (بخاری، مسلم)

(۲) حدیث جبرئیلؑ (اسلام اور ایمان کا بیان)

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے پاس تھے۔ ناگہاں ایک آدمی آیا جس کے کپڑے بہت سفید تھے اور بال بہت سیاہ تھے۔ اس پر سفر کا کوئی اثر نہ تھا۔ نہ ہی ہم اسے پہچانتے تھے وہ آنحضرت ﷺ کے سامنے گھٹنے ٹیک کر بیٹھ گیا اور اپنے دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر رکھ لئے اور کہا اے محمد ﷺ آپؐ مجھے اسلام کے متعلق بتائیں (کہ اسلام کیا چیز ہے) آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تم شہادت دو کہ اللہ کے سوا عبادت کا کوئی مستحق نہیں اور محمد ﷺ یقیناً اللہ کے پیغمبر ہیں اور نماز کو قائم کرو اور اپنے مال کی زکوٰۃ دو اور رمضان کے روزے رکھو اور بشرط توفیق بیت اللہ کا حج کرو۔ اس نے کہا آپ ﷺ نے صحیح فرمایا۔ ہمیں تعجب ہوا کہ پوچھتا بھی ہے اور تصدیق بھی کرتا ہے۔ پھر کہا آپ ﷺ مجھے ایمان کی بابت بتائیں تو فرمایا: تم اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور آخرت کے دن (قیامت) پر ایمان لاؤ اور تقدیر کی اچھائی اور برائی پر ایمان لاؤ۔ اس نے کہا آپ ﷺ نے سچ فرمایا۔ پھر کہا آپ ﷺ بتائیں احسان کی حقیقت کیا ہے۔ فرمایا: تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو کہ تم اسے دیکھ رہے ہو اگر یہ حالت نہ ہو سکے تو یہ سمجھو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اس نے کہا: آپ ﷺ مجھے قیامت کے متعلق بتائیں (یعنی قیامت کب ہوگی) فرمایا: اس کے متعلق میں تم سے زیادہ نہیں جانتا اس نے کہا اس کی نشانیاں بیان فرمائیں۔ فرمایا: لونڈی اپنے مالک کو جنے گی (اولاد ماں پر حکومت کرے گی اور والدین کی نافرمان ہوگی) اور تم دیکھو گے کہ ننگے پاؤں

والے، ننگے بدن والے، تنگدست بکریاں چرانے والے بڑی عظیم الشان عمارتیں بنوائیں گے۔ پھر وہ آدمی چلا گیا۔ میں تھوڑی دیر وہیں ٹھہرا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: عمرؓ جانتے ہو یہ سائل کون تھا۔ میں نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: یہ جبرئیلؑ تھے تمہیں دین سکھانے کے لئے تشریف لائے تھے۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ نے یہ حدیث کچھ مختلف الفاظ سے ذکر فرمائی ہے کہ جب تم ننگے پاؤں، ننگے بدن والے گونگوں اور بہروں کو زمین کے بادشاہ دیکھو۔ قیامت کا علم ان پانچ چیزوں میں سے ہے جسے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر یہ آیت پڑھی اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہی بارش اتارتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

(۳) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان کی ستر سے کچھ زائد شاخیں ہیں۔ سب سے افضل کلمہ توحید کا اقرار ہے اور سب سے کم درجہ راستہ سے موذی چیز کا ہٹا دینا اور حیا بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔ (بخاری، مسلم)

(۴) نجات کا ذریعہ

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں ایک اعرابی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جسے کر کے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور فرض نماز کو قائم کرو اور مقرر شدہ زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ اس نے کہا مجھے اللہ کی قسم میں نہ اس سے زیادہ کروں گا نہ کم۔ جب وہ چلا گیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی جنتی کو دیکھنا چاہے وہ اس آدمی کو دیکھ لے۔ (بخاری، مسلم)

(اس حدیث میں حج کا ذکر نہیں ہے، معلوم ہوتا ہے اس وقت تک حج فرض نہیں ہوا تھا)

(۵) وسوسوں اور برے خیالات کا ذکر

(i) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ نے میری امت کو دل کے خیالات معاف فرما دیئے ہیں۔ جب تک وہ ان پر عمل نہ کریں یا زبان سے نہ کہیں۔ (بخاری، مسلم)

(ii) حضرت عثمان بن ابی العاصؓ فرماتے ہیں۔ میں نے کہا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ شیطان میری نماز میں حائل ہوجاتا ہے۔ (خلل ڈالتا ہے) اور میری قرأت میں شبہ ڈالتا ہے۔ حضرت ﷺ نے فرمایا۔ اس شیطان کا نام خِنزَبٌ ہے جب تم یہ محسوس کروتو اس سے اللہ کی پناہ مانگو (اعوذ بااللہ پڑھو) اور بائیں طرف تین دفعہ تھوک دو۔ میں نے اسی طرح کیا تو اللہ نے یہ تکلیف مجھ سے دور فرمادی۔ (مسلم)

(نماز میں اللہ کی طرف یکسوئی اور توجہ ہونی چاہئے۔ اگر کوئی خیال آجائے تو آنحضرت ﷺ نے لَاحَولَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ یا اَعُوذُ پڑھنے کا حکم فرمایا ہے)

(٦) کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کو مضبوط پکڑنے کا بیان

(i) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ اللہ کی تعریف کے بعد سب سے بہتر کلام اللہ کی کتاب ہے اور بہترین طریقہ آنحضرت ﷺ کا طریقہ ہے اور بدعت سب سے برا کام ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ (مسلم)

(حدیث کا مطلب ہے کہ دین میں کوئی چیز پیدا کرنے کا کسی کو حق نہیں۔ دنیا کے معاملات اور معلومات میں جو اضافہ ہو رہا ہے یہ اس میں شامل نہیں کیونکہ یہ امر دین سے نہیں ہیں)

(ii) حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میری امت پر ایسا وقت آئے گا جیسے بنی اسرائیل پر آیا جس طرح جوتا جوتے سے برابر ہوتا ہے یہاں تک کہ بنی اسرائیل میں سے اگر کسی نے اپنی ماں سے علانیہ بدکاری کی ہوگی تو میری امت کے لوگ بھی ایسا ہی کریں گے اور بنی اسرائیل بہتر (۷۲) فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت تہتر (۷۳) فرقوں میں تقسیم ہوگی اور ایک کے سوا سب آگ میں جائیں گے۔ لوگوں نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول ﷺ وہ کون ہیں۔ فرمایا جو میرے اور میرے اصحاب کے طریق پر ہیں۔ (ترمذی)

(iii) حضرت مالک بن انسؓ مرسل حدیث میں فرماتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میں نے تم لوگوں میں دو چیزیں چھوڑیں ہیں جب تک تم ان کو تھامے رکھو گے گمراہ

نہیں ہوگے۔ اللہ کی کتاب اور آنحضرت ﷺ کی سنت۔ (مؤطا)

(۷) مسلمان کے مسلمان پر حق

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں ایک مسلمان کے حق دوسرے مسلمان پر چھ ہیں۔ (۱) جب ملاقات ہو تو سلام کرے، (۲) اور جب دعوت کرے تو قبول کرے (۳) اور جب نصیحت طلب کرے تو نصیحت کرے (۴) جب چھینک کر الحَمْدُلِلّٰهِ کہے تو یَرْحَمُكَ اللّٰه کہے (۵) جب بیمار ہو تو عیادت کرے (۶) انتقال کر جائے تو جنازے میں شریک ہو۔ (بروایت مسلم)

(۸)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اس شخص کی طرف دیکھو جو تم سے درجہ میں کم ہے۔ اس کی طرف نہ دیکھو جو تم سے اعلیٰ درجہ میں ہے۔ اس سے یہ کیفیت پیدا ہوگی کہ تم اللہ کی نعمت کی ناشکری نہیں کروگے۔ (بخاری، مسلم)

ایمان مجمل

﴿اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ أَحْكَامِهٖ إِقْرَارًا بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيْقًا بِالْقَلْبِ﴾

''ایمان لایا میں اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کئے زبان کے اقرار سے اور دل کے یقین سے''

ایمان مفصل

﴿اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَ شَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالىٰ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ﴾

''ایمان لایا میں اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس بات پر کہ تقدیر کی برائی اور اچھائی اللہ تعالیٰ کی ہی طرف سے ہوتی ہے اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر''

اول کلمہ طیب

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ"

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد اللہ کے رسول ہیں''

دوسرا کلمہ شہادت

"أَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ"

''گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں''

تیسرا کلمہ تمجید

"سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

إلَّابِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ"

''اللہ پاک ہے سب خوبیاں اللہ کے لئے ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ بزرگ اور برتر کی توفیق کے سوا نہیں''

چوتھا کلمہ توحید

"لَآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ أَبَدًا أَبَدًا ذُوالْجَلَالِ وَالإِكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ"

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت ہے۔ اس کے لئے تمام تعریف ہے۔ وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے وہ ہمیشہ کے لئے زندہ ہے اور مرے گا نہیں۔ بزرگی والا اور اکرام والا۔ اسی کے ہاتھ میں سب خوبی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے''

پانچواں کلمہ استغفار

"أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّىْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ أَذْنَبْتُهُ عَمَدًا أَوْخَطَأً سِرًّا أَوْعَلَانِيَةً وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِىْ أَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِىْ لَا أَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَسَتَّارَ الْعُيُوْبِ وَغفَّارَالذُّنُوْبِ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّابِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ"

''میں اللہ سے معافی چاہتا ہوں جو میرا پروردگار ہے، ہر گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر یا بھول کر یا کھلم کھلا کیا یا چھپ کر کیا اور میں اللہ کی طرف توبہ کرتا ہوں اس گناہ سے جو مجھے معلوم ہے اور اس گناہ سے جو مجھے معلوم نہیں۔ بے شک تو ہی غیب کی باتوں کو جاننے والا ہے اور تو ہی عیبوں کو چھپانے والا ہے اور گناہوں کا بخشنے والا ہے اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ جو عالی شان اور عظمت والا ہے''

چھٹا کلمہ رد کفر

"اَللّٰهُمَّ إِنِّىْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وأَنَا أَعْلَمُ بِهٖ وَاسْتَغْفِرُكَ

لِمَا لا أَعْلَمُ بِهِ تُبْتُ عَنْهُ تَبَرَّأْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكِذْبِ وَالْغِيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِيْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِيْ كُلِّهَا وَأَسْلَمْتُ وَأَقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ"

''اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ کسی چیز کو تیرا شریک ٹھہراؤں اور مجھے اس کا علم ہو اور میں معافی مانگتا ہوں تجھ سے اس گناہ سے جس کا مجھے علم نہیں۔ میں نے اس سے توبہ کی اور بیزار ہوا کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت اور بدعت سے اور چغلی سے اور بے حیائی کے کاموں سے اور تہمت لگانے سے اور باقی ہر قسم کی نافرمانیوں سے اور میں اسلام لا کر یہی کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں''

چند ضروری اصطلاحات

ایمان:[۱] زبان اور دل سے اسلام کا کلمہ پڑھنے اور ان تمام احکام کو ماننے کو ایمان کہتے ہیں جن کا اللہ اور رسول ﷺ نے کرنے کا حکم دیا ہے۔

فرض: وہ حکم ہے جو دلیل قطعی سے ثابت ہو یعنی اس کے ثبوت میں کوئی شبہ نہ ہو۔ فرض کا انکار کرنے والا کافر اور بلا عذر چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔

فرض عین: وہ فرض جس کا کرنا ہر شخص پر ضروری ہو اور بلا عذر چھوڑنے والا فاسق اور گنہگار ہو۔

فرض کفایہ: وہ فرض ہے جو محلے یا بستی میں ایک دو آدمیوں کے ادا کرنے سے سب کے ذمے سے اتر جائے اور اگر کوئی نہ کرے تو سب گنہگار ہوں۔

واجب:[۲] وہ حکم جو دلیل ظنی سے ثابت ہو۔ اس کا انکار کرنے والا اگرچہ کافر نہیں ہوتا مگر بلا عذر چھوڑنے والا فاسق ہوتا ہے۔

سنت: وہ کام جو رسول اللہ ﷺ نے اور صحابہ کرامؓ نے کیا یا کرنے کا حکم دیا۔ سنت کی جمع سنن ہے۔

سنت مؤکدہ: وہ سنت جس کو رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ کیا ہو یا کرنے کا حکم فرمایا ہو اور بغیر عذر کبھی نہ چھوڑا ہو۔ سنت مؤکدہ کا چھوڑ دینا سخت گناہ ہے۔

سنت غیر مؤکدہ: وہ سنت جس کو رسول اللہ ﷺ نے اکثر کیا ہو لیکن کبھی کبھی بلا عذر چھوڑ بھی دیا ہو۔ ایسی سنت کے چھوڑ دینے سے گناہ نہیں ہوتا۔

نفل یا مستحب: جس چیز کی فضیلت بیان ہوئی اور جس کو کرنے میں ثواب ہو لیکن

---

(۱) ایمان: دل کی تصدیق اور زبان سے اقرار کرنے اور تمام احکام کو ماننے کا نام ہے جن کا اللہ اور اس کے رسول نے حکم دیا ہے۔ (رمضان سلفی)

(۲) یہ احناف کے ہاں ہے جبکہ محدثینؒ کے نزدیک واجب فرض کے ہم معنی ہوتا ہے۔ (رمضان سلفی)

چھوڑنے میں عذاب نہ ہو۔اس کا تعلق اضافی عبادات سے ہے۔

مکروہ: جس کو شریعت میں ناپسند خیال کیا گیا ہو۔اسکے کرنے سے ثواب میں کمی آجاتی ہے۔

مفسد: وہ چیز جو کسی عمل میں فساد پیدا کرنے والی ہواس کے کرنے سے عمل ضائع ہو جاتا ہے اور دوہرانا ضروری ہوتا ہے۔

ناقض: وہ چیز جو وضو یا غسل کو توڑ دینے والی ہو۔

قصر: سفر کے دوران نماز کو مختصر کرنے یعنی چار رکعت کی بجائے دو رکعت پڑھنے کو قصر کہتے ہیں۔

زوال کا وقت: عین دوپہر کا وقت جب سورج بالکل سر پر ہو۔

تکبیر تحریمہ: دل سے نماز کی نیت باندھتے وقت اللہ اکبر کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک یا کانوں تک اٹھانے کو تکبیر تحریمہ کہتے ہیں۔

قیام: نماز کے دوران رکوع سے پہلے قرأت کرتے وقت کھڑے ہونے کو قیام کہتے ہیں۔

قومہ: رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑے ہونے کو قومہ کہتے ہیں۔

جلسہ: دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھ جانے کی حالت کو جلسہ کہتے ہیں۔

قعدہ اولیٰ: تین اور چار رکعت والی نماز میں دو رکعتوں کے بعد التحیات پڑھنے کے لئے بیٹھنے کو قعدہ اولیٰ کہتے ہیں۔

قعدہ اخیرہ: نماز کے آخر میں التحیات اور درود شریف اور دعاؤں کے لئے بیٹھنے کو آخری قعدہ کہتے ہیں۔

تکبیرات تشریق: ذی الحجہ کی نویں تاریخ کی فجر سے تیرہویں ذی الحجہ تک سب لوگوں کو خواہ مرد ہوں یا عورتیں مسافر ہوں یا مقیم ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد پڑھنا واجب ہے۔ان کلمات کو تکبیرات تشریق کہتے ہیں۔

احادیث کے بارے میں ضروری معلومات

عربی زبان میں حدیث کے معنی نئی چیز کے ہیں اور اس کا اطلاق کلام پر بھی ہوتا ہے۔ شرعی اصطلاح میں اس سے مراد نبی ﷺ کی طرف نسبت رکھنے والی کوئی چیز ہوتی ہے چاہے وہ قول ہو فعل ہو یا تقریر یا صفت یا خبر۔

(تقریر کے معنی ہیں کسی کام کو ہوئے دیکھنا اور اس پر اعتراض نہ کرنا یعنی اسے برقرار رکھنا) صحابہ کرامؓ و تابعین کے قول و فعل کو بھی حدیث میں شمار کرتے ہیں۔ سنت کے معنی سیرت اور طریقہ کے ہیں۔ چاہے اچھا ہو یا برا۔ اس معنی میں اس کا استعمال قرآن کریم اور سنت نبوی میں ہوا ہے۔ عام محدثین کی رائے میں یہ دونوں اصطلاحات یعنی سنت اور حدیث ہم معنی الفاظ ہیں۔ (حدیث وسنت میں یہ فرق کسی محدث نے بھی بیان نہیں کیا)

سنت اسلام میں حجت یعنی واجب الاتباع ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنے ایمان لانے اور اپنی اطاعت کے فرض ہونے کا ذکر کیا ہے، وہیں اس کے ساتھ ساتھ اپنے رسول ﷺ پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے اور آپ کی اطاعت کو فرض قرار دیا ہے۔ جیسے فرمایا: "اور ہم نے جو بھی رسول بھیجا اس لئے بھیجا کہ اللہ کے اذن سے اس کی اطاعت کی جائے" (النساء:۶۴)

"جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی درحقیقت اس نے اللہ کی اطاعت کی" (آل عمران:۱۳۲)

احادیث کی اقسام

(الف) راویوں کی تعداد کے لحاظ سے

۱۔ متواتر: اس سے مراد وہ حدیث (یا سنت یا خبر) ہے جسے اتنے زیادہ لوگوں نے شروع سے آخر تک روایت کیا ہو کہ ان سب کا جھوٹ بولنے پر اتفاق کر لینا عادۃً محال ہو۔

حدیث اور فقہ کے تمام ائمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ تواتر چاہے لفظی ہو یا معنوی اس

سے علم یقین حاصل ہوتا ہے۔

۲۔ خبر احاد: یعنی افراد کے ذریعہ ملنے والی حدیث جس میں تواتر کی شرائط نہ پائی جائیں۔ اس کی کئی قسمیں ہیں۔

(الف) اپنے منتہی کے اعتبار سے تین قسم کی ہیں۔

(۱) **مرفوع:** اس سے مراد وہ قول، فعل، تقریر یا صفت ہے جس کی نسبت آنحضرت ﷺ سے ہو یعنی آپ ﷺ تک پہنچنے والی روایت ہے۔

(۲) **موقوف:** اس سے مراد صحابہ کرامؓ کے اقوال، افعال یا تقریرات جو ان سے منقول ہوں یعنی کسی صحابی تک پہنچنے والی روایت۔

(۳) **مقطوع:** وہ حدیث جس میں تابعیؒ کے قول، فعل یا تقریر کا ذکر ہو۔

(ب) خبر واحد کی دوسری تقسیم (عددِ روایت کے اعتبار سے)

(۱) **مشہور:** وہ حدیث ہے جس کے راوی ہر زمانہ میں تین سے کم کہیں نہ ہوں۔

(۲) **عزیز:** اس سے مراد وہ حدیث ہے جسے ابتدائی، درمیانے اور آخری ہر دور میں کم از کم دو افراد نے روایت کیا ہو۔

(۳) **غریب:** اس سے مراد وہ حدیث ہے جسے اس کے ابتدائی یا درمیانے یا آخری دور میں صرف ایک فرد نے روایت کیا ہو۔

(ج) خبر واحد کی تقسیم (اپنے راویوں کے صفات (مقبول یا غیر مقبول ہونے) کے لحاظ سے سولہ قسم کی ہے۔

۱۔ **صحیح:** وہ حدیث ہے جس کے تمام راوی عادل، کامل الضبط (یعنی ہر وقت یاد رکھنے والے ہوں) اور اس کی سند متصل ہو (یعنی اس کی روایت میں کوئی راوی ساقط نہ ہو) معلل و شاذ ہونے سے محفوظ ہو (یعنی اس کی روایت ان راویوں کے خلاف نہ پڑتی ہو جو کسی دوسری

حدیث یا حدیثوں میں اس کی بہ نسبت حفظ یا تعداد کے لحاظ سے زیادہ ثقہ (قابل اعتبار) ہوں

صحیح احادیث کے مراتب

۱۔ وہ حدیث جس کی روایت امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے کی ہو۔

۲۔ وہ حدیث جسے امام بخاریؒ نے اپنی کتاب صحیح میں روایت کیا ہو۔

۳۔ وہ حدیث جسے امام مسلمؒ نے اپنی کتاب صحیح میں روایت کیا ہو۔

۴۔ وہ حدیث جو امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ کی شرائط کے مطابق روایت ہوئی ہو۔

۵۔ وہ صحیح حدیث جسے امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ کے علاوہ حدیث کے کسی دوسرے امام نے روایت کیا ہو۔

اسی لحاظ سے دیکھا جائے تو سب سے اعلیٰ مرتبہ اس حدیث کا ہے جسے امام بخاریؒ، امام مسلمؒ اور دوسرے محدثین نے صحیح قرار دیا ہو۔

۲۔ **حسن:** یہ وہ حدیث ہے جس میں صحیح حدیث کی تمام شرائط پائی جاتی ہیں لیکن اسکے راویوں میں کوئی راوی ایسا ہو جس نے اس کے الفاظ کا ضبط کم کیا ہو۔ (یعنی ضبط ناقص ہو)

۳۔ **ضعیف:** وہ حدیث جس کے راوی میں حدیث صحیح و حسن کے شرائط نہ پائے جائیں۔

۴۔ **موضوع:** وہ حدیث جسکے راوی پر حدیث نبویؐ میں جھوٹ بولنے کا طعن موجود ہو۔

۵۔ **متروک:** وہ حدیث جس کا راوی جھوٹ سے متہم ہو اور اپنی روایت میں دوسروں سے بھی منفرد ہو۔

۶۔ **شاذ:** وہ حدیث جس کا راوی خود ثقہ ہو مگر ایک ایسی جماعت کثیرہ کی مخالفت کرتا ہو جو اس سے زیادہ ثقہ ہوں۔ (یعنی اس کی حدیث ان راویوں کے خلاف پڑتی ہو)

۷۔ **منکر:** وہ حدیث جسکا راوی ضعیف ہونیکے باوجود جماعت ثقات کیخلاف روایت کرے۔

۸۔ **معلل:** وہ حدیث جس کی سند میں یا متن میں کوئی علت پائی جائے۔

۹۔ مدرج: وہ حدیث جس میں کسی جگہ راوی اپنا کلام درج کردے۔

۱۰۔ متصل: وہ حدیث جس کی سند میں راوی پورے مذکور ہوں۔

۱۱۔ مسند: وہ حدیث جس کی سند رسول اللہ ﷺ تک متصل ہو۔

۱۲۔ منقطع: وہ حدیث جس کی سند متصل نہ ہو بلکہ کہیں نہ کہیں راوی گرا ہوا ہو۔

۱۳۔ معلق: وہ حدیث جس کے شروع میں سے ایک راوی یا کثیر گرے ہوئے ہوں۔

۱۴۔ مرسل: وہ حدیث جس کی سند کے آخر سے کوئی راوی گرا ہوا ہو۔

صحاح ستہ: یہ چھ کتابیں ہیں۔

صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن نسائی، سنن ابوداود، سنن ابن ماجہ اور بعض محدثین نے ابن ماجہ کی بجائے موطا امام مالک اور بعض نے مسند دارمی کو شمار کیا ہے۔

ان میں پہلا مقام بخاری کا، دوسرا مسلم کا، تیسرا ابوداود کا، چوتھا ترمذی کا، پانچواں نسائی کا اور چھٹا ابن ماجہ کا ہے۔

جامع: وہ کتاب جس میں تفسیر، عقائد وآداب، احکام، مناقب، فتن، علامات قیامت وغیرہ ہر قسم کے مسائل کی احادیث مندرج ہوں۔

سنن: وہ کتاب جس میں احکام کی احادیث ابواب فقہ کی ترتیب کے موافق بیان ہو جیسے سنن ابوداود، سنن نسائی وابن ماجہ۔

دعا کی اہمیت

﴿وَلَمۡ أَكُنۡ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا﴾ (سورہ مریم:۴)

''اے میرے رب! میں تجھ سے دعا مانگ کر کبھی نامراد نہیں ہوا''

قارئین حضرات! حصول مقصد کے لئے ظاہری اسباب کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں خود شریعت نے اسباب اور تدابیر اختیار کرنے کا حکم دیا لیکن ظاہری اسباب کے اختیار کرنے کے باوجود بھروسہ اللہ تعالیٰ پر ہونا چاہیے اور جہاں کہیں ظاہری اسباب اور وسائل مہیا کرنا اور تدابیر اختیار کرنا ممکن نہ ہو تو اللہ پر ہی توکل اختیار کرنا چاہئے اور دعا کے ذریعے اللہ سے رجوع کرنا چاہئے کیونکہ وہی اصل میں مسبب الاسباب اور حاجتوں کا پورا کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿قَالَ رَبُّكُمُ ادۡعُوۡنِيۡ أَسۡتَجِبۡ لَكُمۡ إِنَّ الَّذِيۡنَ يَسۡتَكۡبِرُوۡنَ عَنۡ عِبَادَتِيۡ سَيَدۡخُلُوۡنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيۡنَ﴾ (۴۰:۶۰)

''لوگو! تمہارا رب کہتا ہے۔ تم سب مجھ سے دعا کرو۔ میں تمہاری دعا قبول کروں گا جو لوگ میری عبادت (دعا) سے تکبر کرتے ہیں۔ (یعنی نہیں مانگتے) وہ ذلیل وخوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے'' (سورۂ مومن:۶۰)

ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔ ''جو شخص اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں کرتا۔ اللہ اس سے ناراض ہوتا ہے'' (بحوالہ ترمذی)

دعا کی فضیلت:

۱۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دعا ہی عبادت ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔ ''تمہارا رب کہتا ہے مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا'' (احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

۲۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ عظمت والا کوئی عمل نہیں'' (ترمذی)

۳۔ حضرت سلمان فارسیؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تقدیر کو دعا کے سوا کوئی چیز نہیں بدل سکتی اور عمر میں نیکی کے علاوہ کوئی چیز اضافہ نہیں کر سکتی'' (ترمذی)

۴۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دعا نازل شدہ (آفات) اور جو ابھی نازل نہیں ہوئیں سب کے لئے نفع بخش ہے'' (ترمذی)

۵۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے لئے دعا کا دروازہ کھولا گیا (یعنی دعا کی توفیق دی گئی) اس کے لئے گویا رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے اور جو چیز اللہ سے مانگی جاتی ہے ان میں سب سے زیادہ اللہ کے نزدیک پسندیدہ عافیت ہے'' (رواہ ترمذی)

۶۔ حضرت سلمان فارسیؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا رب بڑا حیا کرنے والا سخی ہے۔ جب بندہ اس کے حضور ہاتھ اٹھاتا ہے تو انہیں خالی لوٹاتے ہوئے اسے شرم آتی ہے'' (ابن ماجہ)

۷۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی مسلمان دعا کرتا ہے جس میں گناہ، قطع رحمی کی بات نہ ہو تو اللہ تعالیٰ تین باتوں میں سے ایک اسے ضرور عطا فرماتا ہے۔ (۱) یا دعا کے مطابق اس کی خواہش فوراً پوری کر دی جاتی ہے۔ (۲) یا اس کی دعا آخرت کے لئے ذخیرہ بنا دیتا ہے۔ (۳) یا دعا کے برابر اس کی کوئی مصیبت ٹال دیتا ہے۔ (رواہ احمد)

دعا مانگنے کے آداب

۱۔ حضرت فضالہ بن عبیدؓ کہتے ہیں کہ (ایک روز) رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے کہ آدمی (مسجد میں) داخل ہوا۔ نماز پڑھی اور دعا مانگنے لگا۔ ''اے اللہ! مجھے معاف فرما۔ مجھ پر رحم کر'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے نمازی! تو نے (دعا مانگنے میں) جلدی کی۔ جب نماز پڑھ چکو اور دعا کے لئے بیٹھو تو اللہ کے شایان شان حمد و ثنا کرو۔ (اس کی بڑائی بیان کرو) پھر مجھ پر درود بھیجو۔ پھر اپنے لئے دعا کرو'' فضالہ بن عبیدؓ کہتے ہیں۔ ایک دوسرے آدمی نے نماز پڑھی اور (اس کے بعد) اللہ

کی حمد وثنا کی۔ نبی ﷺ پر درود بھیجا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے نمازی! دعا کر، تیری دعا قبول کی جائے گی'' (رواہ ترمذی)

۲۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے قبولیت کے مکمل یقین کے ساتھ دعا کرو اور یاد رکھو! اللہ غافل اور بے دھیان دل کی دعا قبول نہیں کرتا'' (ترمذی)

۳۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب بندہ کہتا ہے۔ تیرے سوا کوئی الہ نہیں، میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے۔ میرے گناہ معاف فرما۔ تیرے سوا کوئی گناہ معاف کرنے والا نہیں'' تو اللہ تعالیٰ کو یہ بات بہت اچھی لگتی ہے اور اللہ فرماتا ہے۔ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب معاف بھی کرتا ہے۔ سزا بھی دیتا ہے'' (رواہ حاکم)

۴۔ حضرت ابودرداءؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان کی اپنے بھائی کے لئے غائبانہ دعا قبول ہوتی ہے۔ غائبانہ دعا کرنے والے کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے جب وہ اپنے بھائی کے لئے کوئی اچھی دعا کرتا ہے تو فرشتہ ''آمین'' (اللہ تیری دعا قبول کرے) کہتا ہے اور ساتھ یہ بھی کہتا ہے۔ ''تجھے بھی اللہ ویسی ہی بھلائی عطا کرے'' (رواہ مسلم)

۵۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک کو اپنی ہر ضرورت اللہ سے مانگنی چاہئے حتیٰ کے جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اسی سے مانگیں'' (رواہ ترمذی)

۶۔ دعا کرتے وقت اپنا رخ قبلہ کی طرف رکھنا چاہئے۔ (رواہ مسلم)

۷۔ خاص خاص مواقع پر دعا کے الفاظ تین تین بار دہرانا مسنون ہے (مسلم)

۸۔ کسی دوسرے کے لئے دعا مانگنے والے کو پہلے اپنے لئے پھر دوسرے کے لئے دعا مانگنی چاہیئے۔ (ترمذی)

۹۔ جامع (تھوڑے الفاظ لیکن زیادہ معانی والی) دعا مانگنی چاہئے۔ (ابوداؤد)

١٠۔ دعا کے لئے ہاتھ اٹھانے اور دعا کے بعد ہاتھ چہرے پر پھیرنے مسنون ہیں۔ (بخاری)

١١۔ ہاتھ اٹھائے بغیر بھی دعا کرنا جائز ہے۔ (بخاری، مسلم)

١٢۔ امام کو دعا کرتے وقت اپنے علاوہ باقی لوگوں کو بھی دعا میں شریک کرنا چاہئے۔ (ترمذی)

١٣۔ دعا صرف اپنے ذات کے لئے خاص نہیں کرنا چاہئے۔ (بخاری)

وہ کلمات جن کے ذریعے دعا قبول ہوتی ہے

١۔ حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنا۔ "اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا أَحَد" آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے وسیلے سے دعا مانگی ہے اور اسم اعظم کے وسیلے سے جب اللہ سے مانگا جاتا ہے تو وہ عطا فرماتا ہے اور جب اس سے دعا کی جاتی ہے تو وہ قبول فرماتا ہے۔ (رواہ ترمذی، ابوداود)

٢۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ ایک شخص نے نماز پڑھی اور (اس کے بعد یوں) دعا مانگی۔ "اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ أَسْئَلُكَ" آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے اسم اعظم کے واسطے سے دعا مانگی ہے اور اسم اعظم وہ ہے جس کے وسیلے سے دعا مانگی جائے تو قبول کی جاتی ہے۔ جب اس کے واسطے سے سوال کیا جاتا ہے تو پورا کیا جاتا ہے۔ (ترمذی، ابوداود، نسائی، ابن ماجہ)

٣۔ حضرت سعدؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مچھلی والے (یعنی حضرت یونسؑ کی دعا جو اس نے مچھلی کے پیٹ میں مانگی تھی" "لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحٰنَكَ إِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ" کے واسطے سے جب بھی کوئی مسلمان دعا کرتا ہے اللہ قبول فرماتا ہے۔ (رواہ احمد، ترمذی)

٤۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جو شخص رات میں

جاگے اور کہے۔ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْلِيْ" یا آپ ﷺ نے فرمایا کہ دعا کرے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے اور اگر وضو کر کے نماز پڑھے تو نماز قبول کی جائے گی۔ (رواہ بخاری)

۵۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو جب کوئی رنج یا مصیبت پیش آتی تو یوں دعا فرماتے۔ ''یا حی یا قیوم برحمتک استغیث'' (رواہ ترمذی، حاکم)

۶۔ حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو "یَاذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ" کے الفاظ سے دعا کرتے سنا تو فرمایا۔ ''تیری دعا قبول ہوگی سوال کر'' (رواہ ترمذی)

قبولیت دعا کے اوقات

۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارا پروردگار ہر رات جب آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو آسمان دنیا پر اترتا ہے اور فرماتا ہے۔'' کون مجھ سے دعا کرتا ہے میں اس کی دعا قبول کروں۔ کون مجھ سے کچھ مانگتا ہے میں اس کو کچھ دوں۔ کون مجھ سے گناہوں کی معافی چاہتا ہے کہ میں اس کے گناہ معاف کردوں'' (رواہ بخاری)

۲۔ اذان اور اقامت کے درمیان دعا قبول کی جاتی ہے۔ (ابن خزیمہ)

۳۔ مسجد میں دعا قبول کی جاتی ہے۔ (رواہ مسلم)

۴۔ جمعہ کے دن (کسی ایک گھڑی میں) دعا قبول کی جاتی ہے۔ (بخاری)

۵۔ اذان کے بعد دعا قبول کی جاتی ہے اور دوسری لڑائی کے وقت جب (دونوں لشکر) ایک دوسرے سے ٹکراتے ہیں۔ (ابوداود)

۶۔ بارش نازل ہونے کے وقت دعا قبول کی جاتی ہے۔ (حاکم)

۷۔ یوم عرفہ (۹ ذی الحجہ) کو دعا قبول کی جاتی ہے۔ (ترمذی)

۸۔ جمعۃ المبارک کی رات دعا قبول کی جاتی ہے۔ (ترمذی)

۹۔ توبہ کرنے والے کی دعا رات یا دن کی ہر گھڑی میں قبول کی جاتی ہے۔ (مسلم)

۱۰۔ زمزم پینے سے قبل کی گئی دعا قبول ہوتی ہے۔ (ابن ماجہ)

وہ لوگ جن کی دعا قبول کی جاتی ہے

۱۔ مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے خواہ کافر یا فاجر ہی ہو۔ (رواہ احمد)

۲۔ مسافر کی دعا قبول ہوتی ہے۔ (ابن ماجہ)

۳۔ باپ کی دعا بیٹے کے حق میں قبول ہوتی ہے۔ (ابن ماجہ)

۴۔ نمازی کی دعا قبول ہوتی ہے۔ (ابن ماجہ)

۵۔ حج اور عمرہ کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔ (ابن ماجہ)

۶۔ مسلمان بھائی کی غیر موجودگی میں کی گئی دعا قبول ہوتی ہے۔ (ترمذی، ابوداود)

۷۔ نیک اولاد کی دعا والدین کے حق میں قبول ہوتی ہے۔ (احمد)

۸۔ خوشحالی اور فراغت میں دعاء کرنے والے کی تنگی اور مصیبت کے وقت دعا قبول کی جاتی ہے۔ (ترمذی)

۹۔ روزہ دار کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ بیہقی)

۱۰۔ بیمار کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ (بیہقی)

۱۱۔ روزہ دار، عادل حاکم اور مظلوم کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ (ترمذی)

وہ لوگ جن کی دعا قبول نہیں کی جاتی

۱۔ رزق حرام کھانے والے کی دعا قبول نہیں کی جاتی۔ (رواہ مسلم)

۲۔ گناہ اور قطع رحمی کی دعا کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ (احمد)

۳۔ غفلت اور لاپرواہی سے دعا کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ (ترمذی)

۴۔ زانی کی دعا قبول نہیں جب تک زنا سے توبہ نہ کرے۔ (طبرانی)

۵۔ زبردستی ٹیکس وصول کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ (طبرانی)

۶۔ جن لوگوں میں نیکی کا حکم دینے والے اور برے کاموں سے روکنے والے لوگ باقی نہ رہیں ان کی دعا قبول نہیں کی جاتی۔ (ترمذی)

۷۔ موت کی دعا کرنا منع ہے۔ اگر موت کی آرزو کئے بغیر چارہ نہ ہو تو یوں کہنا چاہئے۔ یا اللہ جب تک میری زندگی میرے حق میں بہتر ہے مجھے زندہ رکھ اور جب موت میرے حق میں بہتر ہو تو مجھے اٹھا لے۔ (بخاری)

۸۔ دعا مانگتے وقت اللہ کے ساتھ کسی نبی، ولی یا بزرگ کو شریک کرنا منع ہے۔ (بخاری)

جامع دعائیں

۱۔ <u>دنیا اور آخرت کی بھلائی کی دعا</u>

حضرت انسؓ فرماتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کی اکثر دعا یہ ہوتی۔

"اللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِیْ الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِیْ الاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" (متفق علیہ)

۲۔ <u>ہدایت، تقویٰ، پاکدامنی اور بے نیازی طلب کرنے کی دعا</u>

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے۔ "اللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْئَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی" (مسلم)

۳۔ یہ دعا نبی اکرم ﷺ نے حضرت عائشہ کو سکھائی

"اللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْئَلُكَ مِنَ الْخَیْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَآجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَالَمْ أَعْلَمْ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَآجِلِهٖ مَاعَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ۔ اللّٰهُمَّ إِنِّی اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَاسَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا عَاذَ بِهٖ عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ۔ اللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَیْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْعَمَلٍ وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَیْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْعَمَلٍ وأَسْئَلُكَ

أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِيْ خَيْرًا" (رواہ ابن ماجہ)

ترجمہ: ''یا اللہ! میں تجھ سے ہر طرح کی بھلائی مانگتا ہوں جلد یا دیر کی جسے میں جانتا ہوں اور جسے میں نہیں جانتا اور تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں ہر طرح کی برائی سے جلد یا دیر کی جسے میں جانتا ہوں اور جسے میں نہیں جانتا۔ یا اللہ! میں تجھ سے ہر وہ بھلائی مانگتا ہوں جو تجھ سے تیرے بندے اور نبی ﷺ نے مانگی اور ہر برائی سے پناہ طلب کرتا ہوں جس سے تیرے بندے اور نبی ﷺ نے پناہ مانگی۔ یا اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور ایسے قول و فعل کا جو جنت کے قریب لے جائے۔ یا اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں آگ سے اور اس قول و فعل سے جو آگ کے قریب لے جائے۔ یا اللہ! میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ تو نے میرے لئے جس تقدیر کا فیصلہ کیا ہے۔ اسے میرے حق میں بہتر بنا دے'' (ابن ماجہ)

۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی پناہ مانگو، زبردست مشقت سے، بدبختی سے، بری تقدیر سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے'' (بخاری، مسلم) دعا کے الفاظ یہ ہیں۔

"اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَآءِ وَسُوْءِ الْقَضَآءِ وَ شَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ" (متفق علیہ)

۵۔ حضرت جویریہؓ بنت حارث کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا تمہارے بعد میں نے چار کلمات کی (دعا کی) اگر اس کا تمہاری دعا سے وزن کیا جائے تو یہ اس سے وزنی ہوں گے۔ وہ یہ ہیں۔

"سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ" (مسلم)

۶۔ حضرت سمرہ ابن جندبؓ نے بیان کیا۔ چار کلمے اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہیں۔ ان کلمات سے جس سے چاہو شروع کرو۔ "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ"

۷۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عبداللہ بن قیس کیا میں تم کو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ بتلاؤں وہ یہ ہے۔ "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ" (بخاری، مسلم)

قرآنی دعائیں

۱۔ أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ (۲) الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (۳) مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ (٤) إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (٥) إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (٦) صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ (٧) آمین!

نوٹ: اپنی دعا کی ابتداء اسی دعا سے کرنی چاہئے پھر درود ابراہیم پڑھ کر اسم اعظم کے کلمات (جو پہلے مذکور ہوئے ہیں) کے بعد اپنی دعائیں اللہ رب العزت کی بارگاہ میں مانگنا چاہئیں اور آخر میں حضور ﷺ پر درود وسلام پڑھنا دعاؤں کی قبولیت کا ذریعہ بنے گا)

۲۔ گناہوں سے بخشش کی دعا (جو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو سکھائی)

﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾ (سورہ اعراف:۲۳)

۳۔ گناہوں سے معافی مانگنے اور مصائب وآلام سے بچنے کی دعا۔

﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَّسِيْنَا أَوْ أَخْطَأْ نَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَالَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ﴾ (۲۔۲۸۶)

۴۔ ﴿رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِيْ أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ﴾ (۳:۱۴۷)

۵۔ ﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ﴾ (۳۔۸)

۶۔ ﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا﴾ (۲۵۔۷۴)

۷۔ ﴿إِنِّى مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ﴾ (۲۱۔۸۳)

۸۔ ﴿رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِى صَغِيْرًا﴾ (۱۷۔۲۴)

۹۔ ﴿رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْإِيْمَانِ وَلَاتَجْعَلْ فِىْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا إِنَّكَ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ﴾ (۵۹۔۱۰)

۱۰۔ ﴿رَبِّ زِدْنِىْ عِلْمًا﴾ (۲۱۔۱۱۴)

۱۱۔ ﴿رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ﴾ (۲۳۔۱۱۸)

۱۲۔ ﴿رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا إِنَّهَا سَاءَ تْ مُسْتَقَرًا وَمُقَامًا﴾ (۲۵۔۶۵۔۶۶)

۱۳۔ ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ (۲۔۱۲۷)

مصیبت اور غم کے وقت کی مقبول دعائیں

۱۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ شدت غم کے موقع پر یہ کلمات ادا فرمایا کرتے تھے۔

"لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ" (متفق علیہ)

۲۔ حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''پریشان آدمی کی دعا یہ ہے۔

"اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِىْ إِلٰى نَفْسِىْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لِىْ شَانِىْ كُلَّهٗ لَاإِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ" (رواہ داود)

۳۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کوئی پریشانی لاحق ہوتی تو فرماتے: "يَاحَىُّ يَاقَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ" (ترمذی۔ حاکم)

۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی شخص کو دکھ اورغم پہنچے تو مندرجہ ذیل دعا پڑھے۔تو اللہ تعالیٰ اس کا دکھ اورغم دور کردیتے ہیں اور اس کی جگہ مسرت اور خوشی عنایت کرتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! ہم یہ دعا یاد نہ کرلیں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیوں نہیں ہر سننے والے کو چاہئے کہ یہ دعا یاد کرلے (اسے احمد نے روایت کیا ہے)

"اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ نَاصِيَتِیْ بِيَدِكَ قَاضٍ فِیْ حُكْمِكَ عَدْلٌ فِیْ قَضَاءُ كَ أَسْئَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَلَكَ سَمَّيْتُ بِهِ نَفْسَكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِیْ كِتَابِكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوِاسْتَأْ ثَرْتَ بِهِ فِیْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَ صَدْرِیْ وَجَلَاءَ حُزْنِیْ وَذِهَابِ هَمِّیْ وَغَمِّیْ"

ترجمہ: ”یا اللہ! میں تیرا بندہ ہوں، تیرے بندے اور بندی کا بیٹا ہوں۔ میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے۔ تیرا ہر حکم مجھ پر نازل ہونے والا ہے۔ میرے بارے میں تیرا ہر فیصلہ انصاف پر مبنی ہے۔ میں تجھ سے تیرے ہر اس نام کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں جسے تو نے خود اپنے لئے پسند کیا ہے یا اپنی کتاب میں نازل کیا ہے یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے یا اپنے علم غیب کے خزانے میں محفوظ کر رکھا ہے کہ قرآن کو میرے دل کی بہار۔ سینے کا نور اور میرے دکھوں اور غموں کو دور کرنے کا ذریعہ بنا دے“ (رواہ احمد)

۵۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں۔ جنگ خندق کے دن ہم نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! کیا کوئی چیز ایسی ہے جسے ہم (ان حالات میں) پڑھیں۔ کیونکہ (خوف اور گھبراہٹ کی وجہ سے لوگوں کے) کلیجے حلق کو آگئے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں کہو: "اَللّٰهُمَّ اسْتُرْعَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَّوْعَاتِنَا" ”یا اللہ! ہمارے عیوب ڈھانپ لے اور ہمیں گھبراہٹ سے امن دے“ (احمد)

٦۔ حضرت اسماء بنت عمیسؓ کہتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے شدت غم میں درج ذیل کلمات کہے: "اَللّٰهُ رَبِّیْ لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا" (رواہ ابن ماجہ)

مرض اور موت سے متعلق دعائیں

۱۔ مریض کی عیادت کے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

"أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَشْفِيَكَ" (احمد)

(یہ دعا سات دفعہ مانگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو اللہ تعالیٰ اس مریض کو شفا دے گا)

۲۔ جسم میں درد یا بخار یا کوئی تکلیف کو دور کرنے کی دعا۔

"أَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ" (مسلم)

(آپ ﷺ نے فرمایا: تین بار بسم اللہ پڑھ کر سات مرتبہ یہ دعا مانگو)

۳۔ جبریلؑ کا دم جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی بیماری میں کیا۔

"بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ" (رواہ مسلم)

۴۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ہم میں سے جب کوئی آدمی بیمار ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے اور یہ دعا فرماتے: "اذْهِبِ البأسَ رَبَّ النَّاسِ وَ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآئُكَ شِفَآءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا" (متفق علیہ)

''اے لوگوں کے رب اس بیماری کو دور فرما! تو ہی شفا دینے والا ہے۔ لہذا شفا عطا فرما۔ شفا صرف تیری ہی طرف سے ہے۔ ایسی شفا عطا فرما جو کسی قسم کی بیماری نہ چھوڑے'' (بخاری، مسلم)

نظر بد دور کرنے کی دعا

۵۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کے لئے یوں دعا فرماتے:

"أُعِيْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ"

آپ ﷺ فرماتے، بیشک تمہارے باپ اسمٰعیل اور اسحٰق انہی کلمات کے ساتھ پناہ

مانگتے تھے۔

۶۔ ایک دوسری دعا:

"اللّٰهُمَّ ذَالسُّلْطٰنِ الْعَظِيْمِ ذَالْمَنِّ الْقَدِيْمِ ذَالْوَجْهِ الْكَرِيْمِ وَلِيَّ الْكَلِمَاتِ التَّامَاتِ وَالدَّعْوَاتِ الْمُسْتَجَابَاتِ عَافِ (......نام لیں..........) مِنْ أَنْفُسِ الْجِنِّ وَأَعْيُنِ الْاِنْسِ"

۷۔ درد اور پھوڑے، پھنسی کا علاج نبویؐ

آپ انگشت شہادت کے سرے کو لعاب دہن سے تر کر کے مٹی سے لگاتے پھر اسے اٹھا کر پڑھتے (یہ کلمات) اور مریض پر پھیر دیتے۔

"بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا"

۸۔ کسی مصیبت، غم یا موت کی خبر سن کر یہ کلمات کہنا مسنون ہیں۔

"إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ اللّٰهُمَّ أْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ واخْلُفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا" (رواہ مسلم)

۹۔ انسان کو زندگی کے آخری لمحات میں یہ دعا مانگنی چاہیے۔

"اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَ أَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى" (متفق علیہ)

توبہ اور استغفار

۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی توبہ استغفار گنتے تھے۔ ایک مجلس میں آپ ﷺ سو مرتبہ کہتے تھے۔ "رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ" (احمد، ترمذی، ابوداود اور ابن ماجہ)

۲۔ حضرت شداد بن اوسؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے افضل استغفار یہ ہے کہ تم کہو:

"اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَأَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ" (رواہ البخاری)

ترجمہ: "اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے۔ میں تیرا بندہ ہوں۔ تجھ سے کئے ہوئے عہد اور وعدے پر اپنی استطاعت کے مطابق قائم ہوں۔ اپنے کئے برے کاموں کے وبال سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ مجھ پر تیرے جو احسانات ہیں ان کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں" (بخاری)

۳۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص ہر صبح و شام تین تین مرتبہ یہ کلمات کہے گا اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔ "بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ" (ترمذی، ابن ماجہ، ابوداود)

تشریح: توبہ کا لغوی معنی واپس پلٹنا ہے۔ توبہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان گناہ کے راستے سے واپس پلٹ آئے اور نیکی کے راستے پر لگ جائے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مسلمانوں کو خالص توبہ (توبة النصوح) کرنے کا حکم دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ہر شخص خطا کار ہے اور بہترین خطا کار توبہ کرنے والے ہیں۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

سورہ بقرہ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ﴿ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴾ اللہ تعالیٰ یقیناً توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: لوگو اللہ کے حضور ﷺ توبہ کرو۔ بے شک میں روزانہ سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں (مسلم) توبہ کا وقت عالم نزع طاری ہونے سے پہلے تک ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا ہے۔ جب تک وہ نزع میں مبتلا نہیں ہوتا۔ (ترمذی)

استغفار کا مطلب ہے معافی اور بخشش طلب کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حصول بخشش کے لئے چار شرائط مقرر فرمائی ہیں۔ ﴿وَإِنِّىْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاً ثُمَّ اهْتَدٰى﴾ ''جو شخص توبہ کرے، ایمان لائے، نیک عمل کرے اور سیدھا چلتا رہے۔ اس کے لئے میں بہت بخشنے والا ہوں'' (سورہ طٰہٰ: ۸۲)

ان شرائط کے مطابق انسان کو سب سے پہلے اپنی گذشتہ زندگی کے گناہوں (اللہ کی نافرمانی۔ شرک یا کفر) سے سچی توبہ کرنی چاہیے۔ پھر کتاب وسنت کے مطابق اپنے اعمال کی اصلاح کرنی چاہیے اور آخر میں نیکی اور ہدایت کے راستے پر استقامت سے جم جانا چاہیے۔ ایسے لوگوں سے اللہ تعالیٰ نے معافی اور بخشش کا پختہ وعدہ فرمایا ہے۔ حدیث قدسی ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے: '' اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کے کناروں تک پہنچ جائیں اور تو مجھ سے استغفار کرے تو میں تجھے بخشش دوں گا۔ اے ابن آدم! اگر تو میرے پاس روئے زمین کے برابر گناہ لے کر آئے اور مجھے اس حال میں ملے کہ میرے ساتھ شرک نہ کیا ہو تو میں روئے زمین کے برابر تجھے مغفرت عطا کروں گا۔ (احمد، ترمذی) اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ میں لوگوں کو عذاب نہیں دوں گا۔ جب تک وہ مجھ سے استغفار کرتے رہیں گے۔ وہ شخص خوش قسمت ہے جس کے نامۂ اعمال میں کثرت سے استغفار پایا گیا۔ (ابن ماجہ، نسائی)

گناہوں کی معافی کے علاوہ استغفار دنیا میں کئی نعمتوں اور برکتوں کا ذریعہ ہے۔ حضرت نوحؑ نے اپنی قوم سے فرمایا۔ اپنے رب سے استغفار کرو۔ بے شک وہ بڑا

بخشنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے خوب بارشیں برسائے گا۔ تمہیں مال اور اولاد سے نوازے گا۔ تمہارے لئے باغات پیدا کرے گا اور نہریں جاری کرے گا۔ (۱۰۔۱۲)

قارئین کرام! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے قرآن و احادیث میں بے شمار دعائیں مذکور ہیں جو ساری کی ساری بہت جامع اور مقبول ہیں مگر ان سب کا احاطہ کرنا نماز کی کتاب میں ممکن نہیں۔ میں نے اپنی فہم اور مطالعہ کے مطابق ان میں سے چند منتخب دعائیں موقعہ اور محل کی مناسبت سے درج کردی ہیں جو ہمارے دین اور دنیا کی ضرورت کے لئے شافی و کافی ہیں۔ ان کو یاد کرنے کی کوشش کریں اور ان کو اپنی نمازوں میں اور دیگر مواقع پر پڑھ کر اپنی حاجتوں کی قبولیت کا ذریعہ بنائیں۔ یہ وہ دعائیں ہیں جو قبول کرنے والے رب نے خود تلقین کی ہیں۔ یا رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے ادا ہوئی ہیں۔ جنکی قبولیت میں کوئی شک نہیں۔

توبہ اور استغفار کی کثرت سے اپنی دعاؤں کو مقبول بنائیں اور ایک پاکیزہ اور ستھری زندگی گزار کر اپنے مولیٰ کو راضی کریں جو اصل زندگی کا حاصل ہے۔ جیسا کہ مذکور ہے کہ ﴿مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهُ﴾ جو اللہ کا ہو جائے اللہ اس کا ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ ﴿مَنْ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ (النحل: ۱۶۔۹۷)

''جو کوئی نیک کام کرے خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ صاحب ایمان ہو تو البتہ ہم اس کو پاکیزہ زندگی دیں گے اور ان کے اچھے کاموں کے عوض ان کا اجر دیں گے''

اختتام اور دعا

قارئین کرام! اللہ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے اس کتاب الصلوٰۃ کو لکھنے اور مکمل کرنے کی توفیق بخشی۔ میں نے حتی المقدور کوشش کی ہے کہ نماز کے ضروری مسائل اور رسول اللہ ﷺ کے طریقہ نماز اور دعاؤں کو احادیث مبارکہ کی روشنی میں بمعہ حوالہ جات بیان کردوں تاکہ اس سلسلے میں اصل صورت حال واضح ہو جائے۔ اگر میری اس کوشش میں کوئی اصلاح کا پہلو دیکھیں تو مجھے ضرور مطلع کریں تاکہ آئندہ کے ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور میری یہ پرخلوص دعا ہے کہ آپ اپنی نمازوں کو نبی اکرم ﷺ کے مبارک طریقہ پر ادا کرنے کی کوشش کریں تاکہ ان کے ذریعے خدا کے ہاں قبول عام حاصل ہو۔ اقوال رسول ﷺ کے مقابلے میں اقوال رجال کو ترجیح نہ دیں اور مسلکوں کے چکر میں نہ پڑیں اور احادیث کے مطابق عمل کریں۔ آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مجھے اور تمام قارئین کو نماز کی اس کتاب پر عمل کرنے کی توفیق بخشے اور ہماری نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین

"رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ"

خطبہ حجۃ الوداع (رسول اللہ ﷺ کا آخری خطبہ)

(انسانی حقوق کا پہلا اور مکمل دستور حیات)

حج کے دن حضور ﷺ عرفہ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے وہاں قیام کیا۔ جب سورج ڈھلنے لگا تو آپ نے قصواء (اپنی اونٹنی) کو لانے کا حکم فرمایا۔ اونٹنی تیار کر کے حاضر کی گئی تو آپ ﷺ (اس پر سوار ہو کر) بطن وادی میں تشریف فرما ہوئے اور اپنا وہ خطبہ ارشاد فرمایا جس میں دین کے اہم امور بیان فرمائے۔ آپ ﷺ نے خدا کی حمد و ثنا کرتے ہوئے خطبے کی یوں ابتداء فرمائی:

''اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے وہ یکتا ہے کوئی اس کا ساجھی نہیں۔ خدا نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ اس نے اپنے بندے (رسولؐ) کی مدد فرمائی اور تنہا اسی کی ذات نے باطل کی ساری مجتمع قوتوں کو زیر کیا۔

لوگو! میری بات سنو۔ میں نہیں سمجھتا کہ آئندہ کبھی ہم اس طرح کسی مجلس میں یک جا ہوسکیں گے (اور غالباً اس سال کے بعد میں حج نہ کرسکوں گا)

لوگو! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ''انسانو! ہم نے تم سب کو ایک ہی مرد و عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہیں خاندانوں اور قبیلوں میں بانٹ دیا کہ تم الگ الگ پہنچانے جاسکو۔ تم میں زیادہ عزت و کرامت والا اللہ کی نظروں میں وہی ہے جو اللہ سے زیادہ ڈرنے والا ہے'' چنانچہ اس آیت مبارکہ کی روشنی میں، نہ کسی عربی کو عجمی پر اور نہ کسی عجمی کو عربی پر کوئی فوقیت حاصل ہے۔ نہ کالا گورے سے افضل ہے نہ گورا کالے سے۔ ہاں بزرگی اور فضیلت کا کوئی معیار ہے تو وہ تقویٰ ہے۔

انسان سارے ہی آدمؑ کی اولاد ہیں اور آدمؑ کی حقیقت اس کے سوا کیا ہے کہ وہ مٹی سے بنائے گئے۔ اب فضیلت اور برتری کے سارے دعوے، خون و مال کے سارے مطالبے اور سارے انتقام میرے پاؤں تلے روندے جاچکے ہیں۔ بس بیت اللہ کی تولیت اور حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمات علیٰ حالہ باقی رہیں گی۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قریش کے لوگو! ایسا نہ ہو کہ اللہ کے حضور تم اس طرح آؤ کہ تمہاری گردنوں پر تو دنیا کا

بوجھ لدا ہو اور دوسرے لوگ سامانِ آخرت لے کر پہنچیں اور اگر ایسا ہوا تو میں اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہ آسکوں گا۔

قریش کے لوگو! خدا نے تمہاری جھوٹی نخوت کو ختم کر ڈالا اور باپ دادا کے کارناموں پر تمہارے فخر و مباہات کی اب کوئی گنجائش نہیں۔ تمہارے خون و مال اور عزتیں ایک دوسرے پر قطعاً حرام کردی گئیں ہمیشہ کے لئے۔ ان چیزوں کی اہمیت ایسی ہی ہے جیسی تمہارے اس دن کی اور اس ماہ مبارک (ذی الحجہ) کی خاص کر اس شہر مکہ میں ہے۔ تم سب اللہ کے حضور پیش ہو گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی باز پرس فرمائے گا۔

دیکھو! کہیں میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ آپس ہی میں کشت و خون کرنے لگو۔ اگر کسی کے پاس امانت رکھوائی جائے تو اس بات کا پابند ہے کہ امانت رکھوانے والے کو امانت پہنچا دے۔

لوگو! ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور سارے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اپنے غلاموں کا خیال رکھو۔ ہاں غلاموں کا خیال رکھو۔ انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو۔ ایسا ہی پہناؤ جیسا تم پہنتے ہو۔

دور جاہلیت کا سب کچھ میں نے اپنے پیروں سے روند دیا۔ زمانہ جاہلیت کے خون کے سارے انتقام اب کالعدم ہیں۔ پہلا انتقام جسے میں کالعدم قرار دیتا ہوں۔ میرے اپنے خاندان کا ہے۔ ربیعہ بن الحارث کے دودھ پیتے بیٹے کا خون جسے بنو ہذیل نے مار ڈالا تھا اب میں معاف کرتا ہوں۔ دور جاہلیت کا سود اب کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ پہلا سود جسے میں چھوڑتا ہوں۔ عباس بن عبدالمطلبؓ کے خاندان کا سود ہے۔ اب یہ ختم ہو گیا۔

لوگو! اللہ نے ہر حق دار کو اس کا حق خود دے دیا۔ اب کوئی کسی وارث کے حق کے لئے وصیت نہ کرے۔ بچہ اسی کی طرف منسوب کیا جائے گا جس کے بستر پر وہ پیدا ہوا۔ جس پر حرام کاری ثابت ہو اس کی سزا پتھر ہے۔ حساب و کتاب اللہ کے ہاں ہو گا۔

جو کوئی اپنا نسب بدلے گا یا کوئی غلام اپنے آقا کے مقابلے میں کسی اور کو اپنا آقا ظاہر کرے گا اس پر خدا کی لعنت۔

قرض قابل ادائیگی ہے۔ عاریتاً لی ہوئی چیز واپس کرنی چاہئے تحفے کا بدلہ دینا چاہئے

اور جو کوئی کسی کا ضامن ہے وہ تاوان ادا کرے۔

کسی کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے کچھ لے۔ سوائے اس کے جس پر اس کا بھائی راضی ہو اور خوشی خوشی دے۔ خود پر اور ایک دوسرے پر زیادتی نہ کرو۔

عورت کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے شوہر کا مال اس کی بغیر اجازت کسی کو دے۔

دیکھو! تمہارے اوپر تمہاری عورتوں کے کچھ حقوق ہیں، اسی طرح ان پر تمہارے حقوق واجب ہیں۔ عورتوں پر تمہارا یہ حق ہے کہ وہ اپنے پاس کسی ایسے شخص کو نہ بلائیں جسے تم پسند نہیں کرتے اور وہ کوئی خیانت نہ کریں۔ کوئی کام کھلی بے حیائی کا نہ کریں اور اگر وہ ایسا کریں تو اللہ کی جانب سے اس کی اجازت ہے کہ تم انہیں معمولی جسمانی سزا دو اور اگر وہ باز آ جائیں تو انہیں اچھی طرح کھلاؤ پہناؤ۔ عورتوں سے بہتر سلوک کرو۔ کیونکہ وہ تمہاری پابند ہیں اور خود وہ اپنے لئے کچھ نہیں کر سکتیں۔ چنانچہ ان کے بارے میں اللہ سے ڈرو کہ تم نے انہیں اللہ کے نام پر حاصل کیا اور اسی کے نام پر وہ تمہارے لئے حلال ہوئیں۔

میں تمہارے درمیان ایک ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ تم کبھی گمراہ نہ ہو سکو گے اگر اس پر قائم رہے اور وہ اللہ کی کتاب ہے اور ہاں دیکھو دینی معاملات میں غلو سے بچنا کہ تم سے پہلے کے لوگ انہیں باتوں کے سبب ہلاک کر دیئے گئے۔

شیطان کو اب اس بات کی کوئی توقع نہیں رہ گئی ہے کہ اب اس کی اس شہر میں عبادت کی جائے گی لیکن اس کا امکان ہے کہ ایسے معاملات میں جنہیں تم کم اہمیت دیتے ہو اس کی بات مان لی جائے اور وہ اس پر راضی ہے۔ اس لئے تم اس سے اپنے دین و ایمان کی حفاظت کرنا۔

لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو۔ پانچ وقت کی نماز ادا کرو، مہینے بھر کے روزے رکھو، اپنے مالوں کی زکوٰۃ خوش دلی سے دیتے رہو، اپنے اللہ کے گھر کا حج کرو۔ اپنے اہل امر کی اطاعت کرو تو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

اب مجرم خود ہی اپنے جرم کا ذمہ دار ہوگا اور اب نہ باپ کے بدلے بیٹا پکڑا جائے گا نہ بیٹے کا بدلہ باپ سے لیا جائے گا۔

سنو! جولوگ یہاں موجود ہیں انہیں چاہئے کہ یہ احکام اور یہ باتیں ان لوگوں کو بتا دیں جو یہاں نہیں ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ کوئی غیر موجود تم سے زیادہ سمجھنے اور محفوظ رکھنے والا ہو۔

اور لوگو! تم سے میرے بارے میں (اللہ کے ہاں) سوال کیا جائے گا۔ بتاؤ تم کیا جواب دو گے؟

لوگوں نے جواب دیا: کہ ہم اس بات کی شہادت دیں گے کہ آپ ﷺ نے امانت (دین) پہنچا دی اور آپ ﷺ نے حق رسالت ادا فرما دیا اور امت کی خیر خواہی فرمائی۔ یہ سن کر حضور ﷺ نے اپنی انگشت شہادت آسمان کی جانب اٹھائی اور لوگوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: ''خدایا گواہ رہنا! خدایا گواہ رہنا! خدایا گواہ رہنا! (بخاری)

معراج المومنین
کتاب الصلوٰۃ
مؤلف
فاق الرحمٰن خان